بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

جلسہ سالانہ نمبر

ربوہ

فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کے دو شہروں روچسٹر اور جلنگھم کے میئروں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کا پُرتپاک خیر مقدم

چیٹھم کے ٹاؤن ہال میں دی گئی استقبالیہ دعوت کے چند پُرشکوہ مناظر

۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah



استقبالیہ دعوت میں حضور روچسٹر کے میئر اور جلنگھم کے میئر صاحبان سے گفتگو فرما رہے ہیں



استقبالیہ دعوت کا ایک وسیع منظر



جلنگھم کے میئر موصوف کونسلر البرٹ سپیلر حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کر رہے ہیں



روچسٹر کے میئر موصوف کونسلر باری فلیک حضور کو اہل شہر کی طرف سے خوش آمدید کہہ رہے ہیں



استقبالیہ دعوت کے ڈیڑھ صد سے زائد مدعوین حضور کے ارشادات سننے میں محو ہیں



استقبالیہ ایڈریسوں کے بعد حضور جوابی تقریر ارشاد فرما رہے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اب وہ دِن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا

خُدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسُوس کرتے ہیں مُلکوں میں پھیلے گی

ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سِلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا

اِسلام کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور آسمان پر اُس کی فتح کے دِن نمُودار ہیں۔ یہ اقبال رُوحانی ہے اور فتح بھی رُوحانی:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دِن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اِس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب مِلّتیں ہلاک ہوں گی مگر اِسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں مُلکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نُور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صـ۸)

"ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھُولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ)

"اِس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اِس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا ..... اسلام کی سلطنت کو اِن چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اِس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے دن نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صـ۲۵۴)

"یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے۔ مگر اسلام کا نُور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دوم صـ۹۲)

جلد ۷۱ ۳۶ ۱۳ ربیع الاوّل ۱۴۰۳ھ / ۳۰ فتح ۱۳۶۱ہش نمبر ۲۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرھویں صدی کے سر پر رُونما ہونیوالا

انقلاب انگیز واقعہ

جماعت احمدیہ کے افراد کی حیثیت سے ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے بنائے ہوئے خلفاء برحق کی وساطت سے ہمیں غلبۂ اسلام کے ضمن میں عظیم الشان بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر انہیں پورا کر کے ہمارے لئے خوشی و مسرت اور ازدیادِ ایمان کے سامان کرتا ہے جن کے زیرِ اثر ہمارے دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اس کی جناب میں جھکتے اور ہمیشہ ہی جھکے رہتے ہیں۔

آج ہم اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی ایک عظیم الشان فضل و احسان کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ فضل تاریخ کا دھارا موڑنے والے انقلاب کا آئینہ دار ہونے کے باعث اس درجہ اہم اور دُور رس نتائج کا حامل ہے کہ اس کا تعلق کسی ایک سال سے نہیں بلکہ پوری پندرھویں صدی ہجری اور تاقیامت آنے والی تمام دوسری صدیوں سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری ختم ہونے سے بہت عرصہ پہلے ہی خدائی القاء کے ماتحت ہمیں یہ بشارت دی کہ پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس صدی کے شروع ہوتے ہی غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں ہونا شروع ہو جائیں گے اور اس کے اختتام تک اسلام دنیا کے وسیع علاقوں میں غالب آچکا ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے اس بشارت کے پورا ہونے کا آغاز چودھویں صدی ختم ہونے سے پہلے ہی کر کے آشکار کر دکھایا کہ پندرھویں صدی واقعی غلبۂ اسلام کی صدی ثابت ہوگی۔ اس بشارت کے پورا ہونے کا آغاز ایک ایسے انقلاب انگیز واقعہ سے ہوا جس نے پوری دنیا کو چونکا کر رکھ دیا۔ وہ واقعہ یہ تھا کہ سپین جیسے کٹر کیتھولک ملک میں (جہاں سے آٹھ سو سال تک حکمران رہنے کے بعد اسلام اور مسلمانوں کا کلّی طور پر صفایا کر دیا گیا تھا اور وہاں کی سرزمین پانچ سات سو سال سے توحید باری تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے خالی چلی آرہی تھی) اللہ تعالیٰ نے انتہائی غیر معمولی حالات میں سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کی راہ ہموار کر دی۔ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیرِ خاص کے ماتحت قرطبہ کے قریب پیدرو آباد کے قصبہ میں خدائے واحد کے اس گھر کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے ۲۹ ذی قعد ۱۴۰۰ ہجری مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان اس تاریخ ساز مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اسے "مسجد بشارت" کے نام سے موسوم کیا۔ خدا تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری کو ختم نہیں ہونے دیا جب تک یہ انقلاب انگیز واقعہ رونما نہیں ہو گیا اور ہوا بھی اُس مقدس وجود کے ذریعہ جس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پندرھویں صدی کو غلبۂ اسلام کی صدی قرار دیا تھا۔

اس کے چند ہی ہفتہ بعد غلبۂ اسلام کی صدی یعنی پندرھویں صدی ہجری کا آغاز اس حال میں ہوا کہ قرطبہ کے نواح میں ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی یہ مسجد تعمیر کے مراحل طے کر رہی تھی اور پھر ۲۱ ذی قعد ۱۴۰۲ ہجری مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخ ساز مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ سپین جیسے ملک میں صدیوں بعد مسجد کی تعمیر کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ یہ دراصل سپین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے کی بشارت کا اعلان تھا۔ اس نے سپین اور اہل سپین ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کو چونکا کر رکھ دیا۔ اس کا دنیا بھر کے تمام ممالک میں اس قدر چرچا ہوا کہ کئی ہفتوں تک دنیا بھر کے اخبارات اور ابلاغ عامہ کے دیگر ذرائع یعنی ریڈیو اور ٹیلی ویژن اس کے ذکر سے گونجتے رہے اور ہنوز گونج رہے ہیں۔

دنیا میں آئے دن مسجدیں تعمیر ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن اس ایک مسجد نے اقصائے عالم میں تہلکہ مچا کر پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ سپین جیسے ملک میں مسجد کی تعمیر ایک انقلاب انگیز واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے جس نے سپین میں محبت کی راہ سے قلوب پر فتح پانے اور اس طرح اسلام کے وہاں دائمی طور پر از سرِ نو غالب آنے کے دروازے کھول دیئے ہیں اور اس کے ذریعہ سے دنیا کو واقعاتی رنگ میں آگاہ کر دیا گیا ہے کہ فی الواقعہ پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس میں ایسے ایسے انقلاب انگیز واقعات رونما ہوں گے کہ جن کے نتیجہ میں اسلام سپین میں ہی نہیں سپین سمیت پوری دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

مسجد بشارت سپین کا تاریخی افتتاح جس طرح دنیا بھر میں تہلکہ مچانے کا موجب ہوا ہے اُس کا کسی قدر ثبوت ہم الفضل کے اس خاص شمارہ میں دنیا بھر کے بعض اخباروں کے تراشوں کے فلمی عکسوں اور ان کے ترجموں کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس یادگار سفر یورپ کے بعض تصویری مناظر بھی اس شمارہ میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں تا عالمی اخبارات کے ان تراشوں کا مطالعہ اور ان تصویری مناظر کا مشاہدہ احباب جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب ہو اور وہ پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اس فضل عظیم اور احسانِ عظیم پر اُس کا شکر بجا لائیں اور اُس کی حمد سے اس کرّہ ارض کی فضاؤں کو بھر دیں تا ہمارا حامد و عزیز اور صادق الوعد خدا ہمیں اپنے غیر معمولی فضلوں اور احسانوں سے نوازتا چلا جائے اور اُس کے معجزہ کی قدرت رکھنے والے یہ غیر معمولی فضل اور احسان دنیا کو یہ باور کرا دیں کہ واقعی پندرھویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس صدی میں ہی پوری نوع انسانی دینِ واحد پر آ جمع ہوگی اور اُمّتِ واحدہ کی شکل اختیار کر لے گی: یہی خدا تعالیٰ کا منشاء ہے اور یہی اُس قادر و عزیز کی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

نعت

سرورِ کونین ﷺ

مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی
ربوہ

مہک آتی ہے کس کی خاکِ پا سے

نزاعِ جسم و جاں سے کون گزرا
خیالِ این و آں سے کون گزرا
نہ تھا ایسا کبھی پھولوں پہ جوبن
چمن کے درمیاں سے کون گزرا
مہک آتی ہے کس کی خاکِ پا سے
دیارِ عاشقاں سے کون گزرا
یہ دھڑکن تھی، مگر ایسی کہاں تھی
خدا جانے یہاں سے کون گزرا
کریما پردہ پوشی، پردہ پوشی
سلامت امتحاں سے کون گزرا
کسے معلوم کیا ہے ہوئے مستاں
درِ پیرِ مغاں سے کون گزرا
بساطِ آگہی کس نے الٹ دی
حدِ سود و زیاں سے کون گزرا
در و بامِ یقیں کس نے سجائے
خم و پیچِ گماں سے کون گزرا
مہ و انجم ہیں گردِ راہ کس کے
فرازِ آسماں سے کون گزرا
محمدؐ کی یہ ہمت تھی مبشر
وگرنہ لامکاں سے کون گزرا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر:- مسعود احمد پرنٹر:- سید عبدالحی مطبع:- ضیاالاسلام پریس
مقام اشاعت:- دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت:- ۱۰ روپے

امامِ مہدیؑ موعود لاریب و گماں آیا

مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد چک چھور ضلع شیخوپورہ

اطاعت میں محمدؐ کی مسیحائے زماں آیا!
خدا کے فضل و رحمت کا جہاں میں اِک نشاں آیا

خزاں نے کر دیا تھا گلستانِ دیں کو پُژمُردہ
بہارِ جاوداں لے کر ہمارا باغباں آیا

مُسلسل ہو رہی تھی یورشِ نصرانیت ہر سُو
زبردست غلبۂ اسلام حق کا پہلواں آیا

ہُوئی معدوم جس سے ظُلمتِ ادیانِ باطل سب
وہ تنویرِ مجسم ماہِ کامل ضَو فشاں آیا

رہی ہیں مُنتظر اقوامِ عالم مُدّتوں جس کی
وہ "مہدی" وہ "کرشنا" وہ "مسیحا" قادیاں آیا

خُدا کے نُور کا مظہر بروزِ حُسنِ پیغمبرؐ
امامِ مہدیِ موعُود لاریب و گماں آیا

اشاعت دینِ احمد کی تھی جس کے دم سے وابستہ
غُلامِ احمدِ مُرسل امامِ آخر زماں آیا

خزینے علم و عرفاں کے امامِ وقت نے بخشے
مُبارک صد مُبارک ہے ہمارا مہرباں آیا

وہ "سلطانُ القلم" لایا جدید علمِ کلام اپنا
عطا جس نے کیا ہم کو نیا رنگِ بیاں آیا

"مُسلماں را مُسلماں باز کردن" مدّعا لے کر
برائے نصرتِ دینِ محمدؐ، پاسباں آیا

ثُریّا سے لایا پھر زمیں پر دولتِ ایماں
وہ "رجلِ فارسی" جس کا نوشتوں میں بیاں آیا

خُوشا بختی ہماری شادؔ پایا عہدِ بابرکت
مِلا ہے گوہرِ مقصُود اپنا دِلستاں آیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد بشارت سپین کا افتتاح

پھر سے ہے اسلام کا ڈنکا بجا

مکرم مرزا محمود احمد صاحب گجراتی
دارالصدر غربی ربوہ

انقلاب ہسپانیہ میں آگیا
دیکھ کر ہے کُفر، یکسر، دم بخود
مسجدِ ذی شاں کی پس از ہفت قرن
افتتاحِ مسجدِ عالی نشاں
دس ستمبر، اِفتتاح کے روز تھا
لب پہ تھی حمدِ خداوندِ جلیل
پیدرو آباد کی خوش قسمتی
تھیں زبانیں تر خُدا کے شکر سے
بعد صدیوں کے یہاں پر پھر اذاں
کہہ رہے ہیں با مسرت "حبذا"
خود پہ نازاں آج ارض الکبیر
بعد صدیوں کے اندھیرے چھٹ گئے
اک زماں کے بعد یاں پر ہم نشیں
خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں!
عاشقانِ مُصطفےٰ پہنچیں گے یاں

نکھری نکھری آج ہے اُس کی فضا
بندۂ مومن کی تاثیرِ دُعا
احمدیوں نے وہاں رکھی بنا
میرزا طاہر نے واں جا کر کیا
ہر زباں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
نعرۂ تکبیر سے گونجی فضا
گھر خُدائے پاک کا اُس میں بنا
اور سب کے لب پہ تھا صَلِّ علیٰ
مَرحَبا، صد مَرحَبا، صد مَرحَبا
قرطبہ، غرناطہ و اشبیلیا
اس میں پھر سے کلمہ گو ہے آگیا
یک بیک ظاہر ہُوا نُورِ ہُدیٰ
پھر سے ہے اسلام کا ڈنکا بجا
جان و دل سے خادمانِ میرزا
قافلہ در قافلہ در قافلہ

فخر سے ہر اک زباں پر آج ہے
حضرتِ "مرزا غلام احمد کی جے"

سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں

یورپ کے دانشوروں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکہ آراء خطاب

آسمانی نوشتہ اور الہامی پیشگوئیوں کی روشنی میں نوعِ انسانی کے مستقبل کی وضاحت

نوعِ انسانی خود اپنے ہی ہاتھوں لائی ہوئی تباہی کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جارہی ہے

میں آپ تک خوشخبری پہنچاتا ہوں کہ انتہائی ہولناک تباہی مسلط ہونیکی پیشگوئیوں کو ٹلایا جاسکتا ہے

انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کرے اور پورے خلوص سے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہدِ خلافت کے پہلے سفرِ یورپ کے دوران ۳۱ر اگست ۱۹۸۲ء کو سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک کے نووا پارک ہوٹل میں نوعِ انسانی کے مستقبل کے متعلق وہاں کے دانشوروں سے انگریزی میں معرکہ آراء خطاب فرمایا۔ جس کے بعد دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ سوئس زبان میں اس خطاب کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ ہیڈ فونز کے ذریعے سامعین تک پہنچایا جارہا تھا۔ اس معرکہ آراء انگریزی خطاب کا ترجمہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر پہلی بار ذیل میں ہدیہ قارئین کرنیکی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

نوع انسانی کا مستقبل

دنیا میں آجکل نوع انسان کے مستقبل کے بارہ میں بہت پریشان کن قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ ان قیاس آرائیوں نے انسان کو عجب مخمصہ میں ڈال رکھا ہے۔ میں اس وقت خالص اسلامی نظریہ کی روشنی میں اس مسئلہ کے بارہ میں دو مختلف زاویوں سے اختصار کے ساتھ بعض باتیں بیان کروں گا۔

اوّل یہ کہ انسان کی موجودہ حالت سے انسان کے کس مستقبل کی نشاندہی ہوتی ہے؟

دوسرے یہ کہ نوعِ انسان کے مستقبل کے بارہ میں آسمانی نوشتہ اور خدائی الہامات کن پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں؟

جب ہم عصری علم پر حصر کرتے ہوئے نوعِ انسانی کے مستقبل میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں تو ذہن میں ایک نہایت ہولناک منظر ابھرے بغیر نہیں رہتا۔ ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ نوعِ انسانی خود اپنے ہی ہاتھوں لائی ہوئی تباہی کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ وہ عالمی پیمانہ پر اجتماعی خودکشی کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جب ہم قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن نے خاص ہمارے اپنے زمانہ یعنی موجودہ زمانہ میں نوعِ انسانی کے ایک بہت ہی ہولناک انجام سے دوچار ہونے کے بارہ میں زبردست انتباہ کیا ہے۔

اگر ہم انتہائی تباہ کن جوہری ہتھیاروں کی ایجاد کو دیکھیں اور اُن کے اندھا دھند استعمال کے خطرات پر نظر ڈالیں تو نوع انسانی کے مستقبل کے بارہ میں پیشگوئی کرنا چنداں مشکل نہیں ہے اس کے لئے غیر معمولی ذہانت اور فہم و فراست کی ضرورت نہیں۔ لیکن چودہ سو سال پہلے کے زمانہ میں تو یہ صورت حال نہ تھی۔ اُس زمانہ میں انسان کے لئے ان واقعات کو جن سے آج ہم دوچار ہیں تصور میں لانا ممکن ہی نہ تھا۔ اس کے باوجود جیسا کہ میں نے ابھی اشارہ کیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن نے ان واقعات کے بارہ میں واضح الفاظ میں زبردست انتباہ کیا ہے۔ ایک جگہ وہ کہتا ہے:۔

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ (العصر ۲-۳)

یعنی میں اُس زمانہ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ جب انسان یقیناً زبردست گھاٹے میں ہوگا۔

اس مختصر آیت میں خدا تعالیٰ اُس زمانہ کو بطور شہادت پیش کرتا ہے جب پوری کی پوری نوع انسانی تیزی سے ہولناک تباہی کی طرف جارہی ہوگی۔ وہ عمل و کردار کے ایسے راستہ پر چل رہی ہوگی جو انسان کو ایک انتہائی دہشت انگیز انجام کے کنارے پر لا کھڑا کرے گا۔ حالات بڑھتے بڑھتے کس نہج پر جا پہنچیں گے اور کن واقعات پر منتج ہوں گے اُس زمانہ میں ان کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس کے باوجود اُس ماضی بعید کے زمانہ میں ان حالات و واقعات کی خبر دینا اور پھر اِن کا من وعن پورا ہوجانا اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ قرآن مجید کا اس آنے والے زمانہ کو شہادت کے طور پر پیش کرنا کوئی اتفاقی امر نہ تھا۔ اور نہ یہ کسی زائچہ لگانے والے نجومی کی قیاس آرائی تھی۔ یہ بلاشبہ علیم وخبیر خدا کی طرف سے ایک زبردست انتباہ ہے۔ اُس علیم وخبیر خدا کی طرف سے جس کے علم نے جو کچھ ماضی میں گزر چکا ہے اسکا، جو کچھ زمانہ حال میں ہو رہا ہے اس کا اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا اس کا پورے طور پر احاطہ کیا ہوا ہے۔ آج سائنس کی ٹھوس اور بیّن گواہی اس آسمانی انتباہ کی صداقت پر مُہرِ تصدیق ثبت کر رہی ہے۔

خدائے علیم وخبیر نے انسانی زندگی اور اس کے طرزِ عمل کو متعین اور منضبط کرنے والے بنیادی اصول و قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔ اُس نے اُس سمت کی بھی نشاندہی کر دی ہے جو نوع انسانی کو انتشار اور تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔ خدائے قادر و توانا نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ انسانی معاشرہ اپنے آپ کو خسارہ اور تباہی سے کیسے بچا سکتا ہے۔ ان بنیادی قوانین میں سے ایک قانون یہ ہے کہ کوئی قوم موت اور تباہی سے اُس وقت تک دوچار نہیں ہوگی جب تک کہ کوئی ڈرانے اور خبردار کرنے والا ان کی طرف نہ آجائے جو انہیں متنبہ کرنے کے علاوہ تباہی کا راستہ ترک کرنے اور سلامتی کا راستہ اختیار کرنے کی طرف بلائے۔ ایسا خبردار کرنے والا ان کی معاشرتی زندگی کے تاریک پہلوؤں کی نشاندہی کرتا ہے اور ظلمت سے نور کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ تاکہ ہر دیکھنے والی آنکھ حقیقت کو پہچان لے اور صلاحیت رکھنے والا ہر دل ابدی صداقت کو قبول کرلے۔

اس بنیادی قانون کا ایک لازمی اور قدرتی تقاضا یہ ہے کہ تباہی و بربادی کے عوامل کی کارفرمائی کے باوجود اس امر کا امکان موجود ہوتا ہے کہ اگر نوعِ انسانی چاہے اور تہیہ کرلے تو وہ خوفناک انجام سے بچ سکتی ہے۔ لیکن تباہی کے امکانات کو بدلنے کا فیصلہ انسان کو خود کرنا ہوگا۔ یہ انسان کا اپنا کام ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ آیا وہ ظلمت کو نور میں، بدنظمی کو نظم میں اور خوف کو امن میں بدلنا چاہتا ہے یا نہیں چاہتا۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اپنا مستقبل بنانے یا بگاڑنے کا اختیار انسان کو دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نو واپارک ہوٹل نیویارک میں "نوع انسانی کا مستقبل" کے موضوع پر دانشوروں سے خطاب فرما رہے ہیں۔

کہتا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد ۱۲)

یعنی اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلے۔

اس سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ جس ہولناک تباہی کی خبر دی گئی ہے وہ ایسی خدائی تقدیر نہیں ہے کہ جو بدل ہی نہ سکے۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ جس کا انسان کی اپنی ذات سے براہِ راست تعلق ہے۔ یہ انسان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اگر چاہے تو اسے اختیار کر لے۔ اور اگر اختیار نہ کرنا چاہے تو اسے قبول نہ کرے۔ لیکن اس ضمن میں یہ امر فراموش نہیں ہونا چاہیئے کہ کسی فیصلے پر پہنچنے کے لئے انسان کے پاس وقت بہت تھوڑا ہے۔ منزلِ مقصود بہت دُور ہے اور سفر لمبا اور دقت طلب ہے۔ اگر انسان اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسلوں کو ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے، اور اگر وہ چاہتا ہے کہ وہ خوف و ہراس اور شکوک و شبہات کی دلدل سے نکل کر امن و عافیت کے حصار میں آجائے اور وہ ایمان و یقین اور اعتماد کی دولت سے مالا مال ہو جائے تو اسے عمل و کردار کے نئے راستہ پر جلد گامزن ہونا چاہیئے۔

قیامِ عدل کی ضرورت

اپنے خالق و مالک کی مرضی کے آگے پورے طور پر سرِ تسلیم خم کرنے کے علاوہ حقیقی عدل ایک ایسا بنیادی وصف ہے جو نوعِ انسانی کے بچاؤ اور تحفظ کے سلسلہ میں بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ حقیقی عدل کو ایک بنیادی اصل کے طور پر سب کو ہی عالمگیر سطح پر نہ صرف تسلیم کرنا چاہیئے بلکہ عالمگیر سطح پر اس پر کماحقہٗ عمل پیرا بھی ہونا چاہیئے۔ حقیقی عدل کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ کسی قسم کے لحاظ ملاحظہ اور دیگر بے تعلق عوامل کو اثر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ ایسے منصفانہ انسانی تعلقات کا قیام جو رنگ، نسل اور اعتقاد کے امتیازات سے بالا ہوں اور جو کالے اور گورے، مغربی اور مشرقی، مسیحی اور یہودی، مسلم اور غیر مسلم کی تفریق کو اثر انداز نہ ہونے دیں، ازبس ضروری ہے۔ ایسے تعلقات کے قیام میں عدل کے نہایت موثر نظام کو ایک لازمی اور ناگزیر شرط کی حیثیت حاصل ہے۔ اگر انصاف کے موجودہ تمام نہاد پیمانوں کو (جن میں موقع پرستی کو کھل کھیلنے کی اجازت ہوتی ہے اور علاقائی یا دوسرے تعصبات کو اثر انداز ہونے دیا جاتا ہے) نہ بدلا گیا اور ان کی بجائے حقیقی عدل کا نظام قائم نہ کیا گیا تو جلد یا بدیر جملہ معاشرتی نظام طیا میٹ ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔ انصاف کے ہر اس نظام سے جس میں جانبداری کی گنجائش موجود ہو بے اطمینانی، بدنظمی اور عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوتا ہے جو بالآخر معاشرہ کو ہلاک کر کے رکھ دیتا ہے۔

موجودہ زمانہ اور اس کے مخصوص حالات عدل کا موثر نظام موجود نہ ہونے کی حقیقت پر گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں زمانہ کی اس گواہی کو پیش کیا ہے اور بنی نوع انسان کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت خیز مستقبل سے بچائیں۔ اس کے ساتھ ہی قرآن مجید نے انصاف نافذ کرنے کا ایک ایسا نظام پیش کیا ہے جو ہر قسم کی ناجائز مروتوں اور سیاسی تقاضوں سے مبرا ہے۔

اسلام میں عدل کا تصور

میں زیر بحث موضوع سے ذرا ہٹ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام عدل اور اس سے تعلق رکھنے والے دیگر موضوعات کے بارہ میں کیا تعلیم دیتا ہے۔

(ا) عدل سے متعلق اسلام نے درج ذیل بنیادی اصول مقرر کئے ہیں :-

۱- وَ اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط (النساء : ۵۹)

(ترجمہ) اور (اللہ تمہیں یقیناً اس بات کا حکم دیتا ہے کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔

۲- وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی ج (الانعام ۱۵۳)

ترجمہ :- اور (اللہ یہ حکم دیتا ہے کہ) جب تم کوئی بات کہو تو گو وہ شخص (جس کے متعلق بات کہی گئی ہو) تمہارا قریبی رشتہ دار ہو تو عدل کو ملحوظ رکھو۔

۳- اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی۔ (النحل : ۹۱)

ترجمہ :- اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قرابت والے شخص کی طرح (جاننے اور اُسی طرح مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔

(ب) عدل کو قائم کرنے اور جھگڑوں کا پُرامن تصفیہ کرانے کے ضمن میں ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ سچی گواہی دی جائے۔ یہ وہ بنیادی اصول ہے جس پر حقیقی عدل کی پوری عمارت استوار ہوتی ہے۔ اس تعلق میں قرآن مجید نے درج ذیل رہنما اصول مقرر کئے ہیں

۱- وَ لَا یَاْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ط (البقرہ : ۲۸۳)

ترجمہ :- جب گواہوں کو بلایا جائے (کہ وہ آکر گواہی دیں) تو وہ انکار نہ کریں۔

۲- وَ لَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ ط وَ مَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ (البقرہ ۲۸۴)

ترجمہ :- اور تم گواہی کو کبھی نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپائے گا وہ یقیناً ایسا شخص ہے جس کا دل گنہگار ہے۔

۳- کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَ لَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ ج (النساء : ۱۳۶)

ترجمہ :- تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔

(ج) اگر فی الحقیقت انصاف کی رُو سے ایک شخص کا کوئی حق بنتا ہے اور وہ ازراہِ کرم دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اپنی مرضی سے اپنے حق کا ایک حصہ چھوڑ دیتا ہے، سو اگر وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ایسا کرتا ہے تو وہ یقیناً معاشرہ میں خیر سگالی اور نیکی کو فروغ دینے کا موجب بنتا ہے۔

(د) قرآن مجید میں مومنوں کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک وصف یہ ہے :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط (آل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ: (یہ وہ لوگ ہیں) جو غصّہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

(ر) اسلام نے عدل کا ایک ایسا بلند معیار مقرر کیا ہے کہ وہ مجرموں اور جنگ کرنے والے دشمنوں کے حقوق کو بھی پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ فطرتاً انسان انتقام لینے میں حد سے تجاوز کرنے پر اُتر آتا ہے۔ اسلام اس جذبے کی تربیت کرنا چاہتا ہے اس لئے اس نے حکم دیا ہے

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

(البقرہ: ۱۹۵)

ترجمہ: جو شخص تم پر زیادتی کرے تم اس سے اس کی زیادتی کا جس قدر کہ اس نے تم پر زیادتی کی ہو بدلہ لے لو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

(س) اسلام نے بین الاقوامی تعلقات میں استواری پیدا کرنے کے سلسلہ میں بھی احکام دیئے ہیں۔ اس ضمن میں قرآن مجید اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ قومی اور انفرادی معاملات میں مختلف طرزِ عمل اختیار کیا جائے اور ان دونوں میں کسی قسم کی تفریق روا رکھی جائے۔ وہ بین الاقوامی تعلقات میں بہرطور عدل کو ملحوظ رکھنے پر اتنا ہی زور دیتا ہے جتنا انفرادی طرزِ عمل میں اس نے عدل سے سرِ مُو انحراف نہ کرنے پر زور دیا ہے وہ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز (المائدہ: ۹)

ترجمہ:۔ مومنو! تم اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ۔ انصاف کے ساتھ گواہی دو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم (بہرطور) انصاف سے کام لو یہ (یعنی انصاف سے کام لینا) تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

سب سے بڑا اور سب سے اہم سوال جو آج ہمیں درپیش ہے، یہ ہے کہ حقیقی عدل کا ادراک کیسے حاصل ہو۔ اور پھر کیونکر اس پر عمل کیا جائے۔ قرآن مجید کی رُو سے اس اہم سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا تمام تر انحصار اس امر پر ہے کہ توحید باری تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اس مشترک ازلی سرچشمہ سے تعلق کا احساس ہی وحدتِ انسانی اور حقیقی عدل کے احساس کو دلوں میں راسخ کر سکتا ہے۔ اسی لئے اسلامی فلسفہ کی رُو سے خالقِ حقیقی کی توحید کو دل سے تسلیم کئے اور اس پر سختی سے قائم ہوئے بغیر اور شرک اور بت پرستی کی ہر قسم اور شکل کو مسترد کئے بغیر وحدتِ انسانی کا قیام ممکن نہیں ہے۔

اسلام میں نسلی برتری کے احساس کی تردید

(ص) بین الاقوامی سطح پر باہمی بداعتمادی کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ بعض ترقی یافتہ قومیں نسلی برتری کے مرض میں مبتلا ہیں جس کے زیرِ اثر وہ دوسری قوموں کو حقیر جانتی اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ قرآن مجید اس طرزِ عمل کی مذمت کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط (الحجرات: ۱۴)

ترجمہ:۔ لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور مختلف قوموں اور قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ لیکن اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

یہ ہے اسلام کی تعلیم جو رنگ، نسل اور عقیدہ کی بناء پر روا رکھے جانے والے تمام امتیازات کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ یہ انسان کو یاد دلاتی ہے کہ آغاز سب کا ایک ہی ہے اور اسے یہ تلقین کرتی ہے کہ وہ نسلی اختلافات میں نہیں بلکہ صرف اور صرف تقویٰ میں امتیاز حاصل کر کے عزت کے متلاشی ہوں۔

بین الاقوامی معاہدات، باہمی تعاون اور امداد سے متعلق اسلامی تعلیم

قوموں کی برادری میں کسی قوم کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی ضروریات کے تحت باہمی معاہدات کئے بغیر الگ تھلگ زندہ رہ سکے۔ اس معاملہ میں بھی اسلام ایک گروپ کو نقصان پہنچا کر دوسرے گروپ کے ساتھ ترجیحی سلوک کی بنیاد پر کئے جانے والے منفی قسم کے معاہدات کے نظریہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس کی بجائے وہ ایسے معاہدات کی تعلیم دیتا ہے جو قرآن مجید کے درجِ ذیل حکم کی بنیاد پر مثبت اقدار کو فروغ دینے کی غرض سے کئے جائیں:



زیورک کے دانشوروں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل حاضرین کا ایک منظر۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (المائدہ: ۳)

ترجمہ:۔ تم نیکی اور تقویٰ کی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعاون کرو

(ط) اسلام صرف ایسے تعاون سے ہی منع نہیں کرتا جو خود غرضی اور قومی ضرورتوں پر مبنی ہو بلکہ وہ کلیتہً بنی نوع انسان کی خدمت کی نیت سے بین الاقوامی سطح پر کئے جانیوالے باہمی تعاون کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس امر کو لازمی قرار دیتا ہے کہ ایسے تعاون سے ذاتی فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی جائے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سیاسی گٹھ جوڑ کو خاطر میں لائے بغیر حاجت مندوں کی طرف دستِ تعاون بڑھانے کی شکل میں لوگوں سے مثبت کردار کی توقع کرتا ہے۔ اسلام بنی نوع انسان کی مدد کو سیاسی ضروریات کے ساتھ باندھنے کے نظریہ کا بھی سخت مخالف ہے اور اسے مسترد کرتا ہے۔ وہ ہمیں غیر مبہم اور واضح الفاظ میں خبردار کرتا ہے کہ وہ مالدار اقوام جو یہ سمجھتی ہیں کہ حاجت مند اقوام پر بڑی بڑی رقوم خرچ کر کے وہ دنیا پر اپنی بالادستی کو دائمی طور پر برقرار رکھ سکیں گی وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ قرآن مجید کی رُو سے اگر مالی امداد کے ساتھ شرائط لگا دی جائیں تو امداد کی رقم کتنی ہی خطیر کیوں نہ ہو وہ سراسر بے فائدہ ہے اور کسی کام کی نہیں۔ صرف ایسی خدمات بنی نوع انسان کے لئے اور خود خدمات بجا لانے والوں کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہیں جو لوگوں کو دوسروں کی ماتحتی میں لانے والی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر ان کی رستگاری اور نجات کا موجب ہوں۔ اسلام جس بین الاقوامی امداد کا حامی ہے یہ اس کی بنیادی شرط ہے۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کا ذکر کر کے جن کا بنی نوع انسان کی خاطر بڑی بڑی رقوم خرچ کرنا رائیگاں جاتا ہے ایسی امداد کے بنیادی نقص کا تجزیہ کیا ہے۔ وہ خبردار کرتا ہے کہ ایسے لوگ بنی نوع انسان کی بے غرض خدمت کا مشقت طلب اور کٹھن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راستہ اختیار نہیں کرتے جو شروع ہوتا ہے

فَكُّ رَقَبَةٍ (البلد: آیت ۱۴)

سے جس کے معنی یہ ہیں کہ جو شروع ہوتا ہے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے لوگوں کو آزاد کرنے سے نہ کہ بڑی قوموں کی غلامی میں جکڑے ہوؤں کی زنجیروں میں مزید زنجیروں کا اضافہ کرنے سے۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ محض خدمت کی نیت سے اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ یتیموں کی پرورش کرو اور گرے پڑے اور دبے ہوئے لوگوں کو اٹھاؤ اور ان کی حالت بہتر بناؤ۔ اگر انسان سچی خدمت کے اس مقصد کو پالے صرف اور صرف تب ہی وہ دوسروں کے لئے نمونہ بننے کے قابل ہو سکتا ہے اور دوسروں کو اپنے نقش قدم پر چلنے کی تحریص کر سکتا ہے اور خود اپنے عملی نمونہ سے دوسروں کو صابر اور رحم دل بننے کی تعلیم دے سکتا ہے۔

جب کسی قوم میں اسلام کے بتائے ہوئے نظام عدل کا قیام عمل میں آجاتا ہے تو ان میں خدمت انسانیت کا ایسا جذبہ پیدا ہو کر اپنے ہم جنسوں کے ساتھ ان کی ہمدردی اور الفت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو لقا کے راستہ پر قدم مارتے ہیں اور خدا ہی جس شکل میں بھی دنیا میں پھیلائی جاتی ہو اسے ختم کرنے اور اس کا نام و نشان مٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

دُنیا کی موجودہ حالت اور اس کا تقاضا

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے قرآن مجید نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کوئی معاشرہ ناانصافی اور عدم مساوات کو اپنے معمولات میں داخل کر لیتا ہے تو وہ معاشرہ زوال پذیر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ بدقسمتی سے آجکل دنیا کچھ ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہے۔ پھر آجکل کے معاشرہ کو صرف ایک مرض ہی لاحق نہیں۔ بہت سی بیماریاں ہیں جو اسے چمٹی ہوئی ہیں جو اس کے وجود کی جڑوں کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا رہی ہیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ نوع انسانی تحفظ اور امن و عافیت سے عاری ہوتی جا رہی ہے اور نا امیدی اور مایوسی کی دلدل میں تیزی سے دھنستی جا رہی ہے اور بحیثیت تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

قرآن کریم کے بیان کردہ اصولوں کے مطابق (جن میں سے ایک یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کے بُرے اعمال کی وجہ سے اسے سزا دینے اور صفحۂ ہستی سے اس کا نام و نشان مٹانے کا فیصلہ کرنے سے قبل لوگوں کو آنے والی تباہی سے خبردار کرنے کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔) ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اسلام میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کے وہی بندۂ اخص ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ آپ بنی نوع انسان کو اس کے خالق کی طرف واپس لائیں اور انہیں خبردار کریں کہ اگر وہ اس کی آواز پر کان نہیں دھریں گے تو ان کا تباہی سے دوچار ہونا مقدر ہے۔ حضرت احمد ۱۸۳۵ء میں ہندوستان کی ایک گمنام بستی قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۸۸۹ء میں آپ نے دعویٰ کیا کہ آپ وہی موعود ہیں جس کی آمد کی قدیم مذہبی کتب میں پیشگوئی موجود ہے۔ اور خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے مبعوث ہونے کی بشارت دی ہے۔

اس زمانے کے متعلق بعض انذاری پیشگوئیاں

اب میں حضرت احمد کی تحریرات میں سے بعض اقتباسات پڑھوں گا جن میں آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ اگر انسان نے اپنی اصلاح نہ کی اور اپنے خالق کی طرف رجوع نہ کیا تو انسان کو ہولناک تباہیوں کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

۱۹۰۵ء میں آپ نے اپنی ایک نظم میں فرمایا:۔

۱۔ اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئے گا قہرِ خدا سے خلق پر وہ انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
نہ ارم بھی ہوگا تو ہوگا اسی گھڑی با حال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں اس کا شمار

۲۔ آپ نے مزید فرمایا:۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن ؛ زلزلہ کیا اِس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار ؛ یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

(حقیقۃ الوحی)

۳۔ ایک الہام کے ذریعہ حضرت احمد کو بتایا گیا:۔

"خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔ اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے؟ کیا اس خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے؟ اور میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ اگر چاہوں تو اُس دن دنیا کا خاتمہ کر دوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳)

۴۔ جیسا کہ حضرت احمد نے جن پر یہ الہام نازل ہوا خود واضح فرمایا ہے ان پیشگوئیوں میں زلزلہ کا جو ذکر آیا ہے اسے لفظی معنوں پر ہی نہ محمول کیا جائے بلکہ اس سے مراد ایسی دیگر آفات بھی ہو سکتی ہیں جن کی کوئی مثال قبل ازیں دیکھنے میں نہ آئی ہو۔ آپ نے موجودہ تہذیب کو ان الفاظ میں خبردار فرمایا:۔

"زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان



حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علمی لیکچر (نیو اپارک ہوٹل نیویارک) کا ایک اور منظر

میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔

اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں! اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ اپنی صفت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶-۲۵۷)

ان پیشگوئیوں پر ایک ساتھ غور کیا جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت احمد نے نوع انسانی کو پانچ بڑی تباہیوں سے خبردار کیا ہے۔ دنیا بڑے بڑے زلزلے اور دو عالمی جنگیں دیکھ چکی ہے۔ جن کے ذریعہ یہ پیشگوئیاں ابھی جزوی طور پر پوری ہوئی ہیں۔ جہاں تک دو عالمی جنگوں کا تعلق ہے مجھے ان کے بارہ میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان جنگوں کے نتیجہ میں جو تباہی و بربادی پھیلی اس سے آپ لوگ بدرجہ اولیٰ واقف ہیں۔ میرے پیشِ نظر فی الوقت آپ کو تیسری عالمی جنگ کے بارہ میں انتباہ کرنا ہے جو نوع انسانی کے سروں پر منڈلا رہی ہے اور عین ممکن ہے کہ یہ جنگ جیسا کہ حضرت احمد نے پیشگوئی فرمائی ہے پانچویں اور سب سے بڑی تباہی ثابت ہو۔ آپ نے خبردار فرمایا ہے کہ آخری تباہی اس قدر ہولناک ہوگی کہ نوع انسان کی تاریخ میں اس قدر ہولناک تباہی پہلے کبھی نہ آئی ہوگی۔ یہ تباہی خلاف توقع اور اچانک رونما ہوگی۔ اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان اس کی لپیٹ میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔ اس کے خوف اور صدمہ سے بہت سے لوگوں کے حواس جاتے رہیں گے۔ اور ان کا دماغی توازن بگڑ جائے گا۔ مسافروں اور راہگیروں کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بے شمار انسانی جانیں تلف ہو جائیں گی۔ دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے گا اور وہ ایک نیا رنگ اختیار کر لے گی۔ انسانی سوچ کا انداز اور نقطہ نظر یکسر بدل جائے گا۔ الغرض ایک انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہ رہیگا۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی اشارہ کیا ہے ان میں سے بہت سی پیشگوئیاں بہت ہی حیرت انگیز طریق پر پوری ہو چکی ہیں۔ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی ایک نمایاں مثال وہ انتہائی اذیت ناک مصیبت ہے جو زار روس پر ٹوٹی جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی اُس وقت زار کی طاقت اور اس کا اقتدار انتہائی عروج کو پہنچا ہوا تھا۔ لفظاً اور معناً وہ ایک ایسا باجبروت بادشاہ تھا کہ جسے اپنی سلطنت پر کُلّی اقتدار حاصل تھا اور کوئی اس کے سامنے دم نہ مار سکتا تھا۔ اُس وقت اور اُس زمانہ میں حضرت احمد نے دنیا کو خبردار فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب زار پر ایسی مصیبت ٹوٹے گی کہ اس کی حالتِ زار انتہائی قابلِ رحم ہوگی اور اسے اذیت ناک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ خدا کے کام عجیب ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے بعد چند ماہ کے اندر اندر روس میں وہ سیاسی پارٹی اُبھری جس نے اگلے چودہ سال کے اندر ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ جن کے نتیجہ میں یہ عظیم الشان پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

جب ۱۹۰۵ء میں حضرت احمد نے آسمانی حملوں اور فضا سے آگ برسنے کی پیشگوئی



نو واپارک ہوٹل میں خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

فرمائی اُس وقت فضائی حملوں کا سرے سے کوئی امکان نہ تھا اور کوئی ان کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ فضائی اڑان کی جہت میں ترقی ابھی بہت دُور کی بات تھی۔ رائٹ برادران (WRIGHT BROTHERS) فضا میں اڑنے والی مشین ایجاد کرنے کی جدوجہد کے دوران ابھی تجربات کے ابتدائی مراحل میں سے گذر رہے تھے۔ اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے تین سال بعد ستمبر ۱۹۰۸ء میں رائٹ برادران نے فضا میں اڑنے کا دوسرا کامیاب تجربہ کیا اور یہ مرحلہ تو ابھی کئی سال بعد آنا تھا کہ انسانی تاریخ میں پہلی بار بموں کی شکل میں ہلاکت خیز آگ برسانے کے لئے ہوائی جہاز استعمال ہوں۔

کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ جن پیشگوئیوں کا مَیں ذکر کر رہا ہوں اُن کا تعلق ایٹمی دَور سے پہلے کے زمانہ سے ہے اور حضرت احمد کے زمانہ میں زرخیز دماغ رکھنے اور تخیلات کے ذریعہ مستقبل میں جھانکنے کی اہلیت رکھنے والا کوئی بھی شخص ایسے واقعات رونما ہونے کی پیشگوئی کر سکتا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا زرخیز تخیلاتی ذہن رکھنے والا کوئی شخص ۱۹۰۸ء میں جبکہ ابھی کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ جوہری اسلحہ بھی بنایا جا سکتا ہے ایک ایسی ہولناک تباہی و بربادی کے رونما ہونے کی خبر دے سکتا تھا جو صرف جوہری ہتھیاروں کے نتیجہ میں ہی آسکتی تھی؟ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت احمد نے اُس زمانہ میں یہ پیش گوئی فرمائی کہ وہ تباہی و بربادی جو انسان پر آنے والی ہے اتنی ہولناک اور ہمہ گیر ہوگی کہ دنیا کے بعض علاقوں سے زندگی کا نام و نشان مٹ جائے گا یعنی ہر جاندار چیز فنا ہو جائے گی۔ یہ ایک ایسی غیر معمولی اور عجیب و غریب تباہی کی نشاندہی ہے جو مروّجہ ہتھیاروں کے ذریعہ رونما ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی"۔

اقوامِ عالم کے لئے انتباہ

اس طرح اگر دیکھا جائے تو آخری زمانہ میں نوع انسان پر آنے والی مہیب آفتوں کے متعلق تباہی و بربادی کا جو نقشہ قرآن نے بیان کیا ہے حضرت مرزا غلام احمد کی پیشگوئیوں میں اسے ہو بہو دوہرایا گیا ہے۔

تاہم اس ضمن میں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ انسان اگر سچی ندامت، خلوصِ دل اور نیک نیتی کے ساتھ اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرے تو وہ اس ہولناک انجام سے بچ سکتا ہے۔ اسے قلبی ندامت اور کمال درجہ عاجزی کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر گرنا چاہیئے۔ اسے اپنے گناہوں اور خطا کاریوں کی معافی مانگتے ہوئے خدا تعالیٰ سے رحم کی بھیک مانگنی چاہیئے۔ اسے چاہیئے کہ وہ ہر قسم کے تکبّر، خود پسندی اور خود غرضی سے کنارہ کش ہو جائے۔ اسے اپنے دل کو ہر قسم کی گندگی اور اباحت سے پاک کر کے خدا تعالیٰ سے اس کی نصرت کا طالب ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے اور اسے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ صراطِ مستقیم کی طرف اس کی رہنمائی کرے اور اسے سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر انسان ایسا کرے گا تو خدا ضرور رجوع برحمت ہوگا اور صداقت کے ہر متلاشی کی وہ صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرے گا، وہی صراطِ مستقیم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا راستہ ہے یعنی اسلام کا متعین کردہ راستہ۔ جب تک انسان ہر قسم کی کبر اور بڑائی کو نہیں ترک کرے گا اور جب تک انسانی معاشرہ ہر قسم کی اونچ نیچ اور عدم مساوات سے پاک نہیں ہوگا اُس وقت تک نوعِ انسان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نہیں ملے گی، جن کی لائی ہوئی تعلیم خود قرآن مجید کی رو سے ہر قسم کی کجی سے برتر ہے جیسا کہ خود قرآن مجید میں آتا ہے:۔

(طٰہٰ: ۱۰۹)

(وہ پکارنے والا جس کی تعلیم میں کوئی کجی نہیں)

یہ اس اقتدار اور اُن بشارتوں کا انتہائی مختصر خلاصہ ہے جن کے ساتھ آج نوعِ انسانی کا مقدر وابستہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُس بنیادی اصل کو واضح فرمایا ہے جس کے تحت وہ عذاب نازل کرتا اور رجوع برحمت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(الاعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: میں جس (مستحق) کو چاہوں گا اپنا عذاب دوں گا لیکن میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

اس قرآنی اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے امام کی حیثیت سے آپ لوگوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس خدا کی طرف رجوع کریں جو میرا بھی رب ہے اور آپ کا بھی رب ہے۔ میں آپ تک یہ خوشخبری پہنچاتا ہوں کہ تباہی اور بربادی مسلط ہونے کی پیشگوئیوں کو ٹالا جا سکتا ہے اور انسان خدا تعالیٰ کے عذاب کا مورد بننے کی بجائے اس کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بن سکتا ہے۔

نا انصافی اور عدم مساوات پر مبنی سوسائٹی کو ایک اخوت اور مساوات کے آئینہ دار معاشرہ میں بدلا جا سکتا ہے لیکن ایک شرط ہے اور وہ اکیلی شرط یہ ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کرے اور پورے خلوص کے ساتھ ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے۔

موجودہ زمانہ میں انسان کی قابلِ رحم حالت دیکھ کر میرا دل درد اور کرب کی وجہ سے خون کے آنسو روتا ہے۔ بنی نوع انسان کی محبت اور اپنے ہم جنسوں کی ہمدردی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں آپ صاحبوں کو دعوت دوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں اور آپؐ کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے آپ صاحبان سے میری بڑی ہی مخلصانہ درخواست ہے کہ آپ میری اس دعوت کی طرف بڑی سنجیدگی سے متوجہ ہوں اور کھلے دل اور کھلے ذہن کے ساتھ اس پر غور کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دَور کے انسان کو اپنی حالت کو بدلنے، اپنے اطوار کی اصلاح کرنے اور جھوٹے خداؤں کی پرستش سے باز آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ وہ یونسؑ نبی کے پیروؤں کی طرح اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دیں اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں خدائے واحد کی طرف رجوع کرنے اور جھکنے کا ہم وہی نظارہ دیکھیں جیسا کہ یونسؑ نبی کی قوم کے کردار میں دنیا نے دیکھا تھا۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔



اوسلو (ناروے) کی استقبالیہ تقریب میں میئر نورائینگن سے گفتگو

سلام

بحضور حضرت
خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سلام اُس پر جسے حق نے خلافت کی ردا بخشی
سلام اُس پر ملی جس کو قیادت اِس جماعت کی
سلام اُس پر کہ جو ہے مہبطِ انوارِ یزدانی
سلام اُس پر بنا جو جانشینِ حضرتِ ناصر
سلام اُس پر جماعت کو ملی جس سے شکیبائی
سلام اُس پر "بیوت الحمد" کی جس نے بنا رکھی
سلام اُس پر جو حُسنِ سیرت و صورت میں ہے یکتا
سلام اُس پر فصاحت جس کی ہے تقریر کا خاصہ
سلام اُس پر جسے قرآن سے ہے عشق لاثانی
سلام اُس پر خدا سے جس کا اِک زندہ تعلق ہے

بلا جس کو بفضلِ ایزدی یہ رُتبۂ عالی
مسیحِ پاک نے خود آپ تھی جس کی بنا ڈالی
ہُوئی ہے جس سے چوتھی بار ظاہر قدرتِ ثانی
کلامُ اللہ کا جس سے شرف پھر ہو گیا ظاہر
وہ جس کے دَم قدم سے دین نے پھر تمکنت پائی
غریبوں بے کسوں سے یُوں کیا اظہارِ ہمدردی
جنابِ مُصلحِ موعُود و مریم کا جگر گوشہ
بلاغت کا ہے اک اعلیٰ نمُونہ جس کا ہر جُملہ
احادیثِ نبیؐ سے جس کو اِک نسبت ہے رُوحانی
وہ جس کی خاکِ پا پہ میرا ہر ذرّہ تصدّق ہے

سلام اُس میرے آقا پر کہ طاہرؔ نام ہے جس کا
محمد مصطفیٰؐ کے دیں کی خدمت کام ہے جس کا

★

مکرم افتاب احمد صاحب بسمل کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں اسلام کا شاندار مستقبل

محمود ڈاکٹر قیس مینائی کراچی

میں بھی پروردۂ اسلام رہا ہوں صدیوں
پھر مجھے سلکِ محبت میں پرو لو آکر
خیر سے جبکہ ہوا حضرتِ مہدی کا ظہور

یاد کر کر کے یہ کہتا تھا ہمارا اندلس
کر رہا تھا ہمیں رہ رہ کے اشارا اندلس
مضطرب ہو کے بہت پھر تو پکارا اندلس

حضرتِ مصلحِ موعود تھے بے چین ادھر
حکم سے حضرتِ محمود کے مانندِ ایاز
کر کے اس مردِ حق آگاہ نے حق کی تبلیغ

اور اسپین اُدھر منتظر و چشم براہ
چل پڑا اپنا "ظفر" مردِ حقیقت آگاہ
حق ادا کر دیا تبلیغ کا ماشاء اللہ

اہلِ اسپین کے دل جیت لئے "ناصر" نے
ملکِ اسپین کا آئین بدلوا ڈالا!
نور سے پیدرو آباد کو آباد کیا

آپ نے وہ نظرِ چشمِ محبت ڈالی
پائے توثیق میں زنجیرِ مروت ڈالی
ظلمتِ کفر میں بنیادِ اخوت ڈالی

قلبِ یورپ میں وہ توحید کا جھنڈا گاڑا
کیوں نہ تعمیرِ لشبارت سے ہو راضی اللہ
ہو گئی پیدرو آباد میں مسجد تعمیر

سرنگوں ہو گئے تعظیم کو تثلیث و صلیب
کیوں نہ مسرور ہو اللہ تعالیٰ کا حبیبؐ
اہلِ یورپ ہوئے اسلام کے کچھ اور قریب

بارآور ہوا اندلس میں درختِ تبلیغ
کیوں نہ فردوس میں پھر جشن منائیں ابرار
یہ خوشی عالمِ اسلام مبارک ہو تجھے

کیوں نہ پھر خلد میں مسرور ہو روحِ محمود
کیوں نہ جنت میں ہوں پھر شاد مسیحِ موعود
لاکھ ناراض ہو شیطانِ لعین و مردود

پھر سے مستقبلِ اسلام ہوا ہے روشن
کس نے اسپین میں دروازۂ مسجد کھولا
طاہر احمد کہ جو ہے قوم کا سرخیل و امام

از سرِ نو ہوئی تثلیث پہ غالب توحید
کس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے کلید
دور میں جس کے ہوئی عالمِ اسلام کی عید

خاکِ اندلس کو دیا تو نے جو نذرانۂ جاں
سالہا سال چٹانوں سے تو ٹکرایا ظفر!
آگیا اک نئی تعمیر کے سامان لئے
سینکڑوں سال کلیسا کا گجر سننے کے بعد
چل کے اسپین سے یہ مژدۂ جاں بخش ہوا
لے اڑے کتنے صحیفوں کے صحافی یہ خبر
جانے کیوں اتنے پریشاں ہیں ترے شہر کے لوگ!
غم نہ کر تو، تری قربان گہہ جذبۂ شوق
مل گئی تیرے جنوں کو دلِ ناصرؒ کی تڑپ
علم کے چشمے پھر اس خاک سے پھوٹیں گے نئے
وہ شریکِ سفرِ زیست تری، اس کو سلام
ہدیۂ لختِ جگر لے گئے اللہ کے پاس
اے ظفر! اے مرے ہسپانیہ کے عطر فروش!
دل کھنچے آئیں گے اب پیار کی زنجیروں سے

پھر سے بیدار دلوں میں ہوا احساسِ زیاں
کر لیا سر تری ہمت نے مگر کوہِ گراں
پیدرو آباد میں اک قافلۂ ہم نفساں
مرتعش اس کی فضا میں ہوئی آوازِ اذاں
صوت و تصویر کی لہروں پہ ہر اک سمت رواں
شرق اور غرب میں یہ بات ہوئی ورد زباں
در مقفل ہیں، دریچے بھی ہوئے بند یہاں!
پھر سے بن جائے گی جولاں گہہ زندہ دلاں
آہ وہ دل تھا کہ اک کارگہہ شیشہ گراں
چشمِ طاہر ہوئی جس خاک پہ خونابہ فشاں
سارے ارمانوں کو تج کر جو رہی شعلہ بجاں
کتنے خوش بخت خوش اقبال تھے وہ باپ وہ ماں
تو اڑا لایا ہے کس باغ سے خوشبوئے جناں
"ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے"



مکرم عبدالمنان ناہید صاحب
— راولپنڈی —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد بشارت سپین کے تاریخ ساز افتتاح کا عالمگیر چرچا

دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہونیوالی بعض خبروں کے تراجم

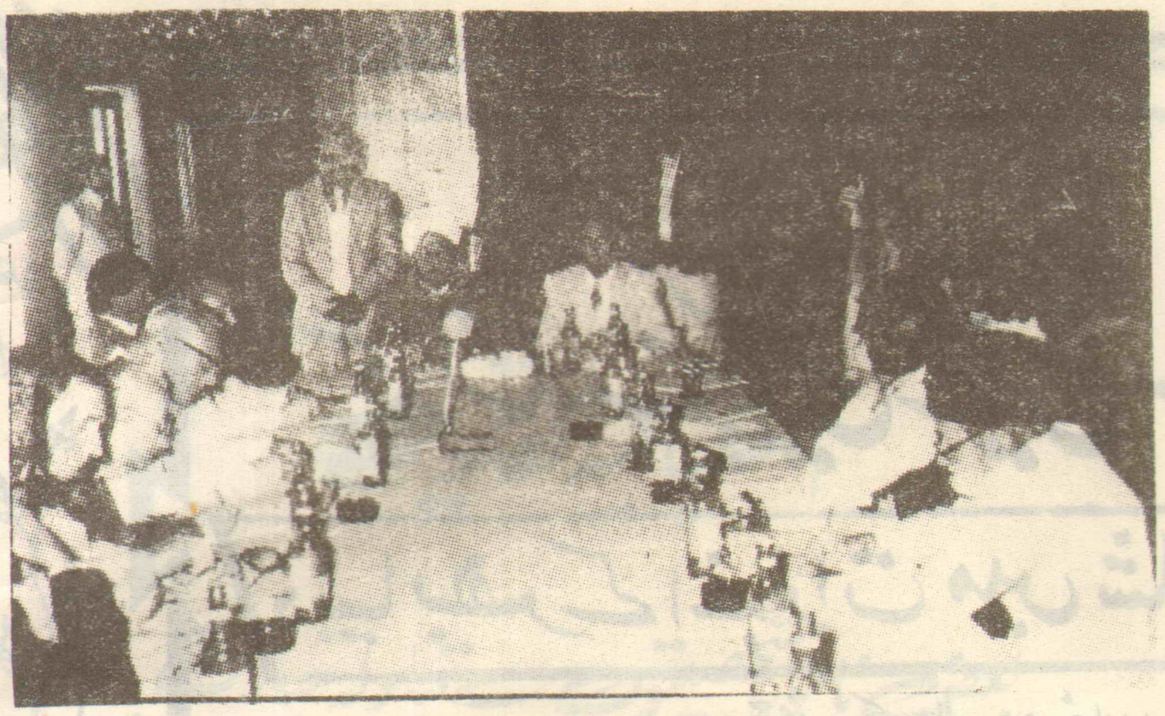
حضور کے حالیہ دورۂ یورپ کے خوشکن اثرات کی ایک جھلک

قرطبہ (سپین) کے نواح میں ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی تاریخ ساز مسجد "بشارت" کا تاریخی افتتاح پندرہویں صدی ہجری کے اوائل میں رونما ہونے والا ایک ایسا انقلاب انگیز واقعہ ہے جس نے اقصائے عالم میں تہلکہ مچا کر ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات کئی ہفتوں تک نہایت مفصل خبروں، ادارتی تبصروں، تفصیلی مضامین اور مسجد کی افتتاحی تقریب کے بڑے سائز کے فوٹوؤں کی شکل میں تاریخ کا دھارا موڑنے والے اس انقلاب انگیز واقعہ کی صدائے بازگشت سے گونجتے رہے ہیں اور ہنوز گونج رہے ہیں اسی طرح حضور کے نو۹ ملکوں پر پھیلے ہوئے حالیہ دَورۂ یورپ کی خبریں بھی دنیا بھر کے اخبارات میں بڑی کثرت سے شائع ہوئیں۔

ہم نے کوشش کی کہ عالمی اخبارات میں شائع ہونیوالی خبروں، ادارتی تبصروں، تفصیلی مضامین اور فوٹوؤں کے تراشے حاصل کر کے ان کے عکس اور اردو تراجم یکجائی صورت میں شائع کئے جائیں۔ ہر چند کہ اقصائے عالم سے دنیا بھر کے ممالک کے اخبارات یا انکے تراشے حاصل کرنا ایک دقّت طلب امر تھا تاہم دنیا کی مختلف زبانوں کے تراشوں کو اردو میں منتقل کرنے کا اہتمام بھی کچھ کم مشکل نہ تھا۔ مختلف ملکوں اور زبانوں کے جو تراشے دستیاب ہو سکے ہیں اور ان میں سے جن کو اردو میں منتقل کیا جا سکا ہے ان میں سے بعض کے عکس اور تراجم آئندہ صفحات میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔ ان کے یکجائی مطالعہ سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ کا یہ عزم مسلسل عمل میں ڈھلتا چلا آ رہا ہے ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah



زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں پریس کانفرنس کا ایک منظر



زیورک میں حضور ایدہ اللہ پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں



امریکی قونصل جنرل ڈاکٹر الفریڈ برینارڈ کے ساتھ زیورک میں دیئے گئے استقبالیہ میں محو گفتگو
(۳۰ اگست ۱۹۸۲ء)



برمنگھم ۔ حضور کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کے شرکاء



نووا پارک ہوٹل زیورک میں استقبالیہ میں حضور کے دائیں۔ آسٹریا کے قونصل جنرل ڈاکٹر سیگور اور مغربی جرمنی کے قونصل جنرل آرڈ یرنیکر۔ اور بائیں طرف لکسمبرگ کے قونصل جنرل پیرد فرنز
(۳۰ اگست ۱۹۸۲ء)



بریڈفورڈ کی لارڈ ڈپٹی میئر صاحبہ حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔



حضور ایدہ اللہ سفر یورپ ۱۹۸۲ء کے اراکین وفد کے ہمراہ۔ دائیں سے بائیں صاحبزادہ مرزا فرید احمد ناصر احمد بہادر شیر۔ مسعود احمد دہلوی۔ چوہدری انور حسین۔ حضور ایدہ اللہ۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد۔ محمود احمد چوہدری حمید اللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرناطہ سپین — روزنامہ غرناطہ DIARIO DE GRANADA ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب) الحمراء میں

ہم محبت سے وہ جیتنے آئے ہیں جو ہم نے تلوار سے کھو دیا

DIARIO DE GRANADA

Director ... Godoy
Redacción y Administración
Virgen de Montserrat, 29
Alminar del Genil
Teléfonos
22-54-36 ● 22-54-93
22-54-95 ● 2-55-19
Depósito Legal GR 59 – 1982

Edita: Andaluza de Información, S.A.
Publicidad: 22.1560/1
Carrera del Genil, 9, 1.º
Distribución: Virgen de Montserrat, 20, bajo.
Año I - Número 112
Martes, 7 de Septiembre de 1982
30 Pesetas

Hazrat Mirza, en la Alhambra

"Venimos a ganar con amor lo que perdimos con la espada"

Hazrat Mirza Ahmad, jefe supremo de la comunidad Ahmadia, que permaneció ayer en nuestra ciudad, dedicó toda la mañana a visitar la Alhambra y el Generalife, acompañado de su esposa, hija y otros miembros de Ahmadia, entre ellos el responsable de la comunidad en España.

El verdadero Generalife

Al finalizar la visita, Hazrat Mirza Tahir expresó a DIARIO DE GRANADA: "La visita real de la Alhambra es de mayor importancia que lo que se lee sobre ella en los libros. En vista del poco tiempo que hemos podido contemplar todas las obras de arte que se encierran aquí. La mejor forma de ver la Alhambra es como la vio Washington Irving cuando estuvo viviendo en ella antes de iniciar la escritura de sus cuentos. Por desgracia no dispongo de más tiempo. He encontrado un ambiente encantador. La Alhambra está llena de memorias del pasado. La parte más amarga de este encuentro es la que ha quedado encerrada aquí a lo largo de la Historia, la más maravillosa en la mezquita en las escrituras de las paredes, donde se recuerda a Dios."

"Miles de veces alabado un nombre ha sido escrito en las paredes y por ello es la zona más bonita porque no se borrará. Espero que la gente de Granada guarde el recuerdo de Dios porque el verdadero Generalife es el lugar donde está recogido el nombre de Dios. El concepto de Dios recogido en los mosaicos puede ser cambiado, pero el concepto profundo nunca podrá destruirse a lo largo del tiempo."

"Los sentimientos de alegría no se pueden separar de los de tristeza en los que hay tantos recurdos del pasado."



El jefe religioso de Ahmadia junto a su esposa y acompañantes en el Generalife

JUAN FERRERAS

Asimismo agradeció la atención del guía que le acompañó, manifestó que la gente de Granada "es muy hospitalaria" y añadió: "Estoy sorprendido y contento por la oportunidad con que la Prensa de la ciudad se ha portado con mi visita. Al leer una mañana DIARIO DE GRANADA he observado que mis manifestaciones se han reflejado con absoluta imparcialidad y una gran objetividad, la cual deseo que perdure."

El jefe supremo de Ahmadia visitó por la tarde Sierra Nevada y esta mañana ha partido hacia Córdoba. Antes de emprender el viaje a la Sierra dijo: "Mi último mensaje es querer expresar que hemos venido a ganar con amor lo que perdimos con la fuerza de la espada."

José L. Masegosa

جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا ... ہمارے شہر میں رہے۔ آپ نے ... الحمرا اور جنت اللطیف (پرانا ... دیکھنے میں گزارا۔ آپ کے ہمراہ ... اور دیگر احمدی افراد اور ... جماعت احمدیہ کے ذمہ دار عہدیدار ... تھے۔

... جنت اللطیف کی سیر کے بعد حضرت ... سے ... کرتے ہوئے فرمایا۔

الحمرا کے مشرق کچھ ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں اس کی نسبت اس کی سیر کہیں زیادہ علم اور معلومات خیز ہے۔ ہم نے بہت تھوڑے سے وقت میں اس فنی شاہکار کا معائنہ تو ... کیا ہے الحمرا کو دیکھنے کا صحیح طریقہ تو وہی ہے جس طرح کہ واشنگٹن ارونگ نے اس کو دیکھا تھا۔ افسوس ہے کہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہم نے اسے بہت عمدہ پایا۔ الحمرا ماضی کی یادوں سے بھرا پڑا ہے زیادہ تلخ حصہ تو وہ ہے جو تاریخ کے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے نتیجہ میں یہاں مدفون ہو چکا ہے الحمرا کا زیادہ حسین اور خوبصورت حصہ وہ تحریریں ہیں جو اس کی دیواروں پر کندہ ہیں اور جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے بڑی دفعہ ایک نام کو خوبصورت طریقے سے دیواروں پر لکھا گیا ہے اور یہی سب سے خوبصورت حصہ ہے جو کبھی نظرانداز نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ غرناطہ کے لوگ خدا تعالیٰ کی یاد کو اس طرح سے اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہیں کیونکہ حقیقی جنت اللطیف وہ جگہ ہے جہاں پر خدا کا نام لکھا ہوا ہے خدا کا نام تو ان تحریروں سے مٹایا جا سکتا ہے لیکن اس کی حقیقی یاد کو یہاں سے باوجود وقت کے گزر جانے کے مٹایا نہیں جا سکتا۔

خوشی و غم کے جذبات کو علیحدہ علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کے لئے یہاں پر گزری ہوئی یادوں میں بہت سی باتیں موجود ہیں۔

اسی طرح آپ نے اپنے گائیڈ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی اور شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا کہ غرناطہ کے لوگوں نے بہت اچھا ہمارا استقبال کیا ہے وہ بہت مہمان نواز ہیں آپ نے اس بات پر بڑی حیرانگی کا اظہار فرمایا کہ یہاں کے پریس نے میری آمد کو بہت عمدہ طریق سے بیان کیا ہے ڈیلی غرناطہ کو جب میں نے کل دیکھا تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ میری باتوں اور میرے اظہار رائے کو انہوں نے بہت غیر جانبداری کے ساتھ بیان کیا ہے میری خواہش ہے کہ یہ چیز ان میں ہمیشہ قائم رہے۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ نے شام کے وقت سلسلہ کوہ SIERRA NEVADA کی (برفانی پہاڑیوں) کی سیر کی اور قرطبہ کے لئے روانہ ہو گئے سلسلہ کوہ (SIERRA NEVADA) سے واپسی پر آپ نے فرمایا کہ میرا آپ کے نام آخری پیغام یہ ہے کہ "ہم یہاں پر محبت کے ساتھ وہ جیتنے کے لئے آئے ہیں جو ہم نے تلوار کی طاقت سے کھو دیا"۔

رپورٹر:۔

JOSE 'L. MASEGOSA

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرطبہ سپین — روزنامہ لاووز دے کاردوبا "LAVOZ DE CORDOBA" ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۲ء

مسجد بشارت قرطبہ کے تاریخ ساز افتتاح پر روزنامہ "لاووز" قرطبہ کا اداریہ

"پیدرو آباد کی مسجد"

جماعت احمدیہ نے سپین میں جو مسجد تعمیر کی ہے کل شام اُس کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ کے سربراہ کے چہرہ پر شدّتِ جذبات کی جو کیفیت نمایاں تھی۔ وہ بلاوجہ نہ تھی۔ دراصل اس کیفیت کے پسِ پردہ تاریخی اہمیت کی حامل ایک عظیم حقیقت کارفرما تھی وہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اُس پہلی مسجد کے افتتاح کا تاریخی موقع تھا جو سپین کی سرزمین میں سات صدیاں گزرنے کے بعد تعمیر ہوئی ہے اس کی تعمیر اس لئے ممکن ہوئی کہ سپین کے آئین میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے اور یہ کہ اِس مذہبی آزادی کی ضمانت کو ایک ایسے معاشرہ کی اکثریت کی تائید و حمایت حاصل ہے جس نے سیاسی اور مذہبی نظریات کی مہذبانہ تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے دروازے کھول رکھے ہیں۔ بلاشبہ جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد میں جو مسجد تعمیر کی ہے وہ اس کے لئے انتہائی مذہبی اہمیت کی حامل ہے۔ جبھی تو دنیا بھر سے ایک ہزار (ایک ہزار نہیں بلکہ دو ہزار۔ ناقل) احمدی اِس کے افتتاح کے موقع پر یہاں کھنچے چلے آئے۔ ان میں بعض اہم افراد اور نامی گرامی سائنسدان بھی شامل تھے لیکن یہ مسجد خود اہل قرطبہ کے لئے بھی کچھ کم اہمیت کی حامل نہیں۔ اس لئے کہ یہ رواداری اور مذہبی عقائد کی آزادانہ تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں ایک یادگار عمارت کی حیثیت رکھتی ہے تاریخی لحاظ سے رواداری کے اُس جذبہ اور روح کے ساتھ اِس کا رشتہ جا ملتا ہے جس کا مظاہرہ خلفائے قرطبہ نے اپنے دورِ حکومت میں کیا تھا۔ ہم اس اندرونی مذہبی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ موجودہ زمانہ کے اسلامی دائرہ میں پاکستان کی جماعت احمدیہ کی کیا پوزیشن ہے؟ اس بحث میں پڑے بغیر فی الوقت جس امر کا اظہار ہمارے مدِّ نظر ہے وہ یہ ہے کہ دریائے وادی الکبیر کے کنارے اور پیدرو آباد کے قصبہ کے قرب میں واقع اِس نوتعمیر شدہ مسجد کے خوبصورت سفید مینار ہمیں ایک خاص تاریخی جذبہ کا احساس دلاتے ہیں۔ اِس حقیقت کا انکار کئے بغیر کہ قرطبہ اور اندلوسیہ کے رہنے والوں کی اکثریت کے دلوں میں عیسائیت کی جڑیں بہت گہری ہیں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ مینار رواداری کی ایک علامت ہیں اور ایک نشان کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں تاریخی اہمیّت کے حامل ماضی کو دہرانے کا ایک واضح اشارہ مضمر ہے اُس ماضی کو یکسر فراموش کر دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

اُس مذہبی آزادی کے ماحول میں جس کی سپین کا آئین ضمانت دیتا ہے جماعت احمدیہ اور اس کے روحانی پیغام کا ان لوگوں کو خیر مقدم کرنا چاہئے جو اسے آزادانہ طور پر قبول کرنا چاہتے ہوں البتہ ہر قسم کے مذہبی جنگ و جدال سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ ایسا جنگ و جدال اُس رواداری اور آزادی کی روح کے خلاف ہوگا جس کا مختلف مذاہب ہمارے درمیان پاؤں جمانے وقت پرچار کرتے ہیں۔

(روزنامہ "لاووز" قرطبہ بابتہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲)

LA VOZ DE CORDOBA. 11 de Septiembre de 1982

EDITORIAL

Mezquita en Pedro Abad

Detrás de la comprensible emoción que el jefe de la Comunidad Ahmadía, Hazrat Mirza Tahir Ahmad sintió al inaugurar ayer por la tarde en Pedro Abad la mezquita erigida en España por su comunidad musulmana, había también un hecho de gran significado histórico: la inauguración de la primera mezquita que se construye en la provincia de Córdoba después de siete siglos. Y ello ha sido posible gracias al espíritu de libertad religiosa consagrado por la Constitución y apoyado en la madurez de una sociedad que desde una actitud de tolerancia y respeto, se abre a la convivencia civilizada de las ideas políticas y religiosas.

La mezquita de Pedro Abad, al margen del alto significado religioso que sin duda representa para la comunidad Ahmadía —y que respaldaron con su presencia un millar de paquistaníes venidos de todo el mundo, entre ellos relevantes personalidades de la ciencia—, constituye para los cordobeses un monumento a la tolerancia y a la convivencia de credos que históricamente entronca con aquel mismo espíritu tolerante puesto de manifiesto en la época califal cordobesa. Sin entrar en polémicas religiosas internas sobre qué representa la Comunidad Ahmadía originaria de Paquistán dentro del Islam actual, los esbeltos y blancos minaretes de la nueva mezquita alzándose a orillas del Guadalquivir en la cercana villa de Pedro Abad, nos producen una cierta emoción histórica, pues sin renegar de las raíces cristianas que conforman predominantemente a la sociedad cordobesa y andaluza de hoy, constituyen, junto al símbolo de tolerancia que representan, una señal inequívoca de identidad para la recuperación de un pasado histórico al que no es lícito renunciar.

En el clima de libertad religiosa que proclama la Constitución, sea bienvenida a Córdoba la Comunidad Ahmadía y su mensaje espiritual para quienes quieran libremente aceptarlo, lejos de toda posible *guerra de religión* que estaría en abierta contradicción con el espíritu de tolerancia y libertad al que los diferentes credos se acogen para establecerse entre nosotros.

La Voz
de Córdoba



مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شرکت کرنیوالا جاپانی وفد (دائیں سے بائیں) جاپانی نومسلم محمد ادریس کو باشی۔ مبلغ انچارج عطاء المجیب راشد۔ قائد خدام الاحمدیہ مبشر احمد زاہد۔



مسجد بشارت کی تقریب افتتاح کے موقعہ پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان سے گفتگو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6 DIARIO DE GRANADA **GRANADA** MARTES, 7 DE SEPTIEMBRE DE 1982

Hazrat Nirza, jefe supremo de Ahmadía

"El pueblo español ha abierto las puertas al Islam"

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe de la comunidad musulmana Ahmadía, llegó ayer a nuestra ciudad, dado que se encuentra en nuestro país para inaugurar el próximo viernes la Mezquita Basharat, en Pedro Abad, a 32 kilómetros de Córdoba, cuyo importe es de 25 millones

Texto: José L. Masegosa
Fotos: Juan Ferreras



Hazrat Mirza Ahmad: "Es una gran satisfacción inaugurar la Mezquita Basharat".

"Mis últimas palabras quieren ser que el hombre se olvide de odiar al hombre", dijo ayer, en el hotel Alhambra Palace, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe supremo de la Comunidad Ahmadía del Islam, al finalizar un encuentro con los periodistas, poco después de su llegada a nuestra ciudad, procedente de Málaga.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, es el IV Imán Supremo de la comunidad Ahmadía, reside en Rabwah (Pakistán), fue elegido como tal por la comunidad el diez de junio pasado, tras el fallecimiento de su antecesor, Hazrat Mirza Ahmad, quien colocó la primera piedra de la Mezquita Bashrat de Pedro Abad, en Córdoba, que será inaugurada el próximo viernes, día diez, por este Imán.

Una plataforma de convergencia

La Comunidad Ahmadía fue fundada por Hazrat Ahmad de Qadian (India), en 1.889, quien proclamó bajo revelación divina, ser el Mesías prometido de nuestro tiempo.

Para el Imán Hazrat Mirza Tahir Ahmad: "Nuestra comunidad se diferencia de otras en que estas esperan la llegada del Salvador al mundo y la nuestra cree que Este ya ha venido y por tanto, los cristianos como los musulmanes coincidimos en ello, aunque para nosotros ha venido en una persona que ha asumido sus funciones. La Ahmadía es una plataforma en la que todas las comunidades religiosas pueden converger".

La construcción de la Mezquita Basharat de Pedro Abad, se encuentra situada a treinta y dos kilómetros de Córdoba ya la primera piedra para su construcción fue colocada por Azrat Mirza Ahmad, el nueve de octubre de 1.980.

En cuanto a la actitud de las autoridades españolas respecto a la comunidad, el jefe supremo de la comunidad Ahmadía señaló: "Todas las autoridades españolas han colaborado en la construcción de la Mezquita y en la celebración de los actos de inauguración, excepto el embajador español en Pakistán, que no ha concedido los visados para los mil ahmadíes que querían venir y quienes me han enviado telegramas. Los ahmadíes de todo el mundo han encontrado facilidades para venir a Córdoba. La política del Gobierno español nos ha favorecido en este sentido".

Una gran satisfacción

Acerca de las relaciones entre la comunidad Ahmadía y la Iglesia Católica, el Imán expresó: "Respetamos al Papa en la medida en que es un líder religioso. Pero nuestra actitud es más amplia que la de los católicos, puesto que nuestro concepto del Cristianismo no está distorsionado, en tanto que en los católicos sí lo está".

En relación a cuál es la actitud de la comunidad Ahmadía respecto a otras comunidades, Hazrat Mirza manifestó: "Nosotros tenemos un gran respeto por las demás comunidades y el mensaje que se da a todas ellas es buscar una conexión, mientras haya amor y no perjuicio".

Para el Imán, "se ha elegido Córdoba para la construcción de la Mezquita porque mi antecesor visitó España y encontró a gente muy hospitalaria, abierta y cariñosa, lo cual es necesario para dar amor y cariño. Al inaugurar esta Mezquita nuestros sentimientos son de gran alegría y satisfacción porque se han dado en España circunstancias en las que se había creado un clima de cerrazón al Islam. Esta inauguración significa que el pueblo español ha abierto las puertas al Islam, y ello es motivo de satisfacción. Una muestra de esos sentimientos es que están llegando ahmadíes de todos los pueblos".

Un premio Nobel y un ministro

El acto de inauguración va a consistir en una oración el viernes, "pues este día tiene un gran significado espiritual", un sermón pronunciado por el Imán, descanso, y a las siete la ceremonia oficial de la inauguración con una recitación del Corán y discursos, uno de ellos lo pronunciará el miembro más antiguo de Ahmadía, "que ha visto al Mesías". Además asistirán al acto el premio Nobel de Física de 1.980, que es miembro de esta comunidad. También estará presente el ex-presidente de la ONU, el ministro de Asuntos Exteriores pakistaní, así como representantes de Ahmadía en cada continente y diplomáticos.

"La última parte la expondré yo -matizó Hazrat Mirza- y espero que la gente se dé cuenta de la verdad de nuestro mensaje".

Aspecto social

En cuanto a la situación del Islam en Andalucía, el Imán Hazrat Mirza precisó: "Nosotros nos diferenciamos del resto de las comunidades, como los sufíes, de los que tengo conocimiento que se están implantando aquí, en que creemos que para hacer una revolución espiritual no es necesario apartarse del mundo como hacen ellos, hay que difundir una filosofía".

Hazrat Mirza, que permanecerá algún tiempo en nuestro país, [illegible]

Preguntado si la comunidad Ahmadía tiene previsto un programa de expansión en Andalucía, su jefe supremo declaró que: "Mucho antes de que nosotros llegáramos a España, ya existían mezquitas. Estamos aquí porque se trata de estar en todas partes. Desde la perspectiva cristiana es difícil entender esto. Nosotros estamos convencidos de que Cristo ha venido y nuestro objetivo es llegar a todo el mundo con nuestro mensaje. Además, el hecho de estar en Andalucía tiene un aspecto peculiar, ya que los musulmanes estuvieron aquí durante tantos años y la Historia se ha escrito por los historiadores cristianos por lo que nos sentimos doblemente responsables hasta que no aclaremos la situación respecto a Andalucía".

(غرناطہ سپین) روزنامہ غرناطہ ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء

حضرت مرزا (طاہر احمد) احمدیہ جماعت کے سربراہ

اہلِ سپین نے اپنے دروازے اسلام کیلئے کھول دیئے

"حضرت مرزا طاہر احمد جو مسلم جماعتِ احمدیہ
کے سربراہ ہیں کل ہمارے شہر میں تشریف
لائے۔ آپ ہمارے ملک میں اس لئے تشریف
لائے ہیں تا آئندہ جمعہ کو مسجد بشارت کو
پیدرو آباد میں افتتاح فرمائیں جو قرطبہ سے
۳۲ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور جس پر
۲۵ ملین پسیتہ خرچ آئے ہیں۔!!
اخبار "ڈیلی غرناطہ" (DIARIO DE GRANADA) نے اپنی ۷ ستمبر کی اشاعت کے
صفحہ ۶ پر حضور کے دورۂ سپین کے بارہ میں
یہ تفصیلی خبر شائع کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انسان انسان سے نفرت کرنا بھول جائے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو کہ ہوٹل الحمرا پیلس میں مسلم جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے پریس نمائندگان کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران فرمائے۔ آپ مالاگا سے ہمارے شہر میں تشریف لائے تھے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت احمدیہ کے چوتھے امام (خلیفہ) ہیں۔ ربوہ پاکستان میں رہتے ہیں دس جون کو جماعت احمدیہ نے آپکو اپنا سربراہ منتخب کیا۔ آپ سے پہلے امام حضرت مرزا (ناصر) احمد خلیفہ تھے جنہوں نے مسجد بشارت پیدرو آباد (قرطبہ) کا سنگ بنیاد رکھا تھا جس کا دس تاریخ بروز جمعہ موجودہ امام (خلیفہ) افتتاح فرمائیں گے۔

قدرِ مشترک COMMON PLATFORM

جماعت احمدیہ حضرت احمد آف قادیان کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں قائم کی گئی۔ جنہوں نے آسمانی الہامات کی روشنی میں اس زمانے کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب کے کہنے کے مطابق "ہماری جماعت دوسروں سے اس بات میں مختلف ہے کہ وہ دنیا کے ایک نجات دہندہ کا انتظار کر رہے ہیں اور ہماری جماعت یہ یقین رکھتی ہے کہ وہ نجات دہندہ آگیا ہے۔ اس لحاظ سے عیسائی اور مسلمان آپس میں اس عقیدہ میں ایک دوسرے سے بہت ملتے ہیں اگرچہ ہمارے نزدیک اس نجات دہندہ کی آمد ایک وجود کی صورت میں پوری ہوگئی۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ ایک البیا کامن پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس پہ تمام مذہبی جماعتیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔"

مسجد بشارت پیدرو آباد، جو قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر کے فاصلہ پہ تعمیر ہوئی ہے اس کا سنگ بنیاد حضرت مرزا (ناصر) احمد صاحب نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو رکھا تھا۔ جہاں تک ہسپانوی حکام کا تعلق ہے انہوں نے جو سلوک جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا اس کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے فرمایا۔

"تمام سپینش حکام نے مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کی تقریبات کے لئے بھرپور تعاون کیا ہے سوائے پاکستان میں ہسپانوی سفیر کے جنہوں نے ایک ہزار احمدیوں کو ویزا مہیا نہیں کیا جو کہ اس تقریب میں شامل ہونا چاہتے تھے ان احباب نے مجھے تاروں کے ذریعہ مطلع کیا ہے۔ جبکہ تمام دنیا کے دیگر احمدیوں کو قرطبہ میں آنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ اس لحاظ سے ہسپانوی حکومت کی سیاسی حکمت عملی ہمارے لئے فائدہ مند رہی۔"

ایک بڑا ہی باعثِ اطمینان امر

جماعت احمدیہ اور کیتھولک چرچ کے تعلقات کے بارہ میں استفسار پہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے خیالات کا یوں اظہار فرمایا:۔

"ہم پوپ کی ایک مذہبی لیڈر کی حیثیت سے بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں کیتھولک چرچ کی نسبت بہت وسیع ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہمارے عقائد عیسائیت کی طرح مسخ شدہ نہیں ہیں جبکہ کیتھولک چرچ کے عقائد تو بہت زیادہ مسخ ہو چکے ہیں۔"

دوسرے مذاہب کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کے تعلقات کے بارہ میں سوال پر حضرت صاحب نے اس بات کا اظہار فرمایا:۔

"ہم دوسرے مذاہب کے لئے بہت احترام کے جذبات رکھتے ہیں اور میں سب کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ آپس میں ایک قدرِ مشترک تلاش کریں۔ جس کی بنیاد محبت پر ہو نہ کہ ظلم و تعدی پر۔" امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"میرے پیشرو امام جماعت جو کہ سپین میں تشریف لائے تھے، نے قرطبہ کے لوگوں کو بہت مہمان نواز اور محبت کرنے والے اور کشادہ دل پایا اور یہی چیزیں ضروری ہیں محبت اور الفت کے لئے۔ جو کہ ہمارا مذہب پیش کرتا ہے اسی وجہ سے انہوں نے اس شہر میں مسجد کی تعمیر کو پسند فرمایا ہے۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہم جذباتِ مسرت سے لبریز ہیں اور ہمارا دل مطمئن ہے کیونکہ اس طرح سے ہمیں سپین میں ایسے مواقع ملیں گے جن کے ذریعہ سے اسلام کو متعارف کرایا جائے گا۔ جبکہ پہلے اسلام کے لئے ایسی فضا موجود نہ تھی۔

اس افتتاح کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سپینش قوم نے اسلام کے لئے اپنے دروازے وا کر دیئے ہیں اور یہی چیز ہمارے لئے بہت اطمینان کا موجب ہوئی ہے انہی جذبات کی وجہ سے تمام اطراف سے احمدی اس موقع پر یہاں پہنچ رہے ہیں۔"

ایک وزیر اور ایک نوبل انعام یافتہ

افتتاح کی تقریب میں سب سے پہلے جمعہ کی نماز ہوگی (کیونکہ روحانی طور پر یہ دن اپنے اندر بہت تاثیر رکھتا ہے) اس میں امام جماعت احمدیہ ایک خطبہ ارشاد فرمائیں گے۔ پھر تھوڑا سا وقفہ ہوگا اور سات بجے افتتاح کی باضابطہ تقریب ہوگی۔ جس میں تلاوتِ قرآنِ پاک ہوگی۔ اس کے بعد کچھ تقاریر ہوں گی۔ ان تقاریر میں ایک تقریر جماعتِ احمدیہ کے ایک بہت ہی قدیم ممبر کی ہوگی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا اور جو کہ U.N.O کے صدر اور پاکستان کے وزیر خارجہ بھی رہ چکے ہیں اس کے علاوہ ۱۹۸۰ء کے نوبل انعام یافتہ، جو اس جماعت کے ممبر ہیں، بھی کچھ فرمائیں گے۔ اسی طرح دنیا کے مختلف علاقوں کی جماعت ہائے احمدیہ کے ممبران اور سپینش اکابرین بھی اس میں شامل ہوں گے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے افتتاحی تقریب کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آخر میں میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ لوگ میرے پیغام کی صداقت کو محسوس کریں گے۔

سماجی اور معاشرتی پہلو

اندلس میں اسلام کی حالت سے متعلق امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"ہم تمام دوسری جماعتوں سے مختلف ہیں جیسے کہ مثلاً صوفی ہیں۔ (جن کے بارہ میں مجھے علم ہوا کہ وہ یہاں پر (غرناطہ میں) مقیم ہیں) ہم روحانی انقلاب پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے لئے دنیا سے الگ تھلگ ہونے کی ضرورت نہیں سمجھتے جیسا کہ صوفیوں کا عمل ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک فلسفہ دوسروں کے سامنے پیش کریں۔" حضرت مرزا (طاہر احمد صاحب) جو کہ یہاں ہمارے ملک میں کچھ عرصہ قیام فرمائیں گے۔ اس دوران سپین میں جماعتِ احمدیہ کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے ایک مجلسِ شوریٰ بلائیں گے۔

پاکستان کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا:۔ "میں پاکستان کے سیاسی حالات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ میں ایک مذہبی لیڈر ہوں نہ کہ سیاسی۔"

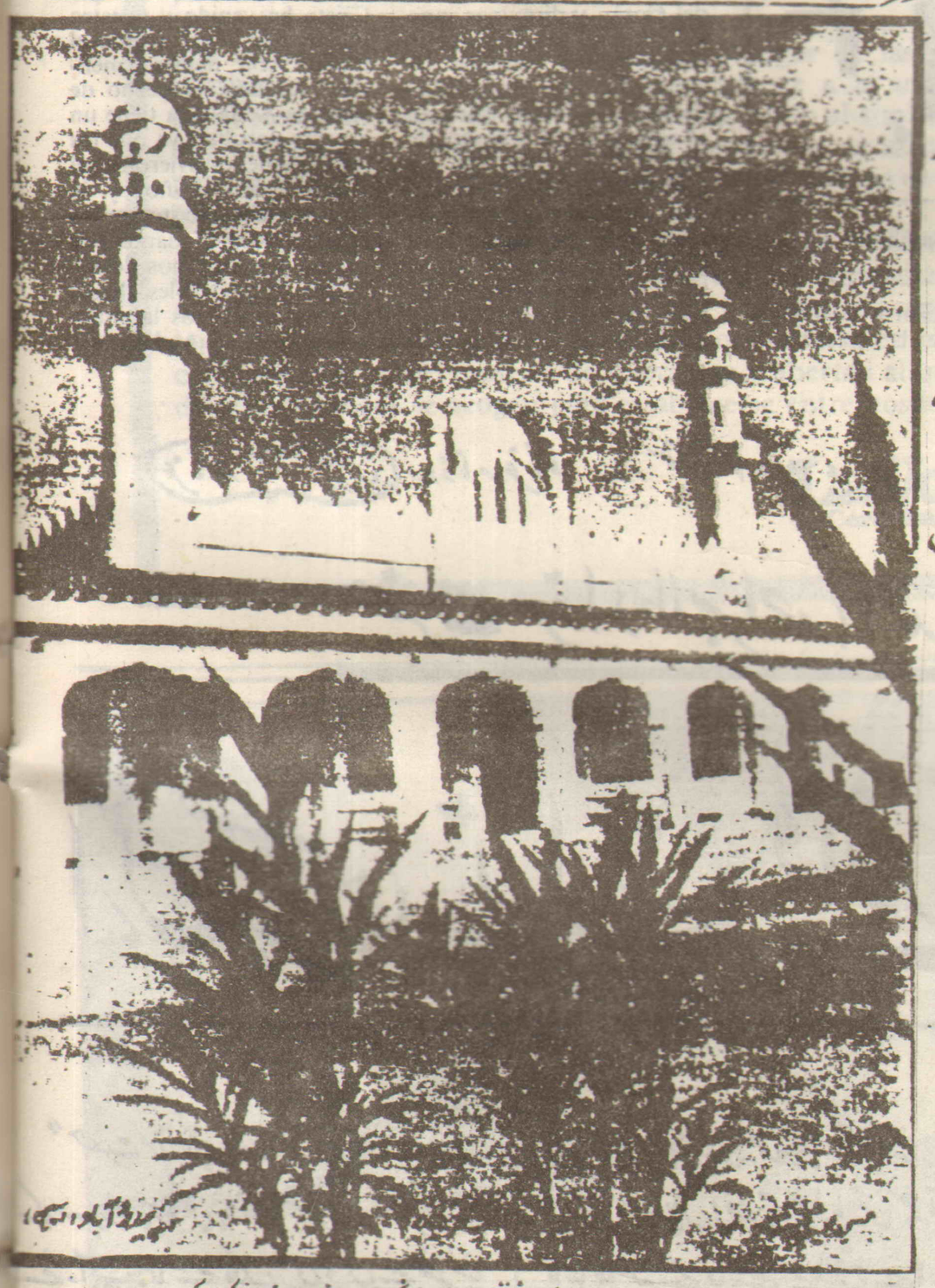
سوال کیا گیا کہ جماعت احمدیہ سارے اندلس میں اپنے نفوذ کے لئے کیا کوئی پروگرام رکھتی ہے؟ آپ نے فرمایا:۔

"سپین میں آنے سے پہلے بھی یہاں مساجد پائی جاتی تھیں۔ دوسرا جماعتِ احمدیہ کا نفوذ تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ اسی نسبت سے ہم سپین میں بھی پہنچ گئے ہیں عیسائی نقطۂ نظر سے شاید اس بات کو سمجھنا مشکل ہو۔"

"ہمیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ہوگئی اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس اطلاع اور ان کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچائیں۔"

اندلس میں آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پہ ایک لمبے عرصہ تک مسلمان رہے ہیں، اس زمانہ کی تاریخ کو ان عیسائی مؤرخین نے لکھا، جنہوں نے تاریخ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ اس لحاظ سے ہماری یہ دہری ذمہ داری ہے کہ ہم اہلِ اندلس کو حقیقت سے آگاہ کریں۔"

PAGE 13, MASHRIQ WEEKLY, OCT. 20, 1982



(لندن۔ برطانیہ) ہفت روزہ مشرق لندن ۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۲ء

پیدرو آباد (سپین) مسجد بشارت کے افتتاح پہ پانچ ہزار افراد نے شرکت کی۔ احمدی جماعت کے امام کے علاوہ چوہدری ظفر اللہ خان اور پروفیسر عبدالسلام نے حاضرین سے خطاب کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرطبہ سپین

روزنامہ کوردوبا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء

پیدرو آباد میں مسجد کا افتتاح عمل میں آگیا

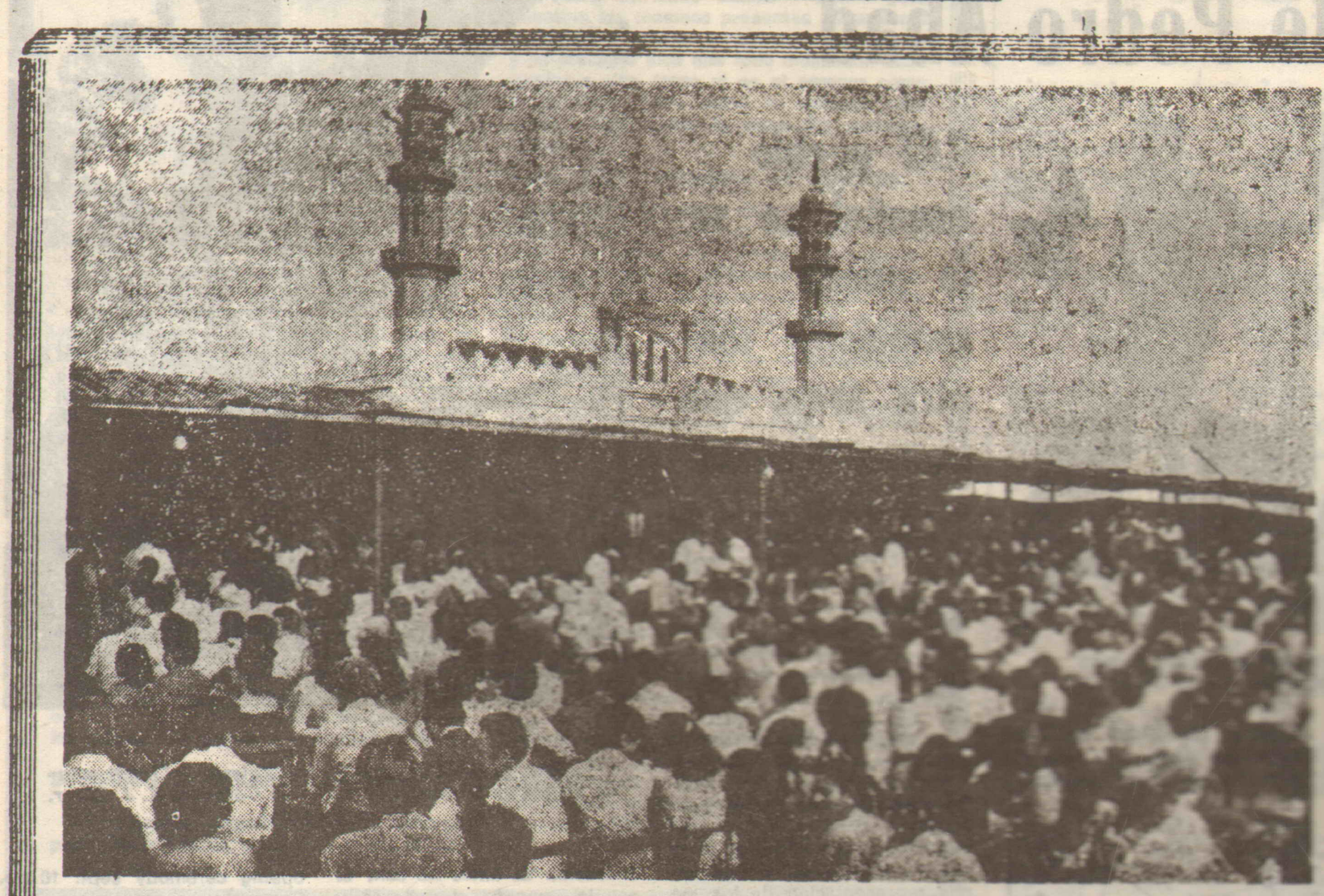
اہلِ سپین کے دلوں پر بجز محبت کے کسی طور پر فتح ممکن نہیں

CORDOBA

Director
FEDERICO MIRAZ

Edita M.C.S.E.
Sábado, 11 Septiembre 1982
35 pesetas

Director adjunto
JUAN OJEDA





Inaugurada la mezquita de Pedro Abad

Este aspecto presentaban ayer los alrededores de la nueva mezquita ahmadia de Pedro Abad donde musulmanes y habitantes de la localidad vivieron juntos una jornada festiva que marca un hito histórico al ser la primera construida en nuestro país después de siete siglos. Ilustres visitantes entre los que se encontraban el Nobel Abdus Salam y el ex-presidente de la ONU, Zafrullah Khan, se dieron cita en el acto solemne de la inauguración. — (Foto Ricardo)

El jalifa supremo de la comunidad ahmadia se dirige desde el Mirab de la nueva mezquita inaugurada ayer en Pedro Abad a los numerosos fieles de la secta, que desde gran número de países, se desplazaron a dicha localidad cordobesa. — (Foto Ricardo)

قرطبہ سے شائع ہونے والے اخبار "CORDOBA" نے ۱۱ ستمبر کی اشاعت میں مسجد بشارت کی افتتاح کی خبر کو بڑے متعدد صفحوں پر پھیلا کر نہایت نمایاں طور پر شائع کیا۔ اُس روز مسجد کے افتتاح کی خبر پورے اخبار پر پھیلی ہوئی تھی اور تمام دوسری خبریں اُس کے نیچے دبی ہوئی تھیں۔ اُس نے تفصیلی خبر کے علاوہ مختلف صفحوں پر پھیلا کر افتتاحی تقریب کے مختلف مواقع پر بڑے سائز کے آٹھ فوٹو بہت نمایاں طور پر شائع کیے۔ ان میں سے پہلے صفحہ پر دو فوٹو شائع کرنے کے علاوہ چار فوٹو تیسرے صفحہ پر اور مزید دو فوٹو بارھویں اور آخری صفحے پر شائع کیے۔

پہلے صفحہ کے فوٹوز

اخبار نے پہلے صفحہ پر جو دو فوٹو شائع کیے ان میں سے ایک فوٹو چار کالموں میں پھیلا ہوا تھا۔ اس فوٹو میں افتتاحی تقریب میں شریک ہونے والے ہزاروں مہمانوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے یا ان کے اردگرد کھڑے ہوئے اس طور پر دکھایا گیا تھا کہ مسجد اپنے دوخوبصورت میناروں کے ساتھ (جن کے زیرِ سایہ یہ تقریب منعقد ہوئی تھی) نمایاں طور پر نظر آرہی تھی۔ اس تصویر کے نیچے اخبار نے لکھا:۔

"پیدرو آباد میں مسجد کا افتتاح عمل میں آگیا"

"یہ پیدرو آباد میں تعمیر کی گئی احمدیہ مسجد کا بیرونی منظر ہے۔ خوشی و مسرت کے آئینہ دار اس موقع پر مسلمانوں اور مقامی باشندوں نے باہم مل کر اظہار مسرت میں شرکت کی۔ یہ ایک تاریخی تقریب تھی کیونکہ یہ ہمارے ملک میں سات صدیوں کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ افتتاح کی پُروقار تقریب کے معزز مہمانوں میں نوبل انعام یافتہ سائنسدان عبدالسلام اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل تھے۔"

صفحہ اوّل کی دوسری تصویر میں (جو صفحہ کے بقیہ دو کالموں پر چھائی ہوئی تھی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو مسجد کی محراب میں افتتاحی نماز جمعہ کا تاریخی خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دکھایا گیا۔ اس تصویر کے نیچے اخبار نے جو عبارت درج کی اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ نے کل (۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء) کو پیدرو آباد میں نئی تعمیر شدہ مسجد کی محراب میں کھڑے ہو کر افتتاحی نماز پڑھائی۔ آپ کی جماعت کے کثیر التعداد لوگوں نے، جو دنیا کے مختلف ملکوں سے آکر قرطبہ کے اس نواحی قصبہ میں جمع ہوئے تھے۔ نماز میں شرکت کی۔"

صفحہ نمبر ۳ کے فوٹو

اخبار کا صفحہ نمبر ۳ تمام تر مسجد کے افتتاح کی تفصیلی خبروں پر مشتمل تھا جسے اُس نے چار نمایاں تصاویر سے مزین کیا۔ ایک تصویر میں افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اسٹیج کے درمیان میں صدر جگہ پر بیٹھے ہوئے دکھایا گیا جس میں حضور کے دائیں اور بائیں علی الترتیب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام بیٹھے نظر آرہے تھے۔ دوسری تصویر میں دکھایا گیا

روزنامہ کوردوبا کی صفحہ اوّل پر مسجد بشارت کے افتتاح کی خبر

کہ سپین کے سب سے پرانے مبلغ محترم کرم الٰہی صاحب ظفر قرطبہ کے کلیسائی حلقہ کے اعلیٰ پادری کا استقبال کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر اس منظر پر مشتمل تھی کہ جمعہ کی افتتاحی نماز کے دوران نمازی سجدہ کی حالت میں فرش کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ چوتھی تصویر ایک علیحدہ چوکھٹہ میں تھی جس میں دکھایا گیا کہ حضور مسجد سے ملحقہ ڈرائنگ روم میں کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں۔

اخبار مذکور نے اس صفحہ (یعنی صہ ۳) پر مسجد کے افتتاح اور حضور کی پریس کانفرنس کی علیحدہ علیحدہ خبریں شائع کیں۔ اس نے افتتاح کی خبر کو بڑی خبر کے طور پر چار کالمی عنوانات کے تحت شائع کیا اور حضور کی پریس کانفرنس کی سہ کالمی خبر کو نمایاں کرنے کے لئے اس کے گرد نہ صرف خوبصورت حاشیہ لگایا بلکہ اسے قدرے روشن حروف میں شائع کیا۔

افتتاح کی خبر کے عنوان اور اس کا متن

افتتاح کی بڑی خبر پر اخبار نے حسب ذیل تین جلی عنوان قائم کئے۔

(۱) "جماعت احمدیہ کے سربراہ خلیفۃ المسیح نے پیدرو آباد میں مسجد کا افتتاح فرمایا"

(۲) "اہل سپین کے دلوں پر بجز محبت کے اور کسی ذریعہ سے فتح پانا ممکن نہیں"۔ (خلیفۃ المسیح)

(۳) افتتاحی تقریب میں دیگر اصحاب کے علاوہ نوبل انعام یافتہ سائنسدان اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر کی شرکت

ان عنوانات کے تحت اخبار نے جو تفصیلی خبر شائع کی اس کا متن درج ذیل ہے۔

"قریباً سات صدیوں کی خاموشی اور عدم موجودگی کے بعد وادیٔ قرطبہ ایک دفعہ پھر مسلمانوں کی نماز جمعہ کی اذان سے گونج اٹھی۔ پیدرو آباد میں ٹھہری ہوئی سنہری دھوپ پھیلی ہوئی تھی جبکہ ایک اسلامی فرقہ (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) کی تعمیر کردہ مسجد میں دو ہزار اشخاص (نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے) جمع ہوئے جو جماعت کے سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد نے پڑھائی آپ حضرت مرزا ناصر احمد (کی وفات) کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے ہیں جنہوں نے اکتوبر ۱۹۸۰ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

ایک ایسے ماحول میں جو گوناگوں کیفیتوں کا حامل تھا۔ پیدرو آباد کے باشندے پاکستانیوں اور دیگر ملکوں سے آئے ہوئے لوگوں کے ساتھ باہم گھلے ملے ہوئے تھے پاکستانیوں نے اپنے سروں پر کھال کی ٹوپیاں (جناح کیپس۔ ناقل) اور رومی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ مقامی۔ قومی اور بین الاقوامی پریس کے نمائندے بھی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ ایسے ماحول اور ایسے مختلف النوع اجتماع کی موجودگی میں ایک بجے بعد دوپہر مسجد میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مسلمانوں کے ہاں جمعہ کے دن کو وہی اہمیت حاصل ہے جو عیسائیوں کے نزدیک اتوار کے دن کو حاصل ہے۔ ظہر کی نماز دوپہر کے بعد ادا کی جاتی ہے (اور جمعہ کے روز اسے نماز جمعہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ناقل) اس کی ادائیگی کے بعد بوقت ۵ بجے سہ پہر نماز عصر ادا کی گئی۔ اس میں بھی جملہ حاضر مسلمان شریک ہوئے ان میں سے اکثر کے چہرے جذبات کی شدت سے تمتما رہے تھے

یہ دو نمازیں (ظہر اور عصر روزانہ ادا کی جانے والی پانچ نمازوں میں سے دوسری اور تیسری نمازیں ہیں۔ باقی تین نمازیں فجر۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں کہلاتی ہیں۔ ان پانچ نمازوں سے دن بھر کی اسلامی عبادت پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔

پیدرو آباد میں عید کا سماں

مسجد کے ملحقہ علاقے دوسرے ملکوں کی رجسٹر کی ہوئی سینکڑوں کاروں سے پٹے پڑے تھے۔ چند ایک چھوٹے چھوٹے خیمے بھی نظر آ رہے تھے جو باہر سے آنے والے مسلمانوں نے نصب کر رکھے تھے۔ مسجد کے بیرونی دروازہ کے قریب چھوٹی چھوٹی دکانیں لگی ہوئی تھیں۔ ان میں ایسے بیج فروخت ہو رہے تھے جن پر مسجد کی تصویر بنی ہوئی تھی اور یہ انگریزی عبارت درج تھی کہ "مسجد بشارت سپین۔ سات سو سال کے بعد جس کی تعمیر عمل میں آئی۔ افتتاحی تقریب ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء"۔ بعض اور بیج بھی ان دکانوں پر فروخت ہو رہے تھے جن پر عربی کلمات لکھے ہوئے تھے۔ بعض اور بیج بھی

Un Nobel y un ex-presidente de la ONU, entre los asistentes

El jalifa supremo ahmadí inauguró la mezquita de Pedro Abad



De izquierda a derecha: Mohammad Zafrullah Khan, Hazrat Mirza, Tahir Ahmad y el Nobel Abdus Salam, durante un momento de la inauguración.—(Foto Ricardo)

"Al pueblo español no se le puede conquistar con otra arma que no sea el amor"

no a la mezquita edificada por la comunidad ahmadía a cuya solemne inauguración procedió el jefe de la misma Hazrat Mirza Tahir Ahmad sucesor del fallecido Hazdat Mirza Ahmad quien colocó la primera piedra del templo en octubre de 1980.



El vicario general de la Diócesis, Valeriano Orden saluda al jefe de la misión ahmadia en Córdoba, K. J. Zufar. (Foto Ricardo)

(De nuestra Redacción).

Tras cerca de siete siglos de ausencia los acentos de la oración musulmana del viernes volvieron ayer a desvanecerse en ecos sobre la campiña cordobesa. En dorado atardecer de Pedro Abad unas dos mil personas se dieron cita en torno a la una de la tarde la oración del viernes, día equivalente para los mahometanos al domingo entre los cristianos. A esta «sohar» u oración del mediodía seguiría, a las cinco de al tarde el «asar» u oración de media tarde que también fué seguida puntualmente por todos los musulmanes presentes algunos de los cuales reflejaban en sus rostros vivas muestras de emoción. Una y otra oración forman parte de las cinco del ritual mahometano junto con el «Fayer» u oración de antes de salir el sol, la «magrib» al ponerse y la «esha» antes de acostarse

En un ambiente abigarrado donde se entremezclaban vecinos de Pedro Abad con pakistaníes tocados con el clásico gorro de piel o rumi-topi invitados procedentes de diversas nacionalidades y una amplia representación de los medios informativos locales, nacionales y extranjeros se llevó a cabo a la una de la tarde la oración del viernes, día equivalente para los mahometanos al domingo entre los cristianos. A esta «sohar» u oración del mediodía seguiría, a las cinco de al tarde el «asar» u oración de media tarde que también fué seguida puntualmente por todos los musulmanes presentes algunos de los cuales reflejaban en sus rostros vivas muestras de emoción. Una y otra oración forman parte de las cinco del ritual mahometano junto con el «Fayer»

PEDRO ABAD FUE UNA FIESTA

Cientos de coches con matrícula extranieras ocupaban los alrededores donde también era posible ver algunas tiendas de campaña desplegadas por los visitantes musulmanes. A la puerta de la mezquita se podían adquirir, en pequeños puestos, chapas en las que, junto a la imagen de ésta, una leyenda en inglés testimoniaban el acto con la siguiente frase: Masjed Bashnarat Spain, built after 700 years, openig ceremony sept. 10.82». Otras chapas reproducían frases en caracteres cúficos no faltando tampoco pegatinas con el lema que campa en el pórtico de la mezquita: «Amor para todos, odio para nadie» (eso sí, en inglés o sea «Love for all, hatred for none») Tanto unos como otras fueron portadas indistintamente por el público cristiano y musulmán en un ambiente que en todo momento se caracterizó por la la convivencia y la participación festiva.

Ante la fachada principal de la mezquita cuyos dos minare

(Pasa a la Pág. siguiente)



La pequeña mezquita resultó insuficiente ante el elevado número de asistentes al acto que realizaron el «asar» en la parte exterior cubierta por un toldo. (Foto Ricardo)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Hazrat Mirza Tahir Ahmad:

"EL UNICO TRIUNFO QUE NOS INTERESA ES EL ESPIRITUAL DEL ISLAM"

«Elegimos esta fierra porque aquí las gentes son buenas y entienden el amor»



(De nuestra Redacción)

Con un gran ceremonial y rodeado de fervorosos fieles ataviados con túnicas y turbantes, hizo su entrada en la sala preparada para la rueda de prensa, el Jalifa Supremo de la Comunidad Ahmadía en el mundo Hazrat Mirza Nasir Ahmad, llegado a nuestro país con la importante misión de inaugurar la primera Mezquita construída en España después de siete siglos, en el pequeño pueblo de Pedro Abad.

Hombre de mediana edad, con suma amabilidad fue contestando a las preguntas que le formularon los numerosos informadores desplazados al acto.

—La inauguración de la Mezquita en España —comenzó diciendo— es una celebración muy esperada por todos los fieles de la misión Ahmadía mundial. Nuestro jefe supremo, fallecido recientemente, eligió ubicarla aquí por considerar que en esta tierra las gentes son buenas y entienden el amor.

BUSCANDO EL TRIUNFO ESPIRITUAL

A la pregunta, argumentada sobre antiguas profecías islámicas, acerca de si los musulmanes pretenden una nueva conquista de Andalucía, el califa supremo fue contundente en su respuesta: «La única profecía que a nosotros nos interesa, es la que se refiere al triunfo espiritual del Islam».

Las alusiones a la espiritualidad fueron una constante en las respuestas del jefe supremo. A este respecto manifestó su preocupación por la división actual del mundo árabe, aclarando que su concepto de unidad es bien distinto al que se tiene en Occidente. Pero más que por la división del Islam, puso de relieve su alarma por la división del mundo en general. **«Por eso, la comunidad lo tiene presente en sus plegarias y reza para que el mundo llegue a un mayor entendimiento».**

Al pedírsele su opinión sobre Jomeini, el jalifa Ahmadí sonrió socarronamente: **«sabía que este tema iba a salir. Pero de esta cuestión mejor no hablar».** También el problema palestino entra dentro de sus preocupaciones por el mundo. **«Es gente que está sufriendo mucho —dijo— pero nosotros los tenemos presentes en nuestras oraciones. Y además porque son musulmanes y un precepto dice que todo musulmán debe ayudar a otro, tanto si es el agresor como el agredido. ¿Que como se produce esta ayuda? «Deteniendo la mano del agresor», agregaría.**

SOLO CINCO MIEMBROS EN CORDOBA

Aunque los miembros de la comunidad en Córdoba son escasos, ya que solo suman cinco, al Jalifa no parece preocuparle. **«Cuando llegué de estudiante a España en 1957 no pasaban de los tres en total».** El ha pedido a sus seguidores que sean abiertos de corazón y reproduzcan los valores islámicos. Que la misión ya se irá extendiendo.

La financiación de la mezquita es clara. Los gastos de su construcción fueron sufragados por miembros de la misión, principalmente los ingleses. De momento no piensan levantar nuevos templos en España. En cuanto a que la comunidad cuente entre sus miembros con relevantes personalidades como un Premio Nobel de Física y un ex presidente de la ONU es motivo de satisfacción para todo ellos.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad no está de acuerdo en que Occidente se está alejando de las religiones. Cree que hay un sentimiento de acercamiento a los valores musulmanes que él compara con la época del Renacimiento. Sus últimas palabras aseguraron que el ser humano no estará satisfecho hasta que acepte al Islam, reiterando que los ahmadíes no pretenden una conquista cultural sino tan sólo espiritual. Que la gente comprenda lo que suponen los valores espirituales.

(Foto Ricardo)

«CORDOBA»

تھے۔ ان پر وہی عبارت درج تھی جو مسجد کے بیرونی گیٹ پر بھی کندہ ہے یعنی یہ کہ ــــ "نفرت کسی سے نہیں اور محبت سب کے لئے عام" ــــ یہ بیج بلا امتیاز سب ہی مسلمانوں اور عیسائیوں نے لگائے ہوئے تھے۔ یہ ماحول اس امر کا آئینہ دار تھا کہ عید کی اس خوشی میں سب برابر کے شریک ہیں

مسجد کی اصل عمارت کے عین سامنے اس کے منارۃ المسیح قادیان کی طرز پر بنائے گئے میناروں کے سایہ تلے پلاسٹک کے بڑے بڑے پارچات سے وسیع سائبان بنایا گیا تھا جس کے نیچے کرسیوں پر مدعوین بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے بیٹھے مسجد کے اندر اس جگہ کو دیکھ سکتے تھے جہاں قبل ازیں بعد دوپہر جمعہ کی نماز ادا کر کے اس کا افتتاح عمل میں آیا تھا اور ایک بہت بڑے بینر پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ مسجد کے احاطہ کے ایک علیحدہ حصہ میں (مراد مسجد کا عقبی لان۔ ناقل) میزیں لگی ہوئی تھیں۔ جو پھلوں، مٹھائیوں اور مشروبات سے لدی ہوئی تھیں۔ جن سے مدعوین خاص کی تقریب کے بعد تواضع کی گئی۔

نوبل انعام یافتہ سائنسدان اور جنرل اسمبلی کے سابق صدر کی شرکت

ان لوگوں میں جنہیں امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے قبل تقریر بھی کرنے کی دعوت دی گئی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے سابق صدر سر محمد ظفر اللہ خان بھی شامل تھے۔ سر محمد ظفر اللہ خان کو اپنی ذاتی نمایاں حیثیتوں کے علاوہ یہ خصوصی اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کے ان ساتھیوں میں سے ہیں جو ابھی حیات ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس زمانہ کی یاد تازہ کی جب گیارہ سال کی عمر میں انہیں بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ انہیں سامعین کو اس مقدس موقع پر حاصل ہونے والے تجربہ سے آگاہ کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مزید برآں طبیعیات کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے بھی اس موقع پر تقریر کی۔ انہوں نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ قرآن نے سائنسی تحقیق پر بہت زور دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو بطور خاص اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ نے اپنے خطاب میں قرطبہ کی سرزمین پر اپنے اور جماعت کے محبت بھرے استقبال پر بطور خاص شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بنی نوع انسان کے مابین امن اتحاد، عدل و مساوات اور اخوت کا پیغام دیا۔ اور اللہ سے اس کے قیام کے لئے اس کی نصرت طلب کرنے کی دعا کی۔ آپ نے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مسجد کو تیار کرنے اور اس کی تعمیر مکمل کرنے میں محنت سے کام کیا۔ نیز آپ نے ہسپانوی حکام کو بھی شکریہ کا مستحق گردانا۔ جنہوں نے مذہبی اختلافات کے باوجود زمین خرید نے اور اس پر مسجد تعمیر کرنے کی منظوری دی۔ آپ نے فرمایا۔

"انہوں نے ایسا کر کے مذاہب کے درمیان باہمی رواداری اور ایک دوسرے کے احترام کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اللہ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے"

اپنے پیشرو (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ۔ ناقل) کا بہت جذباتی انداز میں ذکر کرنے اور ان کی مساعی کی یاد تازہ کرنے کے بعد آپ نے آخر میں فرمایا۔

"دنیا میں بعض ایسی قومیں بھی ہیں جنہیں طاقت کے بل پر بھی مغلوب کیا جا سکے لیکن سپین کے باشندے ان قوموں میں سے نہیں ہیں۔ سپین کی تاریخ پر نظر ڈالکر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس قوم کو بجز محبت کے اور ذریعہ سے فتح کرنا ناممکن ہے۔"

کتھک رقص کی نمائندگی

افتتاحی تقریب میں قرطبہ کے کیتھولک حلقہ کے اعلیٰ پادری دیلاری آیو اور ڈین بھی موجود تھے۔ انہیں قرطبہ کے اسقف اعلیٰ (بشپ) نے اپنا نمائندہ مقرر کیا تھا۔ تقریب کے دوران سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ سول حکام بھی اس بارہ میں اپنا کردار ادا کرنے میں مصروف تھے۔ اور پورے علاقہ میں ٹریفک کنٹرول کرنے کی سرگرمیاں بھی جاری تھیں۔ ایک اور امر کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ وہ یہ کہ پیدرو آباد میں آنے والوں کے اژدحام کی وجہ سے کھانے پینے کی تمام اشیاء ختم ہوگئیں۔ اور مقامی بنکوں میں زرمبادلہ کا لین دین ان نوواردوں کی وجہ سے بہت بڑھ گیا۔ جو ان مقامی بنکوں کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔"

صـ۱۲ پر اسی اخبار نے مسجد بشارت سے متعلق دو اور رنگا رنگ فوٹو بھی شائع کئے۔ ان میں سے ایک فوٹو میں افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے والے مختلف ملکوں کے نمائندوں کو اپنے قومی لباس میں ملبوس دکھایا گیا تھا۔ اور دوسرے فوٹو میں مسجد بشارت کے برآمدہ میں پڑے ہوئے لاتعداد جوتے نظر آرہے تھے جو ان نمازیوں کے تھے جنہوں نے مسقف حصہ میں نماز جمعہ ادا کی۔ ان دونوں فوٹوز کے نیچے اخبار نے عنوان کے تحت درج ذیل عبارت درج کی۔

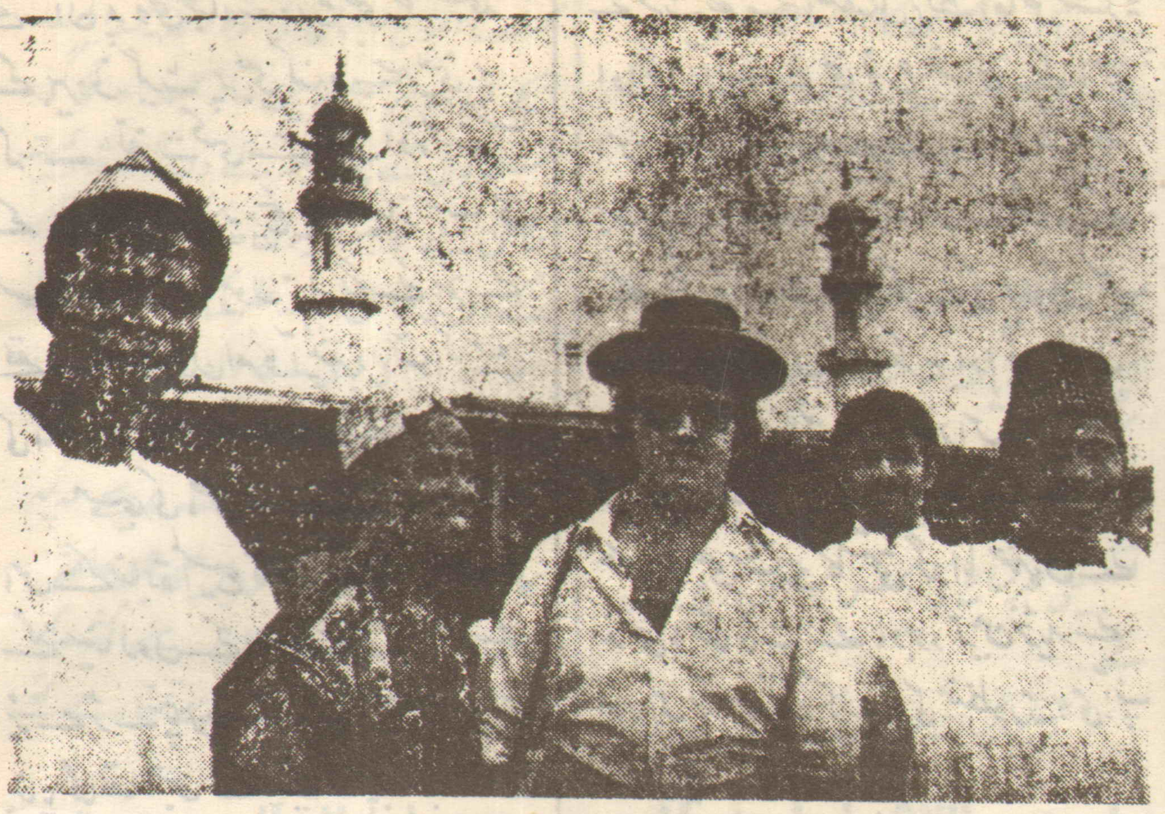
"اہم ترین خبر کا عنوان ــــ پیدرو آباد"

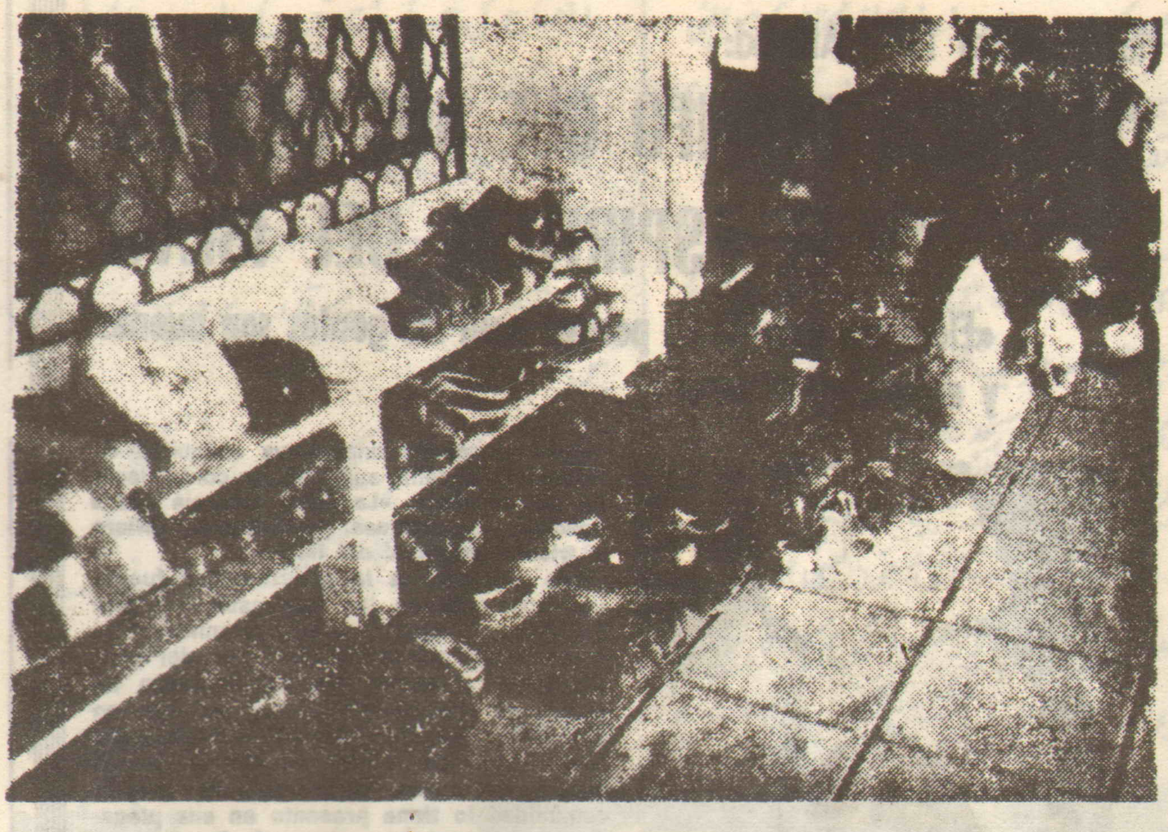
عبارت کا ترجمہ:۔ کل پیدرو آباد میں مسجد کا افتتاح مقامی علاقہ کی اہم ترین خبر کا درجہ رکھتا تھا وہاں قومی اور (دنیا کی آبادی کے اہم حصہ کی نمائندگی کے لحاظ سے) بین الاقوامی اجتماع دیکھنے میں آیا۔ ان متعدد فوٹوؤں کے علاوہ جو ہم نے اس شمارہ کے دوسرے صفحات پر درج کئے ہیں۔ ہم اس تعلق میں دو مزید منتخب فوٹو اس صفحہ پر شائع کر رہے ہیں۔ اس میں سے ایک فوٹو اس امر کو ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ میں کس قدر ہجوم تھا وہ اطراف وجوانب عالم سے آئے ہوئے ان تمام احمدیوں کے لئے ناکافی تھی جو کل افتتاحی نماز میں شریک ہونے کی غرض سے ہماری سرزمین میں کھنچے چلے آئے تھے اس کا اندازہ جوتوں کے ان لاتعداد جوڑوں سے ہوتا ہے۔ جو تصویر میں نظر آرہے ہیں۔ یہ نمازیوں کے جوتے ہیں جنہیں مسجد میں داخل ہونے سے قبل اتارنا اور باہر چھوڑنا ہر نمازی کے لئے لازمی ہے۔ دوسرا فوٹو اس خوشی اور عید کی عکاسی کر رہا ہے۔ جس کا سماں تمام دن وہاں چھایا رہا۔ پھر اس سے ان مختلف النوع لباسوں کی بھی عکاسی ہوتی ہے جو مسجد اور اس کے گردونواح تمام دن نظر آتے رہے۔ یہ سارا علاقہ مہمانوں اور موٹر کاروں سے پٹا پڑا تھا۔"

پریس کانفرنس کی خبر

اخبار "کور ڈوبا" نے ۱۱ ستمبر کی اشاعت میں صـ۳ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پریس کانفرنس کی نہایت نمایاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah





PEDRO ABAD FUE AYER NOTICIA

La inauguración de la mezquita ahmadía de Pedro Abad fue sin duda la noticia de ayer a nivel local con amplia resonancia nacional e incluso internacional, al menos para un importante área de la población mundial. Además de las fotos que ofrecemos junto a la información de páginas locales hemos seleccionado estas otras dos por lo que pudieran tener de pintoresco o anecdótico. Una de ellas da fe del lleno que registró el interior del templo musulmán (insuficiente para albergar a los ahmadies procedentes de todo el mundo que ayer se dieron cita en nuestra tierra) a traves de los zapatos que preceptivamente han de dejarse a la entrada del recinto sagrado. La otra testimonia la convivencia festiva puesta de manifiesto a todo lo largo de la jornada y los variopintos atuendos que pudieron verse en los alrededores de la mezquita repletos ayer de vehiculos y de visitantes. — (Fotos Ricardo).

la ventana

اور جس چوکھٹے میں جو خبر شائع کی اس پر اس نے حسب ذیل عنوانات لگائے

(۱) حضرت مرزا طاہر احمد (نے فرمایا)۔

(۲) "ہم جس فتح کے متمنی ہیں وہ صرف اسلام کی روحانی فتح ہے"۔

(۳) "ہم نے اس قطعہ زمین کا اس لئے انتخاب کیا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ بہت اچھے ہیں اور محبت کرنا جانتے ہیں اور اس کی قدر کو پہچاننے والے ہیں"۔

ان عنوانات کے تحت اس نے خبر کو ان الفاظ سے شروع کیا۔

"ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد بڑے رکھ رکھاؤ کے ساتھ اپنے بہت سے پیروکاروں کے ہمراہ (جنہوں نے سروں پر ٹوپیاں پہنی ہوئی اور پگڑیاں باندھی ہوئی تھیں) اس کمرہ میں تشریف لائے جو پریس کانفرنس کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ آپ ہمارے ملک میں ایک اہم مشن پر تشریف لائے ہیں۔ وہ مشن پیدرو آباد نامی چھوٹے سے قصبہ میں سات صدیوں کے بعد تعمیر کی گئی پہلی مسجد کا افتتاح کرنے سے عبارت ہے۔ ادھیڑ عمر کے حضرت مرزا طاہر احمد نے انتہائی تلطف اور کریمانہ انداز میں ان کثیر التعداد رپورٹروں کے سوالات کے جواب دینے شروع کئے جو اس پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے آغاز کار فرمایا اس مسجد کا افتتاح دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے بہت ہی یادگار دن ہے۔ میرے پیشرو سربراہ اعلیٰ نے جنہوں نے حال ہی میں وفات پائی ہے مسجد کے لئے اس قطعہ زمین کا اس لئے انتخاب کیا تھا۔ کیونکہ آپ نے محسوس کیا کہ اس علاقہ کے لوگ بہت اچھے خصائل کے مالک ہیں اور محبت کی قدر کرنا جانتے ہیں"۔

اسلامی پیشگوئیوں پر مبنی اس سوال کا کہ کیا مسلمان دوبارہ اندلس کو فتح کرنا چاہتے ہیں خلیفۃ المسیح نے بڑے اعتماد سے جواب دیا ہم جس فتح کی پیشگوئی پر ایمان رکھتے ہیں وہ صرف اسلام کی روحانی فتح کی پیشگوئی ہے۔ سربراہ اعلیٰ کے جوابات میں روحانیت کا بار بار اور بہ تکرار ذکر آتا رہا۔"

اس ضمن میں آپ نے عربوں کے باہمی مناقشات کے ضمن میں واضح فرمایا کہ وہ فتح جو اسلام کو اتحاد کے ذریعے حاصل ہوگی اس کا تصور اس سے مختلف ہے جو عموماً مغرب میں سمجھی جاتی ہے آپ نے فرمایا میرے لئے قابلِ فکر بات صرف اہلِ اسلام کے آپس کے تنازعات ہی نہیں ہیں بلکہ پریشانی کی بات یہ بھی ہے کہ ساری دنیا آپس میں بٹی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کی مخالف ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی جماعت احمدیہ اس مسئلے کو ذہن میں رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا میں امن اور ہم آہنگی پیدا ہونے کے لئے دعا کرتی رہتی ہے۔

جب خمینی کے بارے میں آپ کی رائے پوچھی گئی تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا "مجھے پتہ تھا کہ یہ سوال ضرور ہوگا لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سوال پر گفتگو نہ کی جائے"۔ اسی طرح فلسطین کا مسئلہ بھی آپ کی پریشانیوں کا ایک حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا "وہ لوگ بہت شدید مشکلات کا شکار ہیں اور ہم ان کے بارے میں دعائیں کرتے رہتے ہیں"۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہ وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور مسلمان کے بارے میں ہمارا ایک یہ بھی تصور ہے کہ ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کی مدد کرے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ جب پوچھا گیا ظالم کی مدد کس طرح کی جائے؟ تو آپ نے واضح فرمایا اس طرح سے کہ اس کا ہاتھ ظلم سے روک دیا جائے"۔

قرطبہ میں صرف پانچ احمدی

اگرچہ قرطبہ میں جماعت احمدیہ کے ارکین کی تعداد بہت کم ہے۔ کُل پانچ افراد ہیں۔ لیکن اس کی خلیفہ کو کوئی فکر نہیں۔ "جب میں ۱۹۵۷ء میں سپین میں آیا تھا اس وقت تعداد صرف تین تھی"۔ اپنے پیروکاروں کے لئے آپ کی تلقین یہ ہے کہ وہ کشادہ دلی کا مظاہرہ کریں اور اسلامی اقدار پر عمل پیرا رہیں اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے مشن کو وسعت حاصل ہوگی۔ اس مسجد کے مالی ذرائع واضح ہیں ان کو انگلینڈ کے مشن سے مالی امداد ملتی ہے سردست آپ سپین میں مزید مساجد تعمیر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ سپین میں اس جماعت میں بعض نمایاں لوگ بھی موجود ہیں۔

جن میں فزکس میں ایک نوبل یافتہ سائنسدان اور اقوام متحدہ کے ایک سابق صدر کی موجودگی ان سب کے لئے اطمینان بخش تھی۔ حضرت مرزا طاہر احمد اس نظریے سے اتفاق نہیں کرتے کہ مغرب مذہب دور تر ہوتا جا رہا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ مغرب میں اسلامی اقدار سے لگاؤ کا اظہار کیا جا رہا ہے آپ اس بات کو یورپ کے احیائے علوم کے دور سے تشبیہ دیتے ہیں (جس کے بعد یورپ نے علمی لحاظ سے تاریکی سے نکل کر دنیا کی قیادت کی۔ ناقل) آپ کے آخری الفاظ یہ تھے کہ عالم انسانیت اس وقت تک اطمینان حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اسلام قبول نہ کرے آپ نے اس بات پر اصرار کیا کہ جماعت احمدیہ کوئی علاقائی یا ثقافتی فتح نہیں چاہتی بلکہ صرف روحانی فتح کی متمنی ہے آپ نے مزید کہا کہ لوگوں کو روحانی اقدار کا مطلب سمجھنا چاہیئے۔

صـ۴:

نئی مسجد سے ہر کوئی خوش معلوم ہوتا ہے

پادری دلیریانو آردن: اس سے دو مذاہب کے درمیان بہتر قریب ہم آہنگی پیدا ہوگی

میئر آف پیدرو آباد: احمدیوں کا بہت اچھی طرح استقبال کیا گیا

مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہم نے مختلف مکاتب فکر کے تین افراد سے رابطہ کر کے ان کے تاثرات حاصل کئے ہیں۔ قرطبہ کے پادری آرکی ٹیکٹ (جس نے نقشہ بنایا) اور پیدرو آباد کے میئر سے تاثرات لئے گئے۔ یہ تمام لوگ تقریب افتتاح میں شرکت کرنے آئے تھے۔

پادری ولیریانو آردن

"مذاہب کے درمیان بہتر ہم آہنگی"

پادری ولیریانو آردن پالومینو کے خیال میں اس مسجد کی تعمیر کا مطلب دو مذاہب کے درمیان بہتر ہم آہنگی کا قیام ہے وہ کہتے ہیں

بقیہ: کار دوبا — ومزید تراشے بابت سپین صـ۴ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرطبہ سپین

لاووز دے قرطبہ (قرطبہ کی آواز) ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۲ء

احمدیوں نے اپنی مسجد کا افتتاح کر دیا

۱۰۰۰ سال بعد قرطبہ کے انچارج پادری اور مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کی اہم شخصیات کی موجودگی میں مسجد کا افتتاح

La Voz de Córdoba
DIARIO INDEPENDIENTE
EDITA: Informaciones Cordobesas, S.A.
DIRECTOR: Francisco Solano Márquez Cruz
Sábado, 11 de Septiembre de 1982
Año II - Número 454 - Precio con suplemento: 35 pts.

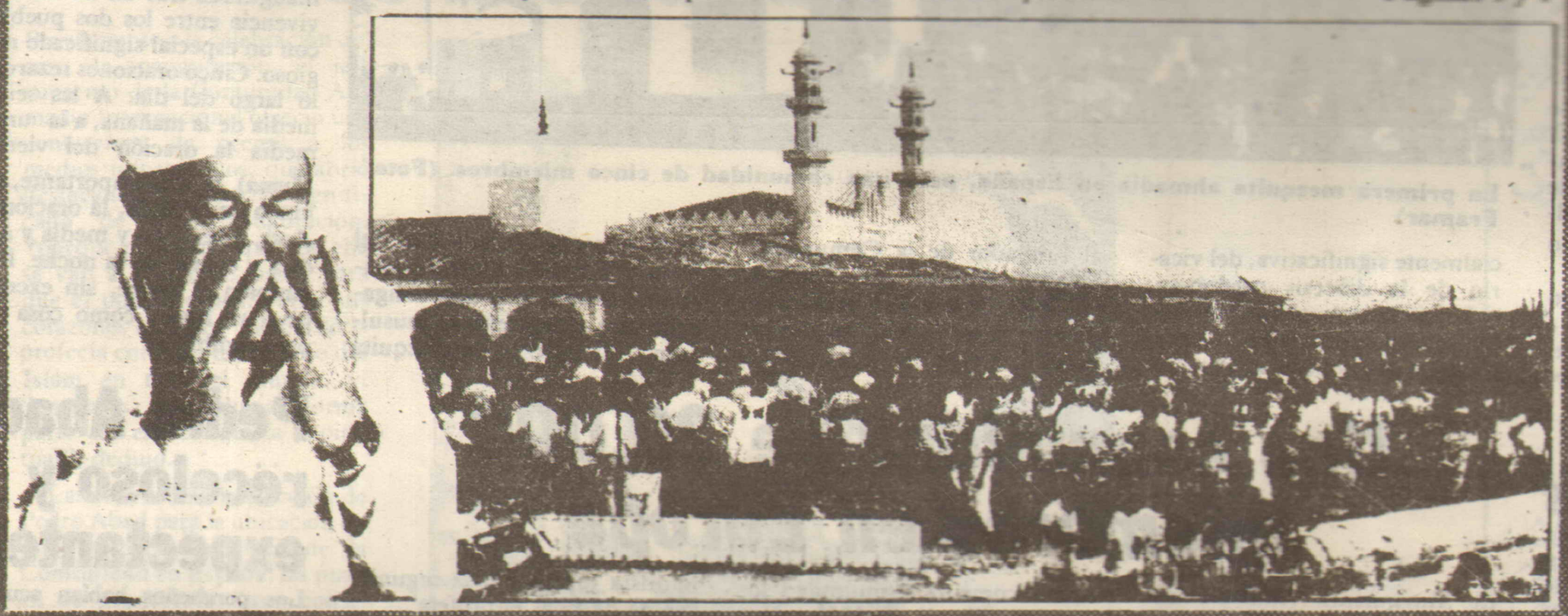
Ayer, en Pedro Abad, por su jefe supremo Hazrat Mirza Tahir

Los ahmadías inauguraron su mezquita

La Comunidad Ahmadía Internacional, en la persona de su jefe supremo, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, inauguró ayer en Pedro Abad la que sería la primera mezquita abierta —mezquita *Basharat*, que quiere decir mezquita de la buena nueva— en la provincia de Córdoba, después de setecientos años y, también, la primera de esta Comunidad en España.

En el acto solemne, al que acudieron cerca de tres mil personas, entre los miembros de la Comunidad venidos de diversas partes del mundo y los propios vecinos de Pedro Abad, estuvieron también presentes el vicario de la diócesis cordobesa, Valeriano Orden, el premio Nóbel de Física, Abdus Salam, y el expresidente de la Asamblea General de la ONU, Mohammad Zafrullah Kuan. (Foto Framar)

Páginas 3 y 4



Así lo afirma Vidal Pamos, ... CECO

"... sa... ... de colabo... ... SOE viene a h... ...ierno fuerte —si gana las elecciones— pues ¡bendito sea Dios!"

Página 5

سرورق کی خبر

"احمدیوں نے اپنی مسجد کا افتتاح کر دیا"

کل اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھوں سے

کل عالمگیر جماعت احمدیہ نے اپنے امام حضرت مرزا طاہر احمد کے ہاتھ سے پیدرو آباد میں اپنی مسجد بشارت کا افتتاح کر دیا ہے۔ بشارت کے معنی ایسی مسجد کے بیان کئے جاتے ہیں جو خوشکن خبریں دینے والی ہو۔ یہ مسجد قرطبہ میں ۷۰۰ سال کے بعد تعمیر ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے۔

اس تقریب میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ کے اراکین اور مقامی آبادی پیدرو آباد اور مضافات کے باشندوں..... نے شمولیت کی۔ قرطبہ کے انچارج پادری بالے ریانو اور دین فزکس کے نوبل انعام یافتہ عبدالسلام اور یو۔این۔او کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر جناب محمد ظفر اللہ خان نے بھی شرکت فرمائی۔

صفحہ ۳ ۔

۷۰۰ سال کے بعد قرطبہ کے انچارج پادری اور مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کی اہم شخصیات کی موجودگی میں جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد میں اپنی مسجد کا افتتاح کیا۔

.....

اس تقریب میں نصف کے قریب وہ لوگ شامل تھے جو جماعت احمدیہ کی تمام دنیا کی مختلف شاخوں سے تعلق رکھنے والے ہیں جن میں سے زیادہ تر برطانیہ کی جماعت احمدیہ کے ممبران تھے۔ باقی کے پیدرو آباد اور اس کے ہمسایہ میں بسنے والے لوگ تھے۔ شرکاء میں عالمی شہرت کی مالک اہم شخصیات بھی تھیں جو اندلس اور تمام دنیا کو روحانی طور پر فتح کرنے کا عزم رکھتی تھیں۔ ان میں مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان اور یو۔این۔او کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فزکس میں نوبل پرائز یافتہ، دو خاص قابل ذکر شخصیات تھیں۔ مسجد بشارت میں تمام دن آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ بیشتر اور دیگر زبانوں کی آوازیں کانوں میں پڑتی رہیں۔

اصل تقریب پر دو گھنٹے صرف ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو کھلی فضا میں منائی گئی۔ اس میں قرطبہ کے انچارج پادری صاحب بھی شریک ہوئے۔

سابق وزیر خارجہ اس مجلس میں ایسی واحد شخصیت تھے جنہوں نے بانی جماعت احمدیہ حضرت احمد آف قادیان کو ذاتی لحاظ سے پہچانا اور اسی نسبت سے انہوں نے شرکاء سے خطاب فرمایا۔

نوبل پرائز یافتہ صاحب نے بھی قرآن کریم اور اسلام کے عملی پہلو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ علم کا حصول اور اس کی جدوجہد ایک مومن مسلمان کا اہم فریضہ ہے۔ اسی طرح کرم الٰہی ظفر صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پھر جنوبی ایشیاء، مشرقی، مغربی اور وسطی افریقہ، یورپ اور امریکہ کے ممالک کے نمائندوں کے پیغامات اور مبارکباد اور سلام پہنچائے گئے۔ سب سے آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنا پیغام امن و محبت۔ اطمینان و انصاف اور مساوات پیش کیا۔ نیز آپ نے مقامی اور ملکی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں ایسی اقوام بھی ہیں۔ جنہیں قوت سے جیتا جا سکتا ہے مگر سپینش قوم ایسی قوموں میں سے نہیں ہے۔ آپ نے کہا آپ کا راستہ قرآن کا راستہ ہے۔ اس طرح یہ تقریب افتتاح اختتام پذیر ہوئی۔ یہ دو مختلف

Después de 700 años, con la presencia del vicario de la diócesis y de importantes personalidades de esta Comunidad islámica

Los ahmadías inauguraron su mezquita en Pedro Abad

Después de setecientos años, se inauguraba ayer en Córdoba una nueva mezquita en la localidad de Pedro Abad. El jefe supremo de la Comunidad Ahmadía en el mundo, Hazrat Mirza Tahir Amhad, abría oficialmente, en la hora del crepúsculo, las puertas de su primera mezquita en España, la mezquita *Basharat*.

F.L.C.

Al acto habían concurrido cerca de tres mil personas, de las que más de la mitad eran miembros de la Comunidad, procedentes de distintas partes del mundo —en especial de la comunidad inglesa— y, el resto, vecinos de Pedro Abad, el elemento heterogéneo y de expectación de toda la celebración. Entre los primeros, se encontraban personalidades de renombre internacional, que habían venido a subrayar el significado de este inicio de *la reconquista espiritual de Andalucía y el mundo entero.* Mohammad Zafrullah Kuan, exministro de Asuntos Exteriores de Paquistán y expresidente del Tribunal Supremo de Justicia Internacional y de la Asamblea General de la ONU, junto con el doctor Abdus Salam, premio Nobel de Física, fueron los dos personajes más significativos que se dirigieron a sus fieles en Alá y al gran número de peroabadenses presentes. La mezquita *Basharat* se vio durante casi toda la tarde agobiada de concurrencia, entre una amalgama de lenguas con escaso sonido español.

El acto, que se prolongó durante dos horas, comenzaba a las siete de la tarde al aire libre, con la presencia, también especialmente significativa, del vicario de la diócesis cordobesa.



La primera mezquita ahmadía en España, para una comunidad de cinco miembros. (Foto Framar)

El exministro paquistaní habló, como único superviviente presente que conoció en persona al fundador de la Comunidad Hazrat Ahmad de Qadian (Indida), de la vida y personalidad del mismo, mientras que el premio Nobel de Física presentó el aspecto intelectual del Islam. "La busca del conocimiento científico es una obligación para todo creyente musulmán". El imán de la mezquita Karam Ilahi Zafar, también se dirigió a los presentes al igual que los representantes de la Comunidad en el Sudeste Asiático, Oriente Medio, Africa, Europa y Norteamérica, que expresaron su mensaje de salutación, Por último, el jefe supremo y *Kalifa Tulnasih IV* pronunció su mensaje de "amor, paz, armonía, justicia e igualdad", agradeciendo públicamente a la Administración Local, Central y al Gobienro español las facilidades concedidas para la construcción de la mezquita. "Hay pueblos en el mundo —dijo— que pueden conquistarse por la fuerza, pero el pueblo de España no es uno de ellos". El corazón es su camino.

La mezquita quedaba así inaugurada tras un día de convivencia entre los dos pueblos, con un especial significado religioso. Cinco oraciones rezaron a lo largo del día. A las seis y media de la mañana, a la una y media la oración del viernes (*Juma*), la más importante, a la cinco de la tarde, la oración de *Asar*, a las ocho y media y a las diez y cuarto de la noche. Pero también el ágape, sin excesos, tuvo su lugar, como cosa imprescindible.

Una mezquita de 30 millones

Tras las obligadas solicitudes de los permisos oficiales para su construcción, en octubre de 1980 se colocaba la primera piedra de la mezquita Basharat, que últimaba su construcción en febrero del presente año.

Esta obra de la Comunidad Ahmadía en España, realizada por el arquitecto cordobés López y Lope de Rego y una empresa de Pedro Abad, ocupa 623 metros cuadrados, en una parcela de 6.333.

La obra, que no rompe el paisaje, "se puede considerar integrada —según el arquitecto hacedor— en la arquitectura popular cordobesa, a las que añade ciertas connotaciones propias de su origen, como el arco aquillado". Y como —también los dos minaretes, que pinchan el cielo y que le fueron impuestos al arquitecto, por ser iguales a los de la mezquita de la ciudad paquistaní del fundador de la Comunidad.

El edificio tiene forma de ele, orientado uno de sus ejes y, lógicamente, el mirhab hacia La Meca.

Una comunidad de 20.000 miembros en Europa

El Movimiento Ahmadía del Islam fue fundado por Hazrat Ahmad de Qadian el 23 de marzo de 1889, en la ciudad de Luddehana La India.

Este *Mesías Prometido del Islam*, como la Comunidad lo considera, nació en 1835 entre una familia noble mongola y viene a representar, en sus concepciones, la segunda venida de Jesucristo, "tal como San Juan Bautista representó la segunda venida de Elías el profeta".



El jefe supremo de la comunidad y el premio Nobel, Abdus Salam, durante el acto inaugural. (Foto Framar)

En 1947, cuando se dividieron la India y Paquistán, la Comunidad tuvo que emigrar a este último país, donde se fundó la ciudad de Rabwah, actual sede central de la misma. Hoy puede decirse que se encuentra extendida, aunque no con mucha intensidad por casi todas partes del mundo. En Europa, según su jefe supremo, la Comunidad alcanza los 20.000 miembros, la mayoría de los cuales se encuentran en Inglaterra. Desde que muriera el fundador en 1908, el actual jefe supremo, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, es su cuarto sucesor. La mezquita que acaban de inaugurar en Pedro Abad es la primera de España y la comunidad cordobesa, dirigida por el imán Karam Ilahi Zafar, cuenta tan sólo con cinco miembros.

Su mensaje religioso, según pregonan, es unionista —de todas las religiones— y de amor.

Pedro Abad, receloso y expectante

Los perabeños habían acudido por la curiosidad de lo nuevo a conocer las formas y los fondos de ese elemento que se ha introducido en su vida cotidiana.

El alcalde de la localidad, Miguel García, nos resumía la opinión del pueblo. "En principio, el recelo ha sido y es general en el pueblo hacía esta inserción de quienes ellos llaman *los moros*. Por otra parte, el otro sentimiento que se da es el de expectación. *¿Vendrán a conquistarnos otra vez?*, se ha llegado a comentar".

"Yo considero la construcción de esta mezquita como claramente positiva, añade el alcalde. Desde el punto de vista político, se viene a cumplir el precepto constitucional de la libertad religiosa. Desde el punto de vista económico, también ha sido positivo el trabajo que ha supuesto para las familias durante la construcción y las propias tasas para el Ayuntamiento"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوام کا ملاپ تھا۔ مذہبی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لوگ مسجد میں تمام دن میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ پہلی صبح چھ ساڑھے چھ بجے۔ دوسری ۱½ بجے دن کے وقت یا جمعہ کے دن جمعہ کی نماز جو بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ پھر پانچ بجے، پھر ۸½ بجے شام اور پھر رات کے ۱۰¼ بجے پڑھتے ہیں۔

۳ کروڑ افراد کی ایک مسجد

سرکاری طور پر اجازت ملنے کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا آغاز سنگ بنیاد سے ۱۹۸۰ء کے اکتوبر میں ہوا اور اس کی تعمیر اس سال فروری میں مکمل ہوئی۔

اس مسجد احمدیہ سپین کے آرکیٹکٹ قرطبہ کے لوپیز ای لوپے دے ریلو ہیں اور پیدرو آباد کے ایک تعمیراتی ادارے نے اسے تعمیر کیا ہے۔ ۶۳۳۳ مربع میٹر کی زمین میں ۶۲۳ مربع میٹر تعمیر شدہ عمارت ہے۔

طرز تعمیر جاذب ہے جو ماحول کے قدرتی مناظر کو بگاڑتا نہیں ہے بلکہ جو مناظر قدرت میں جچتا ہے۔ اس کے آرکیٹکٹ اور معمار کے مطابق اس کی طرز تعمیر قرطبہ کی پسندیدہ طرز میں ہے۔ مثلاً محراب اور صدر دروازے۔ البتہ مینارے جو آسمان کی بلندی کو چھوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں بانی جماعت احمدیہ کے شہر کی مسجد کے مینارے کی نقل ہیں۔ عمارت کی شکل (انگریزی حرف) L کی طرح ہے جس کا ایک مسجد والا حصہ جس میں محراب ہے مکہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہے۔

یورپ میں ۲۰ ہزار ممبروں پر مشتمل ایک جماعت

اسلام میں احمدیہ جماعت قادیان کے حضرت احمد کے ذریعہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے شہر (ہندوستان) میں قائم کی گئی۔ یہ اسلام کے عقیدے کی رو سے مسیح موعود ہیں اور جماعت احمدیہ ان کے متعلق یہی خیال کرتی ہے۔ آپ ۱۸۳۵ء میں ایک مغل خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی آمد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شکل میں حضرت الیاس علیہ السلام کی آمد ہوئی تھی۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو یہ لوگ پاکستان میں ہجرت کر کے آ گئے اور ربوہ کا شہر بسایا جو ان کا مرکز ہے۔

آج یہ جماعت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ان کے امام کے کہنے کے مطابق یورپ میں ان کے ۲۰ ہزار کے قریب ممبر پائے جاتے ہیں جن میں سے زیادہ برطانیہ میں رہتے ہیں۔

۱۹۰۸ء میں بانی جماعت احمدیہ نے وفات پائی۔ موجودہ امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس جماعت کے چوتھے جانشین ہیں اور مسجد جس کا افتتاح پیدرو آباد میں ہوا ہے یہ سپین میں ان کی پہلی مسجد ہے جو قرطبہ کی جماعت کے امام کرم الٰہی ظفر صاحب اور ان کے پانچ ہمراہی اراکین کے لئے ہے۔

ان کا پیغام باہمی اتحاد کا پیغام ہے جو کہ تمام مذاہب کے درمیان ہونا چاہئیے عام لوگوں میں ان لوگوں کے طور طریق اور طرز زندگی کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے تجسس پایا جاتا ہے۔

میغل گارسیا صاحب جو اس قصبہ کے میئر ہیں انہوں نے عام لوگوں کے خیالات ہمیں یہ بتائے کہ ان میں حاسدانہ جذبات بیدار ہو رہے ہیں۔ ان کو یہ "مور" کہتے ہیں اور پھر کچھ توقعات بھی وابستہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بار پھر ہمیں جیتنے کے لئے آئے ہیں۔

میئر صاحب نے بتایا کہ میں ذاتی طور پر اس مسجد کی تعمیر کو مثبت انداز میں دیکھتا ہوں۔ جہاں تک سیاست کا تعلق ہے یہ آئین کے تحت مذہبی آزادی کے حق کی تکمیل ہے اور معاشی نقطہ نظر سے اس کی تعمیر سے بہت سے خاندانوں کا بھلا ہوا ہے اور قصبہ کی بلدیہ کو فائدہ ہوا ہے۔

صفحہ ۴

اس افتتاح کا مطلب امام جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ ہے کہ تا اس سے اندلس کو روحانی طور پر جیتا جا سکے۔

مسجد کی افتتاح کی تقریب کے بعد اس عالمگیر جماعت کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اس میں افتتاح کی تقریب کے ایک خاص معانی بیان کئے۔

آپ نے فرمایا یہ مسجد اس لئے بنائی گئی ہے تاکہ سپینش قوم اپنے دل اسلام کے لئے وا کرے۔ آپ نے قرآنی پیشگوئی بیان فرمائی کہ جس میں تمام دنیا کے اسلام کو قبول کرنے کا ذکر ہے اور اس لحاظ سے آپ نے فرمایا کہ سپینش قوم بھی اس روحانی فتح میں شامل ہے۔ سپین میں پیدرو آباد کو مسجد کے چناؤ کے لئے منتخب کرنے کی وجہ ان سے پہلے خلیفہ بیان کر چکے ہیں اور وہ وجہ یہ تھی کہ اس علاقہ کے لوگ بہت محبت کرنے والے اور مہمان نواز ہیں اور محبت کو سمجھنے کی اہلیت دوسروں سے زیادہ رکھتے ہیں۔ اور یہی ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے تمام اخراجات برطانیہ کی جماعت احمدیہ کے افراد نے ادا کئے ہیں۔ اور فی الحال فوری طور پر مزید مساجد بنانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس عمارت کی تاریخی اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ مومن دلوں کی پناہ گاہ ہے اور پانچ قرطبی احمدیوں کے لئے اب مزید مسجد کی فی الحال

4 CORDOBA LA VOZ DE CORDOBA. 11 de Septiembre de 1982

Ese era el significado de la inauguración para el jefe supremo de la Comunidad

"Por la conquista espiritual de Andalucía"

Previamente a la celebración del acto de inauguración, el jefe supremo de la Comunidad Ahmadia Internacional ofreció una conferencia de prensa a los medios informativos, que abrió destacando el especial significado de esta inauguración, "porque pensamos que con ella se van a sentar las bases para que el pueblo español abra sus corazones al Islam". Recordó la profecía coránica del triunfo del Islam en todo el mundo, y, "entonces, Andalucía forma parte de esa conquista espiritual", dedujo.

Las razones de la elección de Pedro Abad para la ubicación de esta primera mezquita de la Comunidad en España, las puso en su predecesor "que consideró —recordaba— que las gentes de este lugar eran amables y hospitalarias, capaces de entender el amor, la base de nuestra religión y algo más importante que las propias tradiciones religiosas de otros lugares".

La comunidad inglesa ha sufragado —según afirmó— la totalidad de la construcción de esta mezquita, y por ahora, en sus proyectos, no están las construcciones de otras nuevas. "Porque no construimos mezquistas —justificó— por su valor monumental, sino para albergar a corazones creyentes". Lógicamente, la realidad de la pequeñez de la comunidad cordobesa —sólo cinco miembros— no da razones para ello. "Pero los miembros de la Comunidad cordobesa —añadió— no deben preocuparse, porque si sus corazones son fieles serán capaces de conquistar a todos los españoles.



El jefe supremo de la comunidad ahmadia destacó el especial significado de la inauguración de la mezquita. (Foto Framar)

Relaciones con la Iglesia Católica

Las relaciones con la Iglesia Católica no las quiso concretar, aunque si dejó constancia de que en principio "no puede haber enemistad entre dos religiones que creen en su mismo Dios, porque, entonces, ese Dios no existiría o una de ellas sería falsa. En nosotros sólo puede haber una actitud de amor.

La presencia de la Comunidad o de la secta se encuentra más —afirmó— entre el mundo musulmán, que entre el árabe, pero no llegó a concretar tampoco la importancia de esa presencia. Se negó a pronunciar cualquier opinión sobre Jomeini y aseguró, previamente, que sus preocupaciones no sólo pasan por la situación de Palestina o la unidad del mundo árabe, sino por la situación general de todo el mundo. Volvieron entonces, las profecías del Corán. "La catástrofe para este milenio que el Corán anuncia, si el hombre no vuelve su vista a Dios, va unida al renacimiento del Islam".

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے قرطبہ کے احمدیوں کو کہا کہ چونکہ آپ کے دل حقیقی مسلمان ہیں اس لئے آپ تمام سپینش لوگوں کو فتح کرنے کے قابل ہیں۔

کیتھولک چرچ کے ساتھ تعلقات

کیتھولک چرچ کے متعلق آپ نے کوئی بات نہیں کی البتہ یہ کہا کہ اصولی طور پر دو مذاہب کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ دونوں اسی ایک خدا کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں اگر آپس میں دشمنی ہو تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دونوں میں سے ایک مذہب جھوٹا مذہب ہے آپ نے فرمایا کہ ہم تو صرف محبت ہی سب کو دے سکتے ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ یہ جماعت عربوں سے باہر دیگر مسلمانوں میں زیادہ پھیلی۔......

......۔ آپ نے عالم عرب اور عالم اسلام کے اتحاد پر زور دیا اور فلسطینی مہاجرین کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے تمام دنیا کے مستقبل کے بارے میں فکر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے اس ہزار سال سے متعلق قرآنی پیشگوئیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اگر انسان نے توبہ نہ کی اور رُو بہ خدا نہ ہوا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ اپنا تعلق نہ جوڑا تو قرآن کریم کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔

میڈرڈ ۔ سپین

EL PAIS روزنامہ ایل پائس

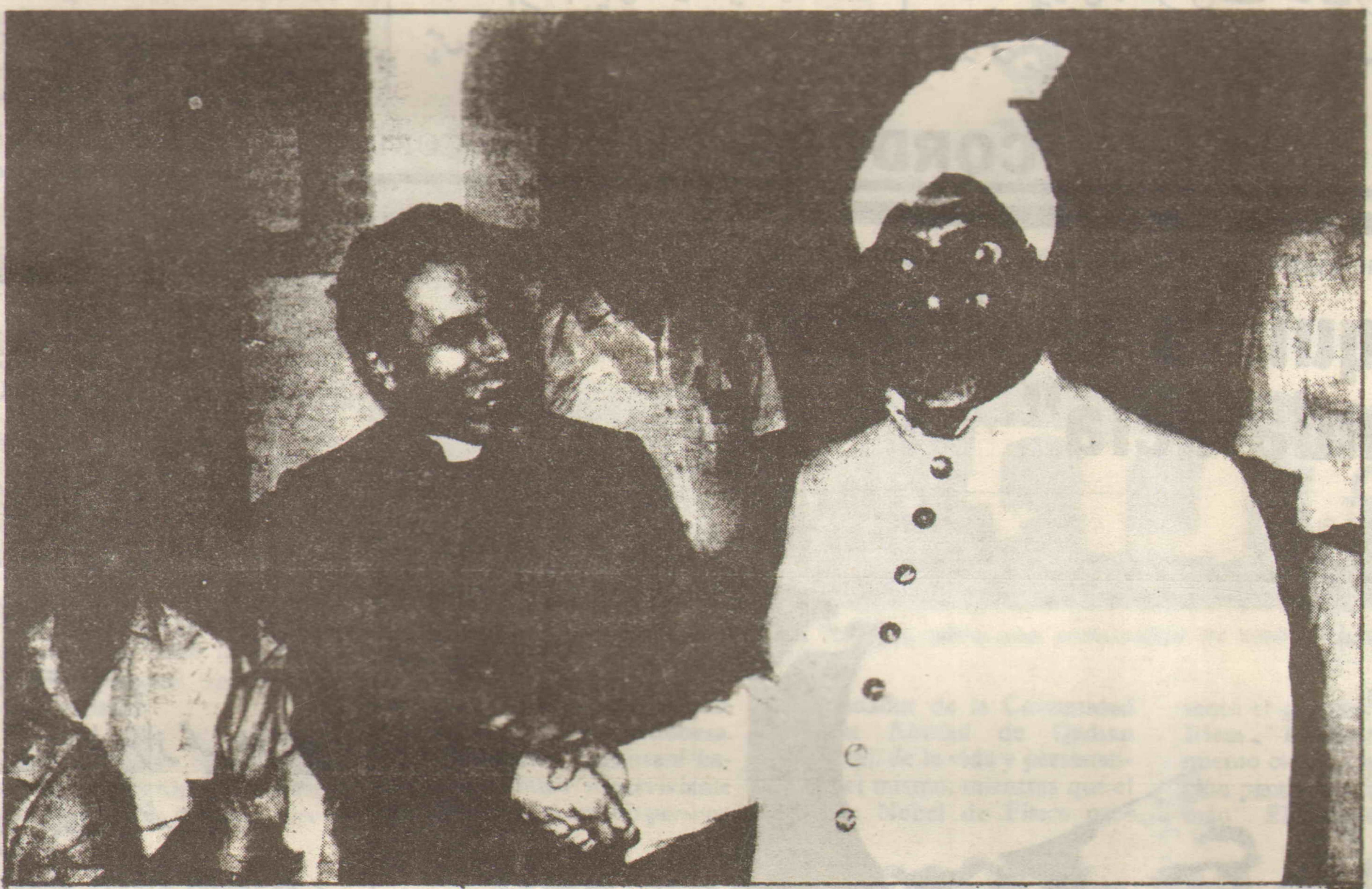
۱۲؍ستمبر ۱۹۸۲ء

سپین میں پہلی مسجد احمدیہ کا افتتاح ہو گیا

کیتھولک چرچ کے نمائندہ بھی موجود تھے۔

EL PAIS, domingo 12 de septiembre de 1982

RELIGION



El vicario de la diócesis de Córdoba, Valeriano de la Orden, y el jefe de la misión ahmadia del Islam en esta ciudad, Karam Zafar, se dan la mano durante el acto de inauguración de la mezquita *Basharat*. EFE

Inaugurada la primera mezquita ahmadia en España con presencia de la jerarquía católica

SEBASTIAN CUEVAS, **Córdoba**

Con la asistencia del jefe supremo de la comunidad ahmadia del Islam, Hazra Mirza Tahir Ahmad, se inauguró, "al caer el sol del viernes", la mezquita *Basharat* en el pueblo cordobés de Pedro Abad, primer templo que inaugura en el continente europeo esta comunidad de fieles de Alá. Invitado a la ceremonia asistió el vicario de la diócesis de Cordoba, en representación del obispo.

La mayoría de los 3.000 fieles asistentes se desplazó desde Inglaterra, aunque estuvieron presentes fieles de los cinco continentes. Entre ellos, Mohammad Zafrullah Khan, ex presidente de la Asamblea General de la ONU y en tiempos ministro de Asuntos Exteriores de Pakistán y del tribunal Supremo de Justicia Internacional, así como Abdus Salam, premio Nobel de Física..

La mezquita, que ha costado treinta millones de pesetas, ha sido levantada según planos del arquitecto cordobés, habitual restaurador de templos cristianos, López de Rego, "con la imposición de dos minaretes estilo islamo-indú".

Los vecinos del pueblo ribereño de Guadalquivir, a cuarenta kilómetros de la capital, labradores en un 95%, asistieron curiosos a la llegada de los piadosos peregrinos a los, para ellos, pintorescos rituales, "como si fuera una película de la India", según expresión gráfica de un peroabadeño. Invitado a la ceremonia asistió el vicario de la diócesis de Córdoba, en representación del obispo.

Con motivo de su inauguración, el viernes, se hizo un regalo consistente en una ofrenda de cordero "sacrificado por manos fieles" del que pudieron participar cuantos invitados y curiosos quisieron.

میڈرڈ سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت ضخیم قومی اخبار (THE COUNTRY) EL PAIS نے اپنی ۱۲؍ستمبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں صفحہ ۳۰ پر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور کیتھولک بشپ کے نمائندے VALERIANO DELA ORDEN کے باہمی مصافحہ کی تصویر کے نیچے یہ خبر شائع کی۔

"مسلم جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد نے جمعہ کے دن غروب آفتاب سے قبل قرطبہ کے مضافات میں پیدرو آباد میں مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر بشپ کے نمائندے کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ تین ہزار سے زائد احمدی اس تقریب میں شامل ہوئے جن میں سے اکثریت انگلستان سے آئی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں پانچوں براعظموں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ان میں محمد ظفراللہ خان (سابق صدر جنرل اسمبلی یو این او، سابق وزیر خارجہ پاکستان اور سابق صدر عالمی عدالت انصاف) اور عبدالسلام صاحب (فزکس کے نوبل انعام یافتہ) بھی شامل تھے۔ اس مسجد پر ۳۰ ملین پسیتہ خرچ آیا ہے جو قرطبہ کے ایک آرکیٹکٹ LOPEZ DEREGO جو کہ عیسائی گرجوں کی تعمیر کے ماہر ہیں کے بنائے ہوئے نقشہ کے مطابق انہی کی نگرانی میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس میں دو مینارے ہیں جو اسلامک انڈین سٹائل کے ہیں۔

دریائے وادی الکبیر کے کنارے پر دارالخلافہ سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر منعقد ہونے والی اس تقریب کے ۹۵ فیصد شرکاء ہندوستانی تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی ہندوستانی فلم چل رہی ہے۔ اس تقریب میں قرطبہ کے بشپ کے نمائندے بھی موجود تھے۔ جمعہ کے دن ایک مینڈھے کی قربانی بھی پیش کی گئی۔"

(روزنامہ ایل پائس میڈرڈ ۱۲؍ستمبر ۱۹۸۲ء)

گوٹن برگ ۔ سویڈن

روزنامہ آربیتیت ۱۱ر اگست ۱۹۸۲ء

گوٹن برگ کو خلیفۃ المسیح کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا

سویڈن کی واحد مسجد میں خلیفہ کی تشریف آوری

گوتھن برگ میں خلیفہ کا ورود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Arbetet VÄST

Vardag 2:75 Söndag 2:75 TISDAG 10 AUGUSTI 1982 (vecka 32) 96:e årg Uppl A 214 B 182 D 182★★★★★

Kalif besöker moskén i Göteborg



● *— Det är viktigt att sprida vår heliga skrifts, Koranen, budskap, säger kalif Hazrat Mirza Tahir under sitt besök i Nasirmoskén i Göteborg.*

GÖTEBORG: Direkt från Pakistan till moskén i Göteborg kom i förrgår kalif Hazrat Mirza Tahid Amar.

Som kalif är han ahmadi-muslimernas högste man, och nu ska han resa genom Europa för att träffa sina anhängare.

— Jag blev vald till kalif i juni i år, och det här är första gången som jag gör en sådan här utlandsresa i mitt ämbete, berättade han då han tog emot pressen i Imam Nasir-moskén i går.

— Sedan ska jag vidare till Spanien, där vår församling har byggt en ny moské, som ska invigas i september. Men innan jag lämnar Sverige ska jag besöka Malmö, där vi har en liten församling på 25 personer.

Ahmadi-muslimerna är en gren av islam, och i Göteborg har man omkring 150 anhängare. De flesta kommer från Pakistan och Jugoslavien.

ENDA MOSKÈN

Imam Nasir-moskén är landets enda moské och den invigdes 1976.

Kalif Hazrat Mirza Tahid Amar berättar om ahmadi-muslimernas inriktning:

— Mycket av vårt arbete grundar sig på missionsarbete, men vi bygger också sjukhus och skolor runt om i världen. Vår första församling grundades i en liten by i Indien vid sekelskiftet. Runt om i världen har vi nu ungefär 10 miljoner medlemmar och i Pakistan ungefär 3,5.

MISSFÖRSTÅND

— Som alla andra muslimer tror vi på profeten Mohammed men det finns en grundläggande skillnad. Skillnaden är att vi inte tror att han ska komma tillbaka igen. Det är ett religiöst missförstånd.

Imam Nasir var den förste kalifen och grundaren till rörelsen. Hazrat Mirza är den fjärde kalifen i ordningen.

På måndagskvällen fortsatte kalifens göteborgsbesök med en träff för församlingens medlemmar.

Kalif besökte enda moskéen

Göteborg fick exotiskt besök i går. Det var kalifen Hazrat Mirza Tehid Amar som gästade Göteborgs — och Sveriges — enda moské. Iklädd fotsid klädnad och turban höll han presskonferens och berättade om sin religion, som är en gren av islam.

● SIDAN 16

روزنامہ "آربیتیت" (ARBETET) نے ۱۱ر اگست ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں اگرچہ حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی خبر نہایت نمایاں طور پر اخبار کے صـ۱۶ پر شائع کی لیکن اسے اور زیادہ نمایاں کرنے اور اہمیت دینے کی غرض سے اس کا خلاصہ صفحہ اوّل پر چوکھٹے میں درج کیا۔ اور اس کے آخر میں لکھا کہ تفصیلی خبر صـ۱۶ پر ملاحظہ کریں۔

صفحہ اوّل کی مختصر خبر :-

گوتھن برگ میں ایک غیر ملکی شخصیت کی تشریف آوری — یہ ہیں خلیفۃ المسیح مرزا طاہر احمد۔ آپ کی میزبانی کا شرف گوتھن برگ اور سویڈن کی واحد مسجد کو حاصل ہوا۔ پگڑی اور شیروانی میں ملبوس آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اپنی جماعت کے متعلق جو کہ اسلام کا ایک فرقہ ہے بعض باتیں وضاحت سے بیان فرمائیں۔ (تفصیل صـ۱۶ پر)

صفحہ ۱۶ کی تفصیلی خبر :-

پرسوں گوتھن برگ میں پاکستان سے خلیفۃ



● *Göteborg fick på måndagen besök av kalifen Hazrat Mirza Tahir, överhuvud för Ahmadimuslimerna. Här utanför moskén tillsammans med Hamid Karim.*

"یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی مقدّس مذہبی کتاب قرآن مجید کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔ یہ بات خلیفۃ المسیح مرزا طاہر احمد نے اپنے دورۂ گوتھن برگ کے دوران مسجد ناصر میں بیان فرمائی۔

"سوموار کو گوتھن برگ نے احمدی مسلمانوں کے مذہبی راہنما حضرت مرزا طاہر احمد کی میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ آپ فوٹو میں مسجد ناصر کے سامنے حامد کریم کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

المسیح (حضرت) مرزا طاہر احمد تشریف لائے۔ خلیفۃ المسیح ہونیکی حیثیت میں آپ احمدی مسلمانوں کے مذہبی راہنما ہیں۔ آجکل آپ سارے یورپ کا دورہ کر رہے ہیں تاکہ اپنی جماعت کے افراد سے مل سکیں۔ آپ نے مسجد ناصر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا میں اس سال جون کے مہینہ میں خلیفہ منتخب ہوا ہوں اور اس حیثیت میں میرا یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ بعد ازاں میں سپین جاؤں گا جہاں ہماری جماعت مسجد تعمیر کی ہے جس کا افتتاح قبل اس کے کہ میں سوئٹ

وہاں جماعت کے پچیس افراد رہتے ہیں۔
احمدی مسلمان اسلام کا ایک فرقہ ہیں۔ اور گوتھن برگ میں ان کی تعداد ۱۵۰ کس ہے ان میں اکثریت پاکستانی اور یوگوسلاوین باشندوں کی ہے۔

منفرد مسجد

مسجد نامر سویڈن کی واحد مسجد ہے اس کا افتتاح ۱۹۷۶ء میں ہوا تھا۔ خلیفۃ المسیح مرزا طاہر احمد نے احمدی مسلمانوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمارے اکثر کام تبلیغی نوعیت کے ہیں تاہم ان کے علاوہ ہم ہسپتال اور سکول بھی قائم کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کا آغاز ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھارویں صدی (انیسویں صدی ہونا چاہیئے۔ ناقل) کے اواخر میں ہوا۔ تمام دنیا میں ہمارے ممبران کی تعداد دس ملین (ایک کروڑ) سے زائد ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کی تعداد ۳۶۵ ملین (۳۵ لاکھ) کے لگ بھگ ہوگی۔

ایک غلط فہمی

آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ تمام دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں آپ نے واضح فرمایا ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔

چوتھے خلیفہ

حضرت مرزا طاہر احمد ترتیب کے لحاظ سے چوتھے خلیفہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا گوتھن برگ کا دورہ اپنے ممبران کے ساتھ ملاقات کی شکل میں سوموار کی رات کو دیر تک جاری رہا۔

(آربیتت ۱۱ر اگست ۱۹۸۲ء)

گوٹن برگ سویڈن

روزنامہ گوتھن برگ پوسٹن ۱۰ر اگست ۱۹۸۲ء

خلیفہ نے اپنے پیروؤں سے ملاقات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

GÖTEBORGS-POSTEN Tisdagen den 10 augusti 1982



Ahmadi-muslimernas andlige ledare Hazrat Mirza Tahir Ahmad utanför moskén i Göteborg där många anhängare hade samlats på måndagen för att träffa honom. Foto: Leif Åkerström.

"احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب گوتھن برگ میں مسجد نامر کے سامنے کھڑے ہیں۔ جہاں سوموار کے روز آپ کے پیروؤں نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ سے ملاقات کی۔ (فوٹو:۔ لئیف اوکے مسترومؔ)

سوموار کا دن گوتھن برگ میں احمدی مسلمانوں کے لئے ایک بہت اہم دن تھا کیونکہ اُس روز ان کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد نے احبابِ جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ آپ سفید پگڑی اور شیروانی میں ملبوس تھے۔ آپ نے اپنے پیروؤں سے گلابی رنگ کی خوبصورت مسجد میں جو HÖGSBOHJD کے علاقہ میں واقع ہے ملاقات فرمائی۔

خلیفہ بننے کے بعد یہ آپ کا پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ "خلیفہ" کا مطلب ہے بانی جماعت احمدیہ کے جانشین۔ بانی سلسلہ احمدیہ اٹھارہویں (انیسویں ہونا چاہیئے۔ ناقل) صدی کے اواخر میں ہندوستان میں مبعوث ہوئے۔

خلیفۃ المسیح پاکستان سے تشریف لائے ہیں آپ آجکل پورے یورپ کا دورہ فرما رہے ہیں تا کہ قرآن کریم کی مقدس تعلیم کو دنیا بھر میں پھیلانے کی مہم کو تیز کر سکیں۔ پروگرام کے آخری مرحلہ میں آپ نے سپین میں ایک نو تعمیر شدہ مسجد کا بھی افتتاح فرمانا ہے۔ یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو سپین میں (قرطبہ شہر کے قریب) سات سو سال سے زائد عرصہ کے بعد تعمیر کی گئی ہے۔

احمدی مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح موعودؑ دنیا میں آچکے ہیں۔ اور وہی جماعت احمدیہ کے بانی تھے۔ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دوسرے مسلمان ہنوز مسیح موعود کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد نے فرمایا کہ مسیح موعود عین وقت پر دنیا میں تشریف لائے اور انہوں نے خطرناک عالمی جنگوں سے خبردار کیا۔ (ان میں سے دو نہایت خوفناک عالمی جنگیں لڑی جا چکی ہیں)

خلیفۃ المسیح نے یہ بھی بیان فرمایا کہ گوتھن برگ میں جماعت احمدیہ زیادہ بڑی تعداد میں نہیں ہے مگر پھر بھی ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہے جن میں پاکستانی سویڈش اور یوگوسلاوین افراد شامل ہیں۔ پوری دنیا میں اس جماعت کے دس ملین ممبران ہیں لیکن جماعت کے افراد کی صحیح اور معیّن تعداد بتانا ممکن نہیں کیونکہ ہر روز نئے افراد اس میں شامل ہو رہے ہیں۔

(روزنامہ "گوتھن برگ پوسٹن" مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۸۲ء)

Kalifen besökte sina trosfränder

Måndagen var en stor dag för ahmadi-muslimerna i Göteborg. Då besökte deras andliga överhuvud kalifen Hazrat Mirza Tahir Ahmad församlingen.
I vit turban och beige strikt jacka mötte han de troende i den vackra rosa moskén på Högsbohöjd i Göteborg.

Det är hans första besök utomlands som kalif, det vill säga efterträdare till rörelsens grundare, som levde i slutet av 1800-talet i Indien.

Kalifen som kommer från Pakistan, reser nu runt i Europa i en världsomfattande kampanj för islams heliga skrift. Slutmålet är Spanien där han ska vara med vid invigningen av en ny moské.

Det är den första moské som byggts på över 700 år i Spanien.

Ahmadi-muslimerna anser att messias redan har kommit tillbaka till jorden i form av rörelsens grundare. Det är den största skillnaden mellan ahmadi-muslimer och de andra muhammedanerna, som fortfarande väntar.

— Messias kom i rätt tid, för att varna oss för världskrigen, säger Hazrat Mirza Tahir.

I Göteborg är församlingen inte så stor. Ca 150 människor är med. Mest pakistanier, men även svenska och jugoslaver. I hela världen finns 10 miljoner anhängare.

— Det är svårt att säga hur många som är med eftersom vi ständigt knyter nya människor till oss, påpekar kalifen.

ARBETET تصحیح کرتا ہے۔

"مسیح (موعود) تشریف لا چکے ہیں"

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح کے حالیہ دورہ گوٹن برگ کے دوران۔ ARBTET ویسٹ نے ایک تعارفی نوٹ دیا تھا لیکن اس نوٹ میں احمدی مسلمانوں اور دوسرے عام مسلمانوں کے عقائد کے متعلق کچھ غلط فہمی سے لکھ دیا گیا جس کی تصحیح یوں ہے:۔

احمدی مسلمانوں اور عام مسلمانوں میں فرق یہ ہے کہ دوسرے عام مسلمان امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعودؑ کی آمد کا انتظار ابھی تک کر رہے ہیں۔ لیکن احمدی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں آچکے ہیں جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد (۱۸۳۵-۱۹۰۸) تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) جماعت احمدیہ کے بانی تھے۔ حضرت مولوی نور الدینؓ جماعت کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمودؓ دوسرے خلیفہ۔ حضرت مرزا ناصر احمدؒ تیسرے خلیفہ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) جماعت کے موجودہ اور چوتھے خلیفہ ہیں جنہوں نے سویڈن کے دورہ کے بعد اپنا یورپ کا دورہ جاری رکھا اور سپین میں ایک مسجد کا افتتاح فرمایا۔"

(آربیتت ۶ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوپن ہیگن - ڈنمارک

روزنامہ ایکچوئیٹ AKTUELT ۱۲ اگست ۱۹۸۲ء

خلیفۃ المسیح بلاشبہ پُراثر شخصیت کے مالک ہیں

عنوان: عظیم خلیفہ کی کوپن ہیگن میں تشریف آوری

خلیفۃ المسیح بلاشبہ پُراثر شخصیت کے مالک ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آپ اسلامی فرقہ جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ بھی ہیں جس کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد حال ہی میں مسیح موعود کے بعد چوتھے خلیفہ کی حیثیت سے منصب خلافت پر فائز ہوئے ہیں۔ آپ آجکل یورپ کے دورہ پر ہیں اور کل آپ نے کوپن ہیگن کو اپنی تشریف آوری سے عزت بخشی ہے۔

آپ نے کل "ودوور" کی مسجد میں اسلامی فرقہ کے عقائد اور اس کے مشن پر روشنی ڈالی۔

ڈنمارک میں اِس جماعت کے ممبران کی تعداد ۲۰۰ ہے۔ ان میں سے اکثر و بیشتر پاکستانی ہیں۔ تاہم ڈینش باشندے بھی اس میں روز بروز شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

اس فرقہ کے لوگوں کو "مسیحی مسلمان" کہا جاسکتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ خود اس فرقہ کے لوگ اس اصطلاح کو اپنے لئے ہرگز پسند نہیں کرتے۔ جماعت احمدیہ مسیحؑ اور موسیٰؑ دونوں کو تشریعی نبی مانتی ہے۔

یہ دونوں نبی وہ دو کتابیں لائے جن پر جماعت احمدیہ کا پیغام مبنی ہے یعنی قرآن اور تورات (یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ جماعت احمدیہ ان دونوں میں سے صرف موسیٰ علیہ السلام کو صاحبِ شریعت نبی مانتی ہے۔ مسیح علیہ السلام جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی رُو سے موسوی شریعت کے تابع نبی تھے خود کوئی شریعت نہ لائے تھے جماعت احمدیہ کا پیغام تمام تر قرآن مجید پر مبنی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ ناقل)

جماعت احمدیہ کے نزدیک وہ طریق جس کے مطابق دنیا کے بہت سے حصوں میں اسلام کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے درست نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آیت اللہ خمینی کا پیغام جو تشدد اور تعذیب کا آئینہ دار ہے اسلام سے افسوسناک انحراف پر دلالت کرتا ہے (یہ بات بھی اخبار نے اپنی طرف سے درج کی ہے۔

جناب آیت اللہ خمینی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے کسی رائے کا اظہار کرنے سے معذوری کا اظہار کیا تھا۔ حضور نے صرف اسلام کی پُرامن تعلیم کی وضاحت کی تھی۔ ناقل)

جماعت احمدیہ کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کی رُو سے عورت کو وہی حقوق حاصل ہیں جو مردوں کو حاصل ہیں۔ اِس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ عورت کو شادی کی کسی تجویز کو قبول کرنے یا رد کرنے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے۔ اِسی طرح مہر یا وراثت کی شکل میں جو رقم یا جائیداد عورت کو ملے اسے اپنی مرضی کیمطابق خرچ کرنے یا اپنے مصرف میں لانے کی بھی وہ پورے طور پر مجاز ہے (یعنی وہ کلی طور پر آزاد ہے کہ وہ جس طرح چاہے اسے خرچ کرے)۔ اسکے باوجود مرد کو عورت پر ایک گونہ نسبتی فضیلت حاصل ہے۔

"ودوور" کی خوبصورت مسجد کے تمام اخراجات احمدی مستورات نے برداشت کئے تھے۔ انہوں نے اسکی تعمیر کے لئے خود رقوم بطور چندہ ادا کیں۔

(ترجمہ از روزنامہ "ایکچوایٹ (Aktuelt) بابت ۱۲ اگست ۱۹۸۲ء صفحہ ۱)



Hadhrat Mirza Tahir Ahmad — fjerde Kalif efter den forjættede Messias. (Foto: Poul Hansen)

Den store Kalif i København

■ Imponerende ser han ud, manden med turbanen, men han er også verdensoverhoved for den islamiske Ahmadiyya Bevægelse, der tæller 12 millioner medlemmer.

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, der fornylig tiltrådte som den fjerde kalif efter den Forjættede Messias, er på rundrejse i Europa, og i går beærede han København med et besøg.

I bevægelsens moske i Hvidovre fortalte han om den islamiske bevægelse. I Danmark er der foreløbig kun 200 medlemmer — hovedsagelig pakistanere, men stadig flere danskere melder sig ind i sekten. I Pakistan, hvor bevægelsen har mest grobund, forfølges mange af dens medlemmer.

Sekten kan betegnes som kristen muslimsk, selv om dens medlemmer ikke er begejstrede for betegnelsen. Ahmadiyya-bevægelsen opfatter Messias og Moses som lovgivende profeter begge to, der forfattede de to skrifter, som bevægelsen bygger sit budskab på, nemlig Koranen og Toraen.

Bevægelsen tager afstand fra den måde, Islam praktiseres på mange steder i verden. Ayatollah Khomeinis budskab, og den undertrykkelse og tortur der følger i kølvandet, er afsporet. Kvinden har ifølge Koranen samme rettigheder som mænd, hævder bevægelsen. Dermed menes, at hun har ret til at acceptere eller afslå et foreslået ægteskab — og hun har fuldstændig frihed til at handle med den medgift og arv, hun får ved ægteskab. Dog har manden stadig en »relativ forrang«.

Den flotte moské i Hvidovre er finansieret af bevægelsens kvinder i Danmark, som har samlet sammen til dens opførelse.

star

کوپن ہیگن (ڈنمارک)
روزنامہ "بی ٹی"
۱۳ر اگست ۱۹۸۲ء

اس ہفتہ اپنے سربراہِ اعلیٰ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جماعت احمدیہ نامی اسلامی فرقے کے پچیس تیس ہزار افراد "ڈوور" میں واقع اپنی مسجد کی طرف کھنچے چلے آئے (پچیس تیس ہزار کی تعداد درست نہیں۔ چند ہزار کہنا درست ہوگا۔ ناقل) آپ گذشتہ منگل سے مسجد کے پہلو میں زرد رنگ کی اینٹوں کے تعمیر شدہ مکان میں مسجد کے امام صاحب کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں امام مسجد "نصرت جہاں" کوپن ہیگن میں مقیم احمدی مسلمانوں کے امیر ہیں۔

خلیفۃ المسیح سے روز روز ملاقات کا موقع نہیں ملا کرتا خاص طور پر ایک ایسے شخص کو جو جماعت کا کارکن نہ ہو یا بے دلی سے جماعت میں آشامل ہوا ہو۔ لیکن گذشتہ شام ہمیں خلیفۃ المسیح سے پندرہ منٹ کی ملاقات کا موقع عنایت ہوا لیکن اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک اس پرکشش شخصیت کے ساتھ جسے قدرت نے مزاح کی حس سے بھی حصہ وافر عطا کیا ہے ہماری ملاقات طول پکڑتی چلی گئی اور پندرہ منٹ کی بجائے پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔

فی الاصل تو یہ ملاقات مشن کے تہہ خانہ میں ملاقات کے لئے مخصوص کمرے میں ہونا تھی اور بہت سے مقامی مسلمانوں نے خلیفۃ المسیح کے ارشادات کو ریکارڈ کرنے کے لئے اس کمرہ میں بہت سے ٹیپ ریکارڈر بھی لا جمع کئے تھے لیکن خلیفۃ المسیح نے اپنے قافلہ کے ۱۳ ممبران میں سے چند ممبران کی ہمراہی میں گھاس کے عقبی قطعہ میں ملاقات کرنا پسند فرمایا۔

ایک کروڑ انسانوں کے روحانی پیشوا۔

حضرت مرزا طاہر احمد کی عمر ۵۳ سال ہے دو ماہ قبل بطور خلیفۃ المسیح آپ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ اس منصب پر آپ تاحیات فائز رہیں گے۔ آپ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں ایک کروڑ مسلمانوں کے سربراہِ اعلیٰ کی حیثیت میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد یہ آپ کا پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔

آپ اوسلو اور گوٹن برگ میں مساجد کا دورہ کرنے کے بعد یہاں تشریف لائے ہیں۔ آج آپ یورپ کے جنوبی علاقوں کی مساجد کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کا یہ دورہ ستمبر کے دوران اٹلی اور سپین میں دو مسجدوں کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ (یاد رہے کہ اٹلی میں مسجد کی تعمیر کے انتظامات ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچے ہیں۔ سپین میں حضور نے نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمانا تھا۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ ۱۰ر ستمبر کو عمل میں آیا۔ فالحمد للہ۔ ناقل)

خلیفۃ المسیح کے ہمراہ آپ کی بیگم اور دو چھوٹی صاحبزادیاں بھی کوپن ہیگن آئی ہیں۔ آپ ۱۹۷۸ء میں دو بڑی صاحبزادیوں کے ہمراہ یہاں تشریف لائے تھے۔ ان دونوں صاحبزادیوں کی اب شادی ہو چکی ہے۔ آپ اپنے خاندان کے ہمراہ ربوہ میں رہتے ہیں۔ جو پاکستان کا ایک شہر ہے۔ یہ شہر جماعت احمدیہ کا مرکز ہے جسے ۱۹۴۷ء میں انڈیا اور پاکستان کی تقسیم کے بعد ایک بنجر علاقہ میں تعمیر کیا گیا ہے۔

گفتگو کے دوران خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ خلافت کا بوجھ بہت بھاری بوجھ ہے۔ اور بہت عظیم ہے یہ ذمہ داری۔ ہمارا مقصد صرف یہ نہیں کہ ہم اپنے لوگوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اسلام کے دائرہ میں رہیں۔ بلکہ ہماری کوشش یہ ہے کہ دنیا کا ہر شخص اس میں داخل ہو تاکہ وہ آنے والی تباہی سے بچ سکے۔ اسلام تمام بنی نوعِ انسان کی آخری پناہ گاہ ہے۔ انہیں اس دینِ واحد پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ خلیفۃ المسیح نے بڑے فخر سے بتایا کہ ان کی جماعت کا کوئی رکن بھی ناخواندہ نہیں ہے۔ جماعت میں تعلیم کا معیار بہت بلند ہے اور تعلیم حاصل کرنے میں عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا میری اہلیہ کالج میں زیرِ تعلیم رہی ہیں۔ لیکن اس دوران ہماری شادی ہو گئی اور وہ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال میں ہمہ وقت مصروف رہنے لگیں۔ جب سے میں خلیفہ بنا ہوں ان کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے اور ان پر بھی کام کا بوجھ بہت بڑھ گیا ہے۔

ایک ہزار کی تعداد میں سٹاف ممبران

خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ پاکستان میں واقع جماعت کے مرکز میں کام کرنے والے سٹاف کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ وہ تین بجے صبح بیدار ہوتے ہیں۔ ساڑھے چار بجے وہ پہلی نماز (نمازِ فجر) ادا کرتے ہیں۔ گھنٹہ دو گھنٹہ کی نیند کے بعد وہ سات بجے صبح پھر بیدار ہوتے ہیں

باقی صفحہ ۳۲ پر

"ڈوور" کوپن ہیگن کے اس علاقہ کا نام ہے جس میں مسجد نصرت جہاں واقع ہے اسے ڈینش حروف میں HVIDOVRE لکھتے ہیں۔

کوپن ہیگن۔ ڈنمارک

روزنامہ بی ٹی B.T ۱۳ر اگست ۱۹۸۲ء

"ڈوور" میں خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا موقع

آپکو روز روز نہیں ملتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10 B.T FREDAG 13. august 1982

Ikke hver dag, man møder en kalif i Hvidovre



»Jeg bryder mig faktisk ikke om at gå med turban,« siger kaliffen, her foran moskeen i Hvidovre.

Af Herdis Skov

Den islamiske bevægelse Ahmadiyyas 25.000-30.000 medlemmer i Danmark har i denne uge valfartet til moskeen i Hvidovre for at få et glimt af deres overhoved, den fjerde kalif efter den Forjættede Messias. Han har siden tirsag boet i et gult murstenshus ved siden af moskeen hos imamen, der er muslimernes åndelige leder i København.

Det er ikke hver dag, man møder en kalif, og slet ikke, hvis man er halvhjertet medlem af folkekirken. Men i aftes var der bevilget et kvarters audiens, som blev til tre kvarter i selskab med en charmerende og begavet mand med en god portion humor.

Det skulle egentlig være foregået i et mødelokale i kælderen, hvor herboende muslimer havde startet en snes bånoptagere for at følge seancen. I stedet fortrak kaliffen til græsplænen sammen med et par medlemmer af det 13 mand store følge.

Overhoved for 10 mill.

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad er 53 år og blev valgt til kalif for to måneder siden, et embede, man beholder til sin dødsdag. Han er sønnesøn af Ahmadiyya-bevægelsens grundlægger og er på sin første store rundrejse efter at være blevet valgt til overhoved for over 10 millioner muslimer.

Han kommer fra besøg i moskeer i Oslo og Göteborg og rejser i dag videre til moskeer ned gennem Europa og slutter engang i september med at lægge grundstenen til den første moske i Italien og Spanien.

Kaliffen er i København med sin kone og to yngste døtre. Han var her som missionær i 1978 med de to ældste døtre, som nu er gift. Sammen med sin familie bor han i den pakistanske by Robwah, som er hovedsæde for [illegible]



Hadrat Mirza Tahir Ahmad, den fjerde kalif efter den Forjættede Messias, har i denne uge boet i et gult murstenshus ved siden af moskeen i Hvidovre sammen med kone og to døtre. Her er han med en del af sit følge. (Foto Bjarne Lütchke)

bygget i et ørkenområde efter Indiens og Pakistans deling i 1947.

»Det er en tung byrde og et stort ansvar at være kalif, en ydmygende opgave, fordi [illegible] for Gud. Vore mål er ikke kun at holde vore egne til den islamiske tro, men at få alle til at gå over til den og blive reddet fra katastrofen. Islam er den sidste chance for at alle kan blive forenede,« siger kaliffen, som stolt fortæller, at ingen muslimer i bevægelsen er analfabeter, og at uddannelsesniveauet er meget højt, ikke mindst blandt kvinder.

»Min egen kone har gået på college, så blev vi gift, og hun fik arbejde nok med at passe hjem og fire børn. Efter jeg er blevet kalif, er hun blevet meget involveret i arbejdet.

1000 ansatte

Kaliffen fortæller, at omkring 1000 menneser er beskæftiget ved hovedsædet i Pakistan. Han står op kl. 3, beder den første bøn kl. 4.30, sover et par timer og står op igen kl. 7. Han modtager dagligt 700 breve, som alle læses og besvares. Arbejdsdagen varer til omkring midnat, og han har syv-dages arbejdsuge. Lønnen er 10.000 om måneden, som han sætter ind på en konto, der skal bruges til bevægelsen. Inden han blev kalif havde han tjent så meget, at han kan leve af det resten af sit liv, bl.a. indtægter fra en farm, han drev sammen med seks søskende.

Kaliffen bærer en imponerende turban med guldsmykke, hvidt tøj og beige jakke med lange ærmer, de brune hyttesko og blå sokker stikker lidt af fra denne klædning.

»Skal en kalif altid gå med turban«, lyder et af spørgsmålene.

»Nej, eg har kun taget den på, fordi jeg skulle møde Dem, og fordi jeg bagefter skal tale i moskeen. Jeg har lige luftet hovedet. Jeg bryder mig faktisk ikke om at gå med turban,

Ny kalif på besøg

Jesus døde i Kashmir, siger overhovedet af den verdensomspændende Ahmadiyya Bevægelse

— Jesus døde ikke på korset. Ingen sand profet dør på et kors. Jesus — Guds fred være over ham — blev reddet af Allah, og da han var kommet sig af sine kvæstelser, drog han til Afghanistan og Kashmir for at opsøge de tabte får af Israels stamme. Dette var, hvad han iflg. Bibelen profeterede, at han ville gøre. Hvis ikke han havde gjort det, ville han have været en løgner.

Det er den ny kalif for Islams Ahmadiyya Bevægelsen, som med alvor og overbevisning udtrykte dette overfor en talrig forsamling af tilhængere i Nusrat Djahan Moskeen i Hvidovre i torsdags.

Netop tiltrådt

Den ny kalif, Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, er netop tiltrådt som overhoved for den verdensomspændende Ahmadiyya Bevægelse, som siges at have 10 millioner medlemmer. Ahmadiyya blev grundlagt i Punjab for 90 år siden af Mirza Ghulam Ahmad. I 1889 offentliggjorde Ahmad, at han havde modtaget åbenbaringer fra Gud, at han var den forjættede Messias og Mahdi, som skulle forny Islam, og hvis komme allerede var forudsagt af profeten Mohammed, samt i Bibelen som Jesu andet komme, og desuden i Hinduskrifter.

Den ny kalif er en sønnesøn af grundlæggeren, og han er den fjerde kalif (dvs. efterfølger eller stedfortræder) efter sin farfar. Han er nu på vej rundt i Europa for at besøge menighederne. På rejsen vil han lægge grundstenen for en moské i Italien og åbne en netop færdigbygget moské i nærheden af Cordoba i Spanien.

Ikke vold

Den ny kalif sagde til forsamlingen i København, at der var mange tegn på, at Jesus ikke døde på korset: Han var kun omkring tre timer på korset, han blev indsmurt i lægende balsam, hvilket ellers ikke var begravelsesskik i datidens jødeland, og da han blev stukket i siden, løb der vand og blod ud, hvilket der ikke ville gøre fra et dødt menneske.



Den ny kalif for Islams Ahmadiyya Bevægelse, Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.

— Det er ikke forkert, hvad der står i Bibelen, men der er sket en række fejltolkninger, siger den ny kalif, som til hverdag residerer i Rabwah i Pakistan.

— Ligesom Moses var Mohammed — Guds fred være over ham — en profet. De var lovgivere, og de måtte gribe til våben for at forsvare loven. Ligesom Jesus var Mirza Ghulam Ahmad en Messias, dvs. religionens fornyer, som Gud sender for at regenerere religionen, når den er gået i opløsning.

— Ahmadiyya Bevægelsen er derfor det sande udtryk for islam, som vil redde verden fra katastrofen ved at genoprette menneskets forhold til Gud.

— Men ligesom Jesus og de første kristne, vil Ahadiyya Bevægelsen aldrig gribe til vold for at gennemføre sin opgave. Koranens tale om hellig krig skal derfor forstås som en åndelig krig.

— Ligesom kristendommen trods århundreders ubemærkethed blev sejrende på grund af sin sandhed, sådan vil Ahmadiyya også sejre. Mange vil modstå bevægelsen og forfølge den. Det vil tjene til danskernes ære og få Danmark til at fremstå som en civiliceret nation, hvis danskerne ikke forfølger Ahmadiyya ved at være bevægelsen overhørig, men i stedet åbner sig for dens budskab, sagde Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, som nu er draget videre til Hamborg.

sim

کوپن ہیگن ۔ ڈنمارک

مسیحی روزنامہ کرسچئین ڈاگ بلاڈ K . D

۱۴ر اگست ۱۹۸۲ء

نئے خلیفۃ المسیح کا دورۂ ڈنمارک

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے سربراہ کا کہنا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح نے کشمیر میں وفات پائی تھی

" مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے ۔ کوئی سچا نبی کبھی صلیب پر فوت نہیں ہوسکتا ۔ مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے صلیب پر جان دینے سے محفوظ رکھا ۔ زخموں کے مندمل ہونے پر جب آپ صحتیاب ہوگئے تو آپ نے بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں افغانستان اور کشمیر کی طرف ہجرت کی ۔ بائبل کی رُو سے آپ نے پیشگوئی کی تھی کہ آپ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف ہجرت کریں گے ۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو (نعوذ باللہ) جھوٹے ثابت ہوتے" یہ ہے وہ عقیدہ جس کا اظہار گذشتہ جمعرات کے روز کوپن ہیگن کے علاقہ " وِدووَر " میں واقع مسجد نصرت جہاں میں اسلامی فرقہ احمدیہ کے نئے خلیفہ نے اپنے متبعین کے ایک اجتماع کے رُوبرُو کمال سنجیدگی اور اعتماد کے ساتھ کیا ۔

حالیہ تقرر

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے سربراہ کے عہدہ پر نئے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد کا باضابطہ تقرر ابھی حال ہی میں عمل میں آیا ہے اس جماعت کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ بتائی جاتی ہے ۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد آج سے ۹۰ سال قبل حضرت مرزا غلام احمد نے رکھی تھی ۔ ۱۸۸۹ء میں (حضرت) احمد نے دعویٰ کیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ الہام یہ بتایا ہے کہ آپ وہی مسیح موعود اور مہدی ہیں جس نے احیاء اسلام کا فریضہ انجام دینا ہے اور جس کے آنے کی بشارت (حضرت) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دی تھی اور بائبل میں بھی مسیح کی آمد ثانی کی شکل میں جس کی پیشگوئی موجود ہے ۔ اور مزید برآں ہندوؤں کی مذہبی کتب میں بھی جس کے ظہور کی خبر دی گئی ہے

نئے خلیفہ بانئ سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں اور اور ان کے چوتھے خلیفہ (یعنی جانشین) ہیں ۔ آپ آجکل اپنی جماعت کے افراد سے ملنے کی غرض سے یورپ کے وسیع دورہ کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ اس دورہ میں آپ اٹلی میں ایک نئی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے علاوہ سپین میں قرطبہ کے قریب ایک مسجد کا افتتاح کریں گے جو حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے ۔

تشدد کی نفی

کوپن ہیگن میں اجتماع کے روبرو نئے خلیفہ نے فرمایا بہت سے ایسے قرائن ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے ۔ مثلاً یہ کہ وہ صلیب پر صرف تین گھنٹے کے قریب رہے ۔ ان کے جسم پر ایسا محلول ملا گیا جس میں زخموں کو مندمل کرنیوالی ادویہ شامل تھیں اس وقت ارضِ مقدس میں تدفین سے قبل مُردہ جسموں پر ایسا محلول یا مرہم ملنے کا کوئی رواج نہ تھا ۔ پھر یہ کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کے پہلو میں نیزہ مارا گیا تو پانی اور خون اُس سے بہہ نکلا ۔ حالانکہ فوت شدہ انسان کے جسم سے پانی اور خون نہیں نکل سکتا ۔

آپ نے مزید فرمایا اس تعلق میں بائبل میں جو کچھ لکھا ہے وہ غلط نہیں ہے لیکن غلط توجیہات کی وجہ سے حقیقت کو کچھ اور ہی رنگ دیدیا گیا ہے ۔ نئے خلیفہ ربوہ میں رہتے ہیں جو پاکستان میں واقع ہے ۔

آپ نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی مانند خدا تعالیٰ کے نبی تھے دونوں اپنے اپنے زمانہ میں نئی شریعت لے کر آئے تھے ۔ دونوں کو شریعت کی حفاظت کے لئے دفاعی جنگیں لڑنا پڑیں ۔ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت مرزا غلام احمد مسیح کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے ۔ یعنی دین کو از سرِ نو زندہ کرنیوالے کی حیثیت سے ۔ جب مذہب زوال پذیر ہوجاتا ہے تو خدا تعالیٰ مذہب کے از سرِ نو احیاء کی غرض سے ایسے وجودوں کو مبعوث کیا کرتا ہے ۔ سوا حمدیت

(باقی صفحہ ۳۵ پر)

فرینکفورٹ۔ مغربی جرمنی

FRANKFURTER ALLGEMEINE ZEITUNG فرینکفرٹر ایلگمائن زیٹونگ

۲۰ر اگست ۱۹۸۲ء

شاسن ہاؤزن کی مسجد بہت چھوٹی ہوگئی ہے

اسلامی جماعت احمدیہ کے خلیفہ احمد

ٹاؤن ہال رومر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Frankfurter Allgemeine Zeitung

Die Moschee in Sachsenhausen wird zu eng

Kalif Ahmad von der islamischen Ahmadiyya-Bewegung im Römer

lüc. Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Oberhaupt der Ahmadiyya-Bewegung im Islam, ist von Stadtkämmerer Ernst Gerhardt im Kaisersaal empfangen worden. Die islamische Sekte, die ihren Ursprung auf dem indischen Subkontinent hat, hat sich Frankfurt und die Moschee in der Babenhäuser Landstraße in Sachsenhausen zur deutschen Zentrale gewählt. Nach den Angaben des Kalifen zählen sich weltweit etwa zehn Millionen zu den Gläubigen der Ahmadiyya-Bewegung, in Deutschland seien es bislang nur 1400 Familienoberhäupter (Frauen und Kinder werden nicht gezählt), unter ihnen nur 24 deutsche.

Die Bewegung hat ihr spirituelles Zentrum in Pakistan. Ihre Anhänger werden dort aber verfolgt, nachdem Ahmadiyya Anfang der siebziger Jahre für „unislamisch" erklärt worden ist. Hauptunterschied zu den anderen islamischen Richtungen ist nach Angaben des Kalifen die Überzeugung, daß der Messias bereits erschienen sei. Seine Bewegung ist außerdem im Gegensatz zum übrigen Islam missionarisch tätig und übersetzt den Koran in fremde Sprachen. Die Formulierung, die Ahmadiyya-Anhänger seien die „Zeugen Jehovas des Islam", wollte der Kalif aber nicht gelten lassen. Angesprochen auf aggressives Missionieren, meinte er: „Wenn du jemanden liebst, bist du aggressiv in der Liebe." Verfolgt würden seine Anhänger in Pakistan, Burma, in der Sowjetunion und in Teilen Afrikas. Das sei dort eine „Aggression ohne Gnade".

Auch in Frankfurt machte der Kalif leichte Anzeichen der Unterdrückung seiner Sekte aus: Die Stadt fördere nicht genug den erwünschten Ausbau der Moschee in der Babenhäuser Landstraße, die viel zu eng geworden sei. Der für Kirchenfragen zuständige Stadtkämmerer antwortete, die Unterdrückung halte sich in Grenzen. Auch „übliche Bauherren" könnten in dieser Stadt ihre Wünsche nicht immer gleich realisieren. Eine Erweiterung sei aus planungsrechtlichen Gründen nicht möglich; einen anderen Standort könne der Magistrat nicht anbieten. Die Moslems sollten sich selber um einen geeigneten Ort bemühen.

اسلامی احمدیہ تحریک کے خلیفہ اور سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد کا استقبال فرینکفرٹ کے لارڈ میئر جناب والی ہین کے نمائندے مسٹر ارنسٹ گیہارٹ نے جو امور مذہبی کے انچارج ہیں سیزر ہال میں کیا۔ اس اسلامی فرقہ نے جس کی ابتداء برصغیر ہند سے ہوئی تھی فرینکفرٹ شہر کے شاسن ہاؤزن کے علاقہ بابن ہاؤزر لینڈسٹراسے پر واقع مسجد کو جرمنی میں اپنے مرکز کے طور پر چنا ہے۔ خلیفہ کے بیان کیمطابق دنیا بھر میں دس ملین (یعنی ایک کروڑ) اراکین خود کو جماعت کا رکن کہتے ہیں۔ جرمنی میں اب تک چودہ سو کنبوں کے سربراہ (عورتوں اور بچوں کی تعداد اس میں شامل نہیں) احمدی ہیں جن میں سے صرف ۴۴ جرمن ہیں۔

اس جماعت کا روحانی مرکز پاکستان میں ہے۔ جہاں پر ان کے ماننے والوں کو مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ خصوصاً ۱۹۷۴ء کے بعد کئے گئے ایک فیصلے کے بعد کہ احمدی غیر مسلم ہیں ان کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ دیگر اسلامی فرقوں اور اس فرقے میں بنیادی فرق یہ ہے کہ یہ فرقہ (جیسا کہ خلیفہ صاحب نے وضاحت کی) اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ مسیح موعود ظاہر ہو چکا ہے۔ ان کی جماعت باقی اسلامی فرقوں کے برعکس تبلیغی سرگرمیوں اور قرآن کریم کے غیر ملکی زبانوں میں تراجم کرانے میں مصروف ہے اس فرقے کی تنظیم "یہوواہ وٹنس" فرقے کی طرح ہے مگر خلیفہ صاحب اسے تسلیم نہیں کرتے جب ان سے انکی جارحانہ تبلیغ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا۔ "اگر آپ کو کسی سے شدید محبت ہے تب آپ پیار کرنے میں جارح ہیں" اس جماعت کے افراد پر پاکستان، برما، سوویت یونین، اور بعض افریقی علاقوں میں بڑی سختی کی جاتی ہے ان ممالک میں یہ بے رحمانہ جارحیت ہے۔"

فرینکفرٹ میں بھی خلیفہ صاحب نے دباؤ کی بعض معمولی علامات کا مشاہدہ کیا مثال کے طور پر بابن ہاؤزر لینڈسٹراسے پر واقع مسجد کی جماعت احمدیہ جس طرز پر تعمیر نو کی خواہاں ہے شہر کی انتظامیہ اس کی موید نہیں ہے۔ یہ مسجد بہت ہی چھوٹی ہو چکی ہے۔ چرچ کے معاملات کے انچارج مسٹر گیہارٹ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ دباؤ بعض حدود کا پابند ہے۔ ویسے بھی عام لوگ جب کوئی چیز تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو وہ ہمیشہ اپنی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب نہیں ہو جایا کرتے۔ اس بلڈنگ کی توسیع ممکن نہیں کیونکہ اسمیں قانون کی بعض دشواریاں حائل ہیں اور شہر کے افسران ٹاؤن کونسل کی طرف سے کوئی اور جگہ پیش نہیں کی جائیگی۔ مسلمانوں کو کسی مناسب جگہ کی تلاش خود کرنی ہوگی۔

(فرینکفرٹ الگامائنے زیٹونگ ۲۰ر اگست ۱۹۸۲ء)

فرینکفورٹ۔ مغربی جرمنی

ٹاؤن ہال (رومر) میں خلیفہ صاحب کی بطور مہمان تشریف آوری

Kalif zu Gast im Römer

Mit Kaffee und Plätzchen bewirtete gestern Stadtkämmerer Gerhardt im Limpurg-Saal einen leibhaftigen Kalifen: Hazrat Mirza Tamir Ahmad, Oberhaupt der islamischen Ahmadiyya-Sekte. Mit einer Delegation kam er von Rabwaa (Pakistan) nach Europa. In Spanien feierte er die Fertigstellung einer Moschee. Und was die Nuur-Moschee in Sachsenhausen anbelangt, so hat der Kalif Vorstellungen: „Sie sollte größer sein."



بلڈ زیٹونگ BILD-ZEITUNG

جمعرات ۱۹ر اگست ۱۹۸۲ء

لارڈ میئر کے نمائندے مسٹر گیہارٹ نے فرینکفورٹ کی میونسپلٹی کے لمپرگ ہال میں اسلامی احمدیہ فرقہ کے سربراہ اعلیٰ خلیفۃ المسیح حضرت مرزا طاہر احمد کی کافی اور بسکٹوں سے تواضع کر کے میزبانی کے فرائض ادا کئے۔ خلیفہ صاحب آجکل ایک وفد کے ہمراہ یورپ کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ سپین میں آپ ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کی افتتاحی تقریب میں شرکت فرمائیں گے۔ شاسن ہاؤزر (فرینکفورٹ) میں تعمیر شدہ مسجد نور کے متعلق آپ نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ یہ مسجد اور زیادہ وسعت کی متقاضی ہے۔ (بلڈ زیٹونگ ۱۹ر اگست ۱۹۸۲ء)

فرینکفورٹ ۔ مغربی جرمنی

FRANKFURTER NEUE PRESSE فرینکفرٹر نیو پریس

۲۰ اگست ۱۹۸۲ء

فرحت انگیز خوشیوں کا استحقاق

خلیفہ مرزا طاہر احمد

فرینکفرٹ کے دورہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Freitag, 20. August 1982 LOKA

Ein Recht auf Glückseligkeit

Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad zu Besuch in Frankfurt

„Der verheißene Mahdi und Messias ist gekommen" lautet der Titel eines Informationsblättchens. Gleich darunter steht die Frage: „Was ist Ahmadyyat?" Mit dieser und anderen Fragen begaben sich Journalisten am Donnerstagmorgen in den „Frankfurter Hof" zur Pressekonferenz mit Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad, dem vor wenigen Wochen gewählten „4. Kalifen und Oberhaupt der Ahmadyya-Muslim-Bewegung", der inzwischen zwölf Millionen Menschen aller Rassen und Nationen angehören sollen.

„Es sind etwa zehn Millionen", korrigierte der Kalif (52), der am 18. Dezember 1930 in Qadian/Indien geboren wurde. Er ist ein stattlicher Mann. Verheiratet, Vater von vier Kindern. Frau und zwei Töchter reisen mit ihm.

Die Ahmadyya-Bewegung — „eine von vielen tausend Sekten und Religionen," gibt der Kalif zu — lege den Koran so aus, daß Frauen „keine Benachteiligungen" entstehen. „Wir machen es vielmehr Männern schwer, sich scheiden zu lassen, wenn sie ihre Gattin nicht mehr lieben. Die Frauen aber ermutigen wir, sich von einem ungeliebten Ehemann zu trennen. Ihre Scheidung kann sofort vollzogen werden."

Natürlich könne eine Frau nicht „Kalif", also Oberhaupt der Bewegung, werden. Das hätten die Frauen der Ahmadyya selber so bestimmt. In ihrer eigenen Frauen-Organisation allerdings hätten sie Rechte und Pflichten und durch diese Organisation auch Möglichkeiten, Interessen beim internationalen Wahlgremium der Bewegung, dem ein „Sonderbeauftragter für Frauenfragen" angehöre, durchzusetzen.

Im Gespräch mit Hazrat Mirza Tahir Ahmad, der im Gegensatz zu dunkel gekleideten Glaubensbrüdern einen hellen Anzug indischen Stils und einen weißen Turban mit „Goldkamm" trägt, wird deutlich, daß der Führer dieser Muslim-Gruppierung, die sich als Vertreterin eines „Ur-Islam" verstanden wissen will, zwar „Feindbilder" kennt, ihnen jedoch, entgegen anderen islamischen Sekten, mit absoluter Friedfertigkeit begegnet. An dieser und anderer Stelle verweist das Oberhaupt der reformerischen Bewegung auf Gemeinsamkeiten mit Christen der ersten Tage. Was die Ahmadyya von diesen trenne, ebenso wie von den Juden, obwohl sie — wie beide — nur einen Gott anbeten, sei die Tatsache, daß für sie die Wiedergeburt des Messias schon stattgefunden habe.

Mirza Ghulan Ahmad, ebenfalls in Qadian geboren, hatte sich 1889 als der „Verheißene" vorgestellt und die Bewegung ins Leben gerufen. „Das Gleiche sagen doch andere Sektenführer auch von sich", wird dem Kalifen vorgehalten. Er widerspricht nicht. Er beruft sich lieber auf die Lauterkeit seiner Bewegung und ihrer Angehörigen, kontert mit „himmlischem Licht, das von der Finsternis und ihren Mächten" angefeindet werde. Außerdem: Er sei nicht gekommen, um abzukassieren. „Ein Ahmadyya, der bettelt, etwa wie Krishna-Leute, hat mit sofortiger Exkommunizierung zu rechnen."

Weil die Bewegung nur missionarisch tätig wird, wo Regierungen nicht dagegen opponieren, sind ihre Missionen in kommunistischen Ländern kaum oder gar nicht anzutreffen.

Noch einmal zurück zur Frauen-Gleichberechtigung. „Der Koran billigt Mann und Frau das Recht auf Glückseligkeit zu", sagt der Kalif. Doch weil Natur Mann und Frau verschieden anlegte und es dem Mann verwehrte, Kinder zu bekommen, werde für die Frau ihr Heim das Paradies auf Erden bleiben. „Obwohl wir ihr nicht verwehren, Geld zu verdienen und einen Mann ihrer Wahl zu heiraten. Zu Ehe und Arbeit darf sie von niemand gezwungen werden. Darüber wacht der Kalif persönlich", sagt der Kalif.

JUTTA W. THOMASIUS

"مسیح و مہدی موعود آچکے ہیں" معلومات فراہم کرنیوالی ایک مختصر سی کتاب کے سرورق پر یہ عبارت بطور عنوان درج تھی۔ اس کے ساتھ اس سوال پر مبنی ایک اور کتاب بھی تھی "احمدیت کیا ہے؟" یہ اور کئی دیگر سوالات ذہن میں رکھتے ہوئے اخبار نویس جمعرات کی صبح ہوٹل "فرینکفرٹر ہوف" گئے جہاں پر خلیفہ مرزا طاہر احمد پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے والے تھے۔ وہ چند ہفتے قبل احمدیہ مسلم موومنٹ کے خلیفہ اور سربراہ اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں۔ جس کے افراد کی اسوقت دنیا بھر میں تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔

"ہماری تعداد قریباً ایک کروڑ ہے"

خلیفہ صاحب جن کی عمر ۵۲ سال ہے۔ غلطی کی اصلاح کے رنگ میں وضاحت فرمائی۔ وہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء کو قادیان (بھارت) میں پیدا ہوئے وہ ایک پرکشش اور مرعوب کن شخصیت کے مالک ہیں۔ شادی شدہ ہیں اور چار بچوں کے باپ ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ اور دو بچیاں ان کے اس سفر میں ان کے ہمراہ ہیں۔

جماعت احمدیہ "ہزاروں مذاہب اور فرقوں میں سے ایک ہے" جیسا کہ خلیفہ صاحب نے خود تسلیم کیا۔ یہ جماعت قرآن کریم کی ایسی تشریح کرتی ہے جس کے تحت عورت کو اپنے حقوق کی پامالی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ہم مردوں کے لئے یہ امر مشکل بنا دیتے ہیں کہ وہ جب چاہیں اپنی بیویوں کو طلاق دیدیں۔ ہم عورتوں کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر ان کے خاوند ان سے محبت نہیں کرتے تو وہ ان سے خلع لے لیں۔ خلع فوراً بھی لی جا سکتی ہے"

قدرتی طور پر ایک عورت خلیفہ، یعنی جماعت کی سربراہ نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا فیصلہ خود جماعت احمدیہ کی عورتوں نے کیا ہے۔ لیکن انکی اپنی خواتین کی تنظیموں میں ان کے اپنے حقوق و فرائض ہیں۔ اور اس تنظیم کے واسطے سے یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی رائے سے مجلس شوریٰ پر قابلِ ذکر اثر ڈال سکیں۔ وہ ایسا "ایک نمائندہ برائے خواتین" کے ذریعہ سے کر سکتی ہیں۔

جو کوئی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے گفتگو کرے — جو کہ اپنے ہم عقیدہ ساتھیوں کے گہرے رنگ کے لباس کی بجائے مشرقی طرز کے ہلکے رنگ کے لباس میں ملبوس تھے اور سر پر سفید پگڑی جو درمیان میں سے سنہری کام سے مزین تھی پہنے ہوئے تھے — ان سے بات کر کے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کی یہ جماعت، جس کو ان کے کہنے کے مطابق "حقیقی اسلام" (قرونِ اولیٰ کے اسلام) کا نمائندہ سمجھنا چاہیئے "دشمنی کے بارہ میں اپنا ایک مخصوص نقطۂ نظر رکھتی ہے۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں کے برعکس یہ سب کے ساتھ امن سے میل جول رکھنے کی قائل ہے۔ یہاں پر بھی اور دیگر جگہوں پر بھی اس اصلاحی تحریک کے سربراہ اپنی مثال عیسائیت کے ابتدائی دنوں کی حالت سے دیتے ہیں۔ مماثلت کے باوجود جو بات انکو اُن عیسائیوں سے اور یہودیوں سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ یہ خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اور حقیقۃ الامر کے طور پر ان کے نزدیک مسیح کا دوبارہ نزول ہو چکا ہے۔

اس جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیان میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے ۱۸۸۹ء میں خود کو موعود (مسیح) قرار دیا اور اپنی جماعت کی بنیاد رکھی۔ ایسا دعویٰ بعض دوسرے فرقوں کے بانیوں نے بھی کیا ہے۔ اِس کے بالمقابل وہ اس امر کو پیش کرتے ہیں کہ ان کی جماعت راستباز انسانوں پر مشتمل ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ "آسمانی روشنی ہمارے ساتھ ہے جو تاریکی اور اسکی قوتوں کا مقابلہ کرتی ہے"۔ انہوں نے واضح فرمایا "ان کی آمد کا مقصد رقم جمع کرنا نہیں ہے" کوئی احمدی جو مثال کے طور پر راما کرشنا لوگوں کے فرقے کی طرح، مانگتا پھرتا ہے فوری طور پر جماعت سے نکالا جا سکتا ہے"۔ "یہ جماعت ایسی جگہوں پر تبلیغ کے کام میں مصروف رہتی ہے۔ جہاں کی حکومتیں اس کام میں مزاحم نہیں ہوتیں۔ اس لئے کمیونسٹ ممالک میں ان کے مشن یا تو بالکل نہیں ہیں یا نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ایک دفعہ پھر عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی طرف لوٹتے ہوئے خلیفہ نے اعلان کیا قرآن مرد اور عورتوں دونوں کو یکساں طور پر ہر قسم کی خوشیاں حاصل کرنے کا حق دیتا ہے لیکن چونکہ قدرت نے مرد اور عورتوں کو مختلف قسم کی صلاحیتوں سے نوازا ہے مثلاً مرد کو یہ قوت حاصل نہیں کہ وہ بچے پیدا کر سکے۔ اس لئے عورتوں کے لئے ان کا گھر اس زمین پر جنت قرار دیا گیا ہے۔ خلیفہ نے کہا

"تاہم ہم عورت کو منع نہیں کرتے کہ وہ روزی کمائے یا اپنی مرضی کے خاوند سے شادی نہ کرے اس کو کسی سے شادی کے لئے یا کام کرنے کیلئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ خلفاء خود اس بات کی نگرانی کرتے ہیں"

(تحریر: جوٹا۔ ڈبلیو۔ تھومیسیئس۔

JUTTA W. THOMASIUS)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی خلیفہ — مذہبی انتہاپسندی سے مبرّا مسلمان

جماعت احمدیہ کے معزز ترین مہمان خصوصی کی شاسن ہاؤزن میں تشریف آوری۔

بابن ہاؤزر کے علاقے میں واقع ایک چھوٹی مسجد کا عظیم دورہ۔ حضرت مرزا طاہر احمد تھوڑا عرصہ قبل بارہ ملین (ایک کروڑ بیس لاکھ) احمدیوں پر مشتمل اسلامی جماعت احمدیہ کے خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ وہ اپنے پہلے دورۂ یورپ کے ایک مرحلے میں فرینکفرٹ کی سرزمین میں وارد ہوئے ہیں۔ فرینکفرٹ میں ان کے قیام کی سب سے نمایاں بات شہر کی طرف سے ان کو دیا گیا استقبالیہ تھا جسمیں اہل شہر کی نمائندگی (لارڈ میئر کے نمائندہ) ارنسٹ گی ہارٹ نے کی۔ اس کے علاوہ ہوٹل فرینکفرٹر ہوف میں ایک پریس کانفرنس ہوئی اور مل بیٹھنے کی ایک تقریب مسجد نور شاسن ہاؤسن کے کمروں میں منعقد ہوئی۔

مہدی اور مسیح

جماعت احمدیہ کے افراد نہ صرف یہ کہ، قرآن کریم کی ایک نئے انداز سے تفسیر کرتے ہیں جو کہ عیسائیوں کو اپیل کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ وہ خود کو اصلاحی تحریک کہتے ہیں، بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد جو ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے وہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئیوں کے تحت مہدی اور مسیح ثانی تھے۔ (خلیفہ طاہر احمد نے اسی لئے کئی بار ابتدائی عیسائیوں اور جماعت کے درمیان مماثلت کا ذکر کیا۔ (حضرت) احمد کے نائب کے طور پر جماعت احمدیہ کا سربراہ خلیفہ تاحیات خدمات انجام دینے کیلئے منتخب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ۱۵۰ افراد کا ایک بورڈ ہوتا ہے جو اکٹھے ہوتے ہیں جو کہ دنیا بھر کی جماعت احمدیہ کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس بورڈ میں خواتین شامل نہیں ہوتیں۔ وہ اپنی عورتوں کی ایک تنظیم میں آزادی سے کام کرتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ خلیفہ طاہر احمد نے زور دیکر اس پریس کانفرنس کے دوران کہا مجلس شوریٰ میں احمدی خواتین کی طرف سے پیش کی گئی تمام تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔

عورتوں کے حقوق

اس پریس کانفرنس کے اہم ترین موضوعات میں اسلام میں عورت کے مقام کا موضوع بھی شامل تھا۔ جس کے جواب میں خلیفہ نہایت پُرمزاح جوابات دیتے رہے۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ بہت کھلے ذہن کی مالک ہے۔ دیگر اسلامی دنیا کی طرف سے جو افعال سرزد ہوتے ہیں اس جماعت کا طرزِ عمل اس سے مختلف ہے۔ قرآن کے مطابق اس ضمن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسز بیگ نے کہا۔ مرد اور عورت مساوی ہیں سوائے ان استثناؤں کے جو قدرت نے ان میں پیدا کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ خلیفہ نے کہا، قرآن نے سب سے پہلے عورت کو دنیا کے تمام مذاہب اور نظاموں سے زیادہ حقوق عطا کئے ہیں۔

اس ضمن میں انہوں نے ایک بنیادی انسانی حق کا تذکرہ کیا

"اسلام کے مطابق کسی عورت کو کوئی مرد شادی کرنے پر مجبور نہیں کرے گا"

یہ بات واضح ہے کہ اس جماعت میں عورت کی اس کی اپنی مرضی کے سوا کہیں شادی نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر اس ضمن میں کسی کنبہ میں کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو کنبہ کا کوئی بھی فرد براہِ راست خلیفہ سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ وہ اس معاملے کو کوئی وفد بھیج کر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مومن فرقہ کے نمائندے اور دیگر نمایاں لوگ

مسجد نور میں ایک شام پریس کانفرنس کی نسبت زیادہ لوگ دیکھنے میں آئے جبکہ ایک مل بیٹھنے کی تقریب برپا کی گئی عبادت کے لئے مخصوص ایک چھوٹے سے کمرے کی آخری سیٹ تک جگہ پُر تھی۔ اور بعض مہمانوں کو مجبوراً ایک ساتھ والے کمرے میں جگہ دینی پڑی۔ مہمانوں کی قطاروں میں نمایاں حیثیت کے مالک شہریوں کے ساتھ ساتھ نوجوان طلباء کو بھی نمائندگی دی گئی تھی۔ مسٹر اورٹس وورسپیچر فرینکفرٹ سے اسمبلی میں شامل

Islamischer Kalif:
MOSLEM OHNE FANATISMUS
Ahmadiyya-Würdenträger zu Gast in Sachsenhausen

Hoher Besuch in der kleinen Moschee an der Babenhäuser Landstraße: Hazrat Mirza Tahir Ahmad, unlängst gewählter Kalif der zwölf Millionen Gläubige umfassenden Ahmadiyya-Bewegung innerhalb des Islam, betrat anläßlich seines ersten Europabesuches Frankfurter Boden. Im Mittelpunkt seines Aufenthaltes standen ein Empfang durch die Stadt, vertreten durch Stadtkämmerer Gerhardt, eine Pressekonferenz im Frankfurter Hof und ein Zusammensein in den Räumen der Sachsenhäuser Nuur-Moschee.

ha - Mit nur drei Vertretern der Presse war die Konferenz im Frankfurter Hof überraschend schwach besucht. Als der Vorgänger des jetzigen Kalifen, der kürzlich verstorbene Khalifatul Massih III., vor zwei Jahren zu Besuch bei der Sachsenhäuser Ahmadiyya-Gemeinde weilte, war der Konferenzraum im Nobelhotel bis auf den letzten Platz belegt.

Mahdi und Messias

Die geringe Resonanz könnte mit eine Folge der Tatsache sein, daß die Ahmadiyyas seit ihrer Gründung vor rund 100 Jahren noch immer um ihre Anerkennung durch andere islamische Konfessionen kämpfen müssen. Nicht nur, daß sie in der Deutung des Korans teilweise neue, den Christen ähnliche Wege gehen (sie selbst bezeichnen sich als Reformbewegung) - sie lehren auch, daß der Gründer ihrer Glaubensgemeinschaft, der 1908 verstorbene Hazrat Mirza Ghulam Ahmad der von Mohammed prophezeite Mahdi und wiedergekehrte christliche Messias sei. (Kalif Tahir Ahmad zog denn auch oft Vergleiche zwischen der Ahmadiyya und den frühen Christen.) In der Nachfolge Ahmads wird als Oberhaupt der Bewegung jeweils auf Lebenszeit ein Kalif gewählt. Hierzu tritt ein Kollegium von rund 150 Männern zusammen, gewählte Repräsentanten der Ahmadiyya-Gemeinden der ganzen Welt. Frauen wirken



in diesem Gremium, nach einem freiwilligen Beschluß der Ahmadiyya-Frauenorganisation, nicht mit, jedoch werden, wie Kalif Tahir Ahmad auf der Pressekonferenz ausdrücklich betonte, sämtliche Vorschläge der weiblichen Gläubigen berücksichtigt.

Rechte der Frauen

Die Situation der Frau im Islam war auch einer der Schwerpunkte der Pressekonferenz, die von der Schlagfertigkeit des Kalifen geprägt war. Hierin ist die Ahmadiyya-Bewegung weitaus offener, als sich die islamische Welt ansonsten darzustellen weis. Laut Koran, so der Würdenträger auf eine entsprechende Frage, sind Männer und Frauen gleich - ausgenommen die von der Natur vorgegebenen Unterschiede. Zudem, so der Kalif, gibt der Koran den Frauen von vornherein mehr Rechte als andere Religionen und Systeme.

Hier nennt er das Recht auf Freiheit, ein »grundsätzliches Menschenrecht«: »Keine Frau kann im Islam von einem Mann besessen werden«. Verständlich daher auch, daß in seiner Bewegung eine Frau niemals gegen ihren Willen mit einem Mann vermählt werden kann. Und sollte es über eine solche Frage einmal zum Streit innerhalb der Familie kommen, hat die Betroffene jederzeit das Recht, sich direkt an den Kalifen zu wenden, der sich dann mittels einer Gesandtschaft um die Lösung der Probleme bemüht.

Mun-Sekte und Prominenz

Weitaus stärker als die Pressekonferenz war das abendliche Zusammensein in der Nuur-Moschee besucht. Bis auf den letzten Platz besetzt war der kleine Gebetsraum der islamischen Gemeinde, einige Besucher mußten sich in einem angrenzenden Nebenraum aufhalten. In den Reihen der Gäste waren Schüler ebenso vertreten wie prominente Mitbürger: Ortsvorsteher Ulrich Caspar, DRK-Kreisvorsitzender Helmut Kinkel und E. M. Yakubu, ehemaliger Botschafter Ghanas in Bonn und selbst gläubiger Ahmadiyya, bereicherten die Gästeliste. Auch zwei Mitglieder der Mun-Sekte, der sogenannten »Weltvereinigungskirche«, waren anwesend und verfolgten aufmerksam, aber passiv das Gespräch.

Begonnen wurde der Abend mit der Eröffnungssure des Korans, Al-Fateha. Anschließend bat der Kalif alle Anwesenden, sich selbst vorzustellen. Diese Aufforderung, der alle bereitwillig folgten, trug erheblich dazu bei, die Barriere zwischen dem Würdenträger und seinen Gästen zu überbrücken und die Atmosphäre aufzulockern.

Unerhörte Gebete und Heiliger Krieg

Schwerpunkt des Treffens in der Moschee waren Fragen religiösen Inhalts. So wandte sich ein gläubiger Moslem an den Kalifen mit der Frage, ob es auch Gebete gäbe, die nicht von Mohammed erhört würden. Das wurde von ihm bejaht, und die anschließende Frage nach den Gründen dafür gab den Anstoß zu einer kleinen Predigt über den Fragenkreis. Allah sei ein liebender Gott, so Kalif Tahir Ahmad, und er wolle den Menschen auch antworten. Aber hier spiele auch das Verhalten des Betenden eine Rolle. Ist sein Verhältnis zu Gott ungestört? Zudem würde auch manchmal um Ungerechtes gebetet -und solche Gebete kann ein gerechter Gott nicht erhören. Auch muß man bedenken, daß »die Weisheit Gottes über dem steht, was der Mensch versteht«. Folglich würden bei einem ungestörten Verhältnis zu Gott weise und gerechte Gebete immer erhört.

Eine weitere Frage betraf den Heiligen Krieg, etwa im Hinblick auf den Iran (»Hier sehe ich keine 'islamische' Revolution, sondern nur eine politische.«). Heiliger Krieg, so das Ahmadiyya-Oberhaupt, müsse in erster Linie mit dem Koran in der Hand geführt werden: ein Kampf der Argumente. Erst wenn man wegen seines Glaubens angegriffen werde, solle man das Schwert in die Hand nehmen. So werde auch im iranisch-irakischen Krieg nicht um den Glauben gekämpft, sondern um politische Inhalte.

Christen, Juden und Islam

Man könne auch, so der Kalif auf eine anschließende Frage, Menschen nur durch Predigt vom Islam überzeugen. Wahrhaftigkeit und Ehre müßten die Leitprinzipien sein, ohne die es in der Welt keinen Wechsel gebe.

Es ist seiner Meinung nach auch nicht richtig, wenn von seiten des Islam verschiedentlich behauptet wird, mit der Offenbarung des Korans habe das Judentum wie auchdas Christentum seine Existenzberechtigung verloren. »Die Menschen« meint Tahir Ahmad, »müssen sich frei entscheiden können«. Es steht uns auch nicht an, ergänzte er, über die Nichtgläubigen zu richten. Allah allein kenne das Innere des Menschen, und ein Christ, der seinen Glauben ernst nehme, könne vor seinen Augen ebenso Gnade finden wie ein gläubiger Moslem.

In dem regen Frage- und Antwortspiel in der Moschee legte der Kalif, wie schon in der Pressekonferenz, einen deutlichen Schwerpunkt auf die Liebe zu seinen Mitmenschen, auf Wahrheit und Ehrlichkeit, unabdingbare Prinzipien der von ihm repräsentierten Bewegung. Die Konsequenz, sein ruhiges und doch offenes Auftreten führten dazu, daß die Veranstaltung, letzter offizieller Punkt seines Frankfurtbesuches, sich statt der geplanten 90 Minuten über drei Stunden hinzog, und mancher konnte den Eindruck gewinnen, daß es auch im Islam Gruppen gibt, die ohne Fanatismus ihrem Glauben treu sein können.

Eis-Milano
De Pellegrin Valentino
Schweizer Straße 62-69
6000 Frankfurt 70
Die Tradition italienisches Eis vom Fachmann seit 1954 in Sachsenhausen

فرینکفورٹ۔ مغربی جرمنی

شاسن ہاؤزر زیٹونگ
SCHSEN HAUSER ZEITUNG
۲۵ر اگست ۱۹۸۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاستدان) مسٹر الرخ کیسپر جرمن ریڈ کراس کے ضلعی صدر، مسٹر ہیلمٹ کنکل اور ای ایم یعقوبو جو کہ بون میں غانا کے سابق سفیر ہیں اور خود ایک پختہ احمدی ہیں کی موجودگی نے حاضرین کی فہرست میں گراں قدر اضافہ کر دیا تھا۔ مورمن فرقے کے دو ارکان بھی شامل تھے جو "یونیفیکیشن چرچ" سے متعلق تھے۔ انہوں نے ساری میٹنگ کی کارروائی بڑی توجہ اور خاموشی سے سنی۔

شام کی یہ تقریب باضابطہ طور پر قرآن کریم کی پہلی سورۃ، سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد خلیفہ نے تمام مہمانوں سے درخواست کی کہ وہ خود اپنا تعارف کروائیں اس اچھے مطالبے کا سب حاضرین نے بڑی اچھی طرح جواب دیا۔ اور اس طرح معزز ہستی اور انکے مہمانوں کے درمیان اجنبیت کی دیوار پوری طرح گر گئی۔ اور سارا ماحول نہایت کھلے دل سے باتیں کرنے کا ہو گیا۔

دعائیں جو قبول نہ ہوئیں
اور مقدس جنگ (جہاد)

میٹنگ کی گفتگو کا مرکز مذہبی نوعیت کے سوالات اور ان کا جواب تھا۔ چنانچہ ایک مسلمان نے خلیفہ سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی دعائیں بھی ہیں جو قبول نہیں ہوتیں (؟)، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ یہ بات درست ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اللہ تعالیٰ ایک محبت کرنیوالا خدا ہے۔ خلیفہ طاہر احمد نے کہا کہ وہ اپنے بندوں کو جواب دینا چاہتا ہے۔ لیکن دعا کرنے والے کا طرز عمل بھی اس میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ بعض اوقات لوگ بے انصافی پر مبنی چیزوں کی دعا مانگتے ہیں۔ اور اس قسم کی دعائیں ایک انصاف کرنے والا خدا نہیں قبول کر سکتا۔ دعا کرنے والے کو لازمی طور پر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ "خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ انسانی سمجھ سے بہت بالا ہے" اس لحاظ سے عقلمندی اور انصاف پر مبنی دعائیں ہمیشہ قبول ہوتی ہیں اور ان کا جواب دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ دعا کرنے والے کا خدا سے نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم ہو

ایک اور سوال مقدس جنگ جہاد کے بارے میں کیا گیا۔ مثال کے طور پر ایران کی صورت حال کی روشنی میں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ نے جواب دیا جہاد کے بارے میں سب سے پہلے ہمیں قرآن کی طرف دیکھنا چاہیئے اس سے دلائل کی جنگ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ اگر کسی پر اس کے عقیدے کی وجہ سے حملہ کیا جائے تو وہ اس حملہ کا جواب دے سکتا ہے اب دیکھیں تو ایران عراق کی جنگ کسی عقیدے کی بناء پر نہیں ہے یہ سیاسی مقاصد کیلئے لڑی جا رہی ہے۔

خلیفہ نے اوپر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کوئی شخص لوگوں کو تبھی مطمئن کر سکتا ہے جب وہ اسلام کی بات کرے۔ سچائی اور وقار لازمی طور پر رہنما اصول ہونے چاہئیں اس کے بغیر دنیا میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی

ان کے خیال میں جب بعض مسلمانوں کی طرف سے ایسا دعویٰ کیا جاتا ہے تو یہ درست نہیں ہوتا کہ قرآن کے نزول کے ساتھ ہی یہودیت اور عیسائیت کے زندہ رہنے کا حق ختم ہو چکا ہے۔ طاہر احمد نے فرمایا کہ "تمام انسانوں کو اپنے بارے میں فیصلہ کرنیکی لازماً آزادی چاہیئے" انہوں نے مزید کہا کہ اسلئے یہ ہمارا کام نہیں ہے کہ ہم کسی کے کافر ہونے کا فتویٰ دیں۔ صرف اللہ ہی ہے جو کسی کے اندر کی کیفیت جانتا ہے۔ اس لئے ایک عیسائی جو اپنے عقیدے میں پوری طرح مخلص ہے اللہ کی نظر میں اسی طرح رحم کا مستحق ہو سکتا ہے جس طرح سے کوئی بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔ مسجد میں ہونے والے سوال وجواب کی اس زندہ محفل میں۔ جس طرح خلیفہ نے پریس کانفرنس میں جوابات دیئے تھے۔ زیادہ زور ان کا بنی نوع انسان سے محبت، سچائی اور ایمانداری کے اصولوں پر تھا۔ جو ان کی جماعت کے اہم ترین اصول ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے باوقار اور کھلے دل سے گفتگو کے انداز کی وجہ سے یہ میٹنگ طے شدہ نوے منٹوں کی بجائے تین گھنٹے زائد وقت تک جاری رہی۔ اور آخر میں بعض لوگوں نے یہ رائے قائم کی ہوگی کہ اسلام میں بھی ایسے فرقے ہیں جو مذہبی انتہا پسندی کے بغیر بھی اپنے عقائد میں مخلص ہو سکتے ہیں۔

- - - - - - - - -

فرینکفورٹ، مغربی جرمنی

ABEND POST / NACHTAUSGABE ۱۸ر اگست ۱۹۸۲ء

توجہ کا نقطۂ ارتکاز محبت و پیار
خلیفہ احمد ٹاؤن ہال رومر میں



Kalif Ahmad im Gespräch mit Stadtkämmerer Ernst Gerhardt (rechts). Foto: Senftleben

Liebe im Mittelpunkt
Kalif Ahmad im Römer

hb Frankfurt. — Keine „Religion der Slogans, sondern eine Religion der Realitäten" vertrete er, erklärte Kalif Hazrat Mirza Tamir Ahmad bei seiner Visite im Limpurgsaal des Frankfurter Römers, wo er von Stadtkämmerer Ernst Gerhardt empfangen wurde. Als Oberhaupt der Ahmadiyya-Muslim-Bewegung besuchte er am gestrigen Mittwoch seine Gemeinde am Main.

Rund 1400 Familien zählen zu der Kirche, die im Gegensatz zum christlichen Glauben nicht die Wiederkunft nur eines Messias in den Vordergrund stellt, sondern den Messias in Form mehrerer Propheten verkörpert sieht.

So stehe denn, erklärte der Kalif, die Liebe im Vordergrund des Glaubens. Das Königreich Gottes sei somit nur durch einen langen evolutionären Prozeß mit vielen Opfern zu erreichen, nicht durch eine Revolution.

In Frankfurt, bemerkte das Kirchenoberhaupt, habe man mit verschiedenen Problemen zu kämpfen. Zum einen würden die Gläubigen mit vielen nicht so gesetzestreuen Pakistani in einen Topf geworfen. Zum anderen werde dringend eine größere Moschee benötigt.

Abschließend meinte Kalif Ahmad: „Die Deutschen sind ein Volk der Erfinder. Ich wäre dankbar, wenn sie ein Gerät erfänden, mit dem man Glück messen kann."

فرینکفورٹ۔ "محض نعرے نہیں بلکہ ٹھوس حقائق پر مبنی مذہب کی نمائندگی میرا مقصد ہے" اس امر کا اعلان خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد نے فرینکفورٹ ٹاؤن ہال میں تشریف آوری پر اس کے ہال میں کیا۔ اس موقعہ پر لارڈ میئر کے نمائندے مسٹر ارنسٹ گیہارٹ نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ احمدیہ مسلم موومنٹ کے سربراہ اعلیٰ کی حیثیت سے وہ کل بدھ کے روز اپنی جماعت کے لوگوں سے ملنے فرینکفورٹ آئے تھے جو دریائے مائن کے علاقے میں رہتے ہیں

یہاں کے چودہ سو کنبے مشن سے متعلق ہیں، جو کہ اس عام عیسائی نظریے سے کہ صرف وہی سابق مسیح دوبارہ دنیا میں ظاہر ہوگا اتفاق نہیں کرتے اس کی بجائے وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیح کئی انبیاء کے روپ میں ظاہر ہوگا

تاہم خلیفہ نے اعلان کیا کہ مذہبی عقائد میں سب سے نمایاں اور اہم مقام محبت کو حاصل ہے۔ خدا کی حکومت ایک ارتقائی عمل سے گذر کر اور مختلف النوع قربانیوں میں سے ہو کر قائم ہوتی ہے۔ یہ کسی انقلاب کے ذریعہ پلک جھپکنے میں نہیں قائم ہوتی۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ نے فرمایا فرینکفورٹ میں رہنے والوں کو کئی مسائل سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ ایک یہ کہ احمدیوں کو بے پاکستانیوں کے ساتھ نتھی کر دیا گیا ہے جو صحیح معنوں میں فرمانبرداری کے تقاضوں کو پورا کرنا نہیں جانتے (جو احمدیوں کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ ہے) دوسرا مسئلہ جو احمدیوں کو حل کرنا ہے یہ ہے کہ ایک بڑی مسجد کی فوری ضرورت ہے۔

آخر میں خلیفہ احمد نے فرمایا "جرمن موجدوں کی قوم ہے۔ میں ان کا بڑا شکر گزار ہوں گا اگر وہ کوئی ایسی مشین ایجاد کر سکیں جو مسرتوں کو ناپ سکے"

ABED POST / NACHTAUSGABA
۱۸ر اگست ۱۹۸۲ء

- - - - - - - - -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورک۔ سوئٹزرلینڈ

وائن لینڈر ٹاک بلٹ
۳ ستمبر ۱۹۸۲ء

WEINLANDER TAG BLATT
WINTERTHUR

اسلامی احمدیہ تحریک کے نئے سربراہ اعلیٰ

کیا مسیح نے ہندوستان کی طرف سفر کیا؟

Weinländer Tagblatt, Winterthur, 3. Sep. 1982

Neues Oberhaupt der Ahmadiyya-Bewegung des Islams

Reiste Jesus nach Indien?

u. Im Hotel «Nova-Park» in Zürich veranstaltete die Ahmadiyya-Bewegung des Islams in der Schweiz für ihr *neues Oberhaupt* Hazrat Mirza Tahir Ahmad (Khalifa-tul-Masih IV.) eine Orientierung und anschliessend wurde ein Empfang gegeben, der von einigen Konsulen und Leuten aus Wirtschaft und Kultur beschickt wurde. Dass das neue Oberhaupt gerade jetzt in Zürich weilte, ist eher zufällig. Er befindet sich auf der Durchreise um die europäischen Missionen zu besuchen und um am 10. September 1982 im spanischen Cordoba zu sein, wo nach 700 Jahren «Abstinenz» nun *wieder eine Moschee eröffnet* werden soll.

Der heute rund 50jährige Hazrat Mirza Tahir Ahmad ist ein *leutseliger Mann*, der lieber über seine Aufgaben und jene seiner Bewegung spricht als über seine Person.

Gott oberste Instanz

Für den Islam ist Gott die oberste Instanz, wie es für die Christen nur den einen Gott geben soll. In *Jesus* sehen sie allerdings *nicht den Sohn Gottes*, sondern einen Propheten unter vielen, und auch glauben sie nicht, dass Jesus am Kreuze gestorben ist.

Gerade die Ahmadiyya-Bewegung, die ihren Ursprung in Pakistan hat, betreibt eine *rege Jesus-Forschung*. Nach der Auswertung der Bibeltexte sind sie der Meinung, dass Paulus, der damalige Statthalter, die Soldaten angewiesen habe, Jesus am Kreuz mit dem «Essigschwamm» Betäubungsmittel gegeben zu haben, damit er *praktisch schmerzarm* durch den Prozess ging. Als weiterer Beweis wird ins Feld geführt, dass den beiden Uebeltätern, die mit Jesus ans Kreuz geschlagen wurden, nach der Abnahme vom Kreuz die Beine gebrochen wurden, nicht aber Jesus. Die Jesus-Forscher meinen, dass Jesus nach seiner Genesung *nach Indien weitergereist* sei und dort noch viele Jahre *als Missionar* gewirkt habe. Mit dieser Ueberlegung steht der *Islam in starkem Widerspruch zu den Christen*, und eine Annäherung der Standpunkte dürfte kaum zu bewerkstelligen sein.

Die Frau werde im Islam nicht als Besitz des Mannes angesehen, sondern als Mitarbeiterin. Der Kaufpreis, den der Bräutigam an den Brautvater zu entrichten hat, wird nicht als Kaufpreis, sondern als eine Rücklage betrachtet für den Fall, dass der Mann die Frau aus seinem Hause weist.

Hauptziel: Vereinigung der Religionen

Hazrat Mirza Tahir Ahmad bezeichnet sich als ein *treuer Diener Gottes* und seiner Bewegung. Er weiss nicht zu sagen, weshalb gerade Gott ihn zum Oberhaupt der Ahmadiyya-Bewegung erkoren hat.

In der Schule habe er meist die *hinteren Bänke* gedrückt. Vielleicht sah die Wahlkörperschaft in der leiblichen Bruderschaft des Hazrat Mirza Tahir Ahmad mit dem Vorgänger der Bewegung ein Zeichen Gottes, ihn an die Spitze der Bewegung zu stellen.

Als eine seiner Aufgaben sieht es das Oberhaupt an, alle Religionen, die an den einen Gott glauben, zu vereinen. Die Islam-Bewegung glaubt, dass das Ziel schon bis in 200 Jahren verwirklicht werden kann.

Mit den Vorkommnissen um die Gruppe Kohmeny und seiner *Schreckensgesellschaft* will die Ahmadiyya-Bewegung des Islams nichts zu schaffen haben. Sie sei *für Liebe und Verständnis unter den Menschen* und lehne selbst jede Gewalt ab. Man schätze die Zahl der Mitglieder der eigenen Bewegung auf etwa 10 Millionen in der ganzen Welt. Wer sich dieser Bewegung anschliessen will, muss sich ihren Gepflogenheiten und ihrer Führung anpassen, nicht umgekehrt.

Die Mission der Schweiz umfasst heute rund 50 Mitglieder, davon 28 hiesige Familienoberhäupter. Der Moschee in Zürich kommt insofern eine Bedeutung zu, als sie in der Schweiz, im süddeutschen Raum und in Vorarlberg die *einzige Gottesstätte* der Bewegung ist, die von allen Moslems aufgesucht werden kann.

سوئٹزرلینڈ کی اسلامی احمدیہ تحریک (جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ) نے اپنے نئے سربراہِ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے لئے نووا پارک ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا اس کے معاً بعد ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں بعض سفارتی نمائندوں تجارت پیشہ اصحاب اور سماجی شخصیتوں نے شرکت کی یہ ایک اتفاق ہے کہ نئے سربراہِ اعلیٰ آجکل زیورخ میں بنفسِ نفیس موجود ہیں آپ خاص زیورخ کے دورہ پہ نہیں آئے ہیں بلکہ آپ یورپ کے تمام احمدیہ مشنوں کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں اور اس دورہ کے تسلسل میں ہی یہاں بھی ورود فرما ہوئے ہیں دورہ جاری رکھتے ہوئے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو آپ سپین کے شہر قرطبہ پہنچیں گے جہاں سات سو سال کی رُکاوٹ کے بعد اب پھر ایک مسجد کا افتتاح ہونے والا ہے

حضرت مرزا طاہر احمد جن کی عمر کم و بیش پچاس سال ہے بہت خلیق اور ملنسار ہیں آپ اپنی ذات کے بارہ میں بات کرنے کی بجائے اپنے فرائضِ منصبی اور جماعت کے بارہ میں بات کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

خدائے قادرِ مطلق

عیسائیت کی طرح اسلام میں بھی خدا کی ذات قادرِ مطلق ہے مگر اسلام خدائے واحد کا تصوّر پیش کرتا ہے یہ لوگ یسوع کو خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اسے تمام دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول سمجھتے ہیں۔ مزید برآں وہ یہ بھی نہیں مانتے کہ یسوع صلیب پر فوت ہو گیا تھا

جماعت احمدیہ جس کا مرکز پاکستان میں ہے علی الخصوص مسیح کے بارہ میں سرگرمی سے تحقیق میں مصروف ہے بائیبل کی آیات کی توجیہات کی رو سے ان کا نظریہ یہ ہے کہ پلاطوس نے جو اُس زمانہ میں گورنر تھا سپاہیوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ صلیب پہ یسوع کو درد دُور کرنے کی غرض سے اسفنج کے ذریعہ سرکہ وغیرہ دیتے رہیں تاکہ وہ صلیب دیئے جانے کے سارے عمل میں سے درد محسوس کئے بغیر یا آسانی گزرنے کے قابل ہو سکے۔ مزید ثبوت کے طور پر اس حقیقت کا بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ جن دو مجرموں کو مسیح کے ساتھ ہی صلیب دی گئی تھی انہیں صلیب پہ سے اتارنے کے بعد ان کی ٹانگیں توڑ دی گئی تھیں لیکن یسوع کی ٹانگیں نہیں توڑی گئیں۔

مسیح کے بارہ میں تحقیق کرنے والوں کا نظریہ یہ ہے کہ مسیح نے صحتیاب ہونے کے بعد ہندوستان کا سفر اختیار کیا اور وہاں کئی سال تک تبلیغ کرتا رہا۔ یہ اندازِ فکر ایسا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اسلام کا عیسائیت سے واضح اختلاف نمایاں ہو جاتا ہے دونوں کے نقطہ ہائے نظر میں تطابق یا مفاہمت ممکن نظر نہیں آتی۔

اسلام میں عورت کو مرد کی ملکیت تصوّر نہیں کیا جاتا بلکہ اسلام کی رو سے عورت کی حیثیت مرد کے ایک ساتھی کی سی ہے دولہا جو رقم دلہن کے باپ کو دیتا ہے وہ بطور قیمت ادا نہیں کرتا بلکہ وہ رقم بطور ریزرو محفوظ رہتی ہے اور اُس وقت عورت کے کام آتی ہے کہ جب ناچاقی کی صورت میں کوئی مرد اپنی بیوی کو (طلاق دینے کے بعد) اپنے گھر سے رخصت کر دے (غالباً اخبار کی مراد حق مہر کی رقم سے ہے مگر یہ رقم اسلامی شریعت کی رو سے دلہن کے باپ کو نہیں دلہن کو ادا کی جاتی ہے اور یہ کلیتہً اُسی کی ملکیت ہوتی ہے۔ ناقل)

مطمحِ نظر۔ اتحادِ مذاہب

حضرت مرزا طاہر احمد

اپنے بارہ میں کہتے ہیں کہ میں خدا کا وفاشعار بندہ اور اپنی جماعت کا خادم ہوں۔ آپ اس بارہ میں کچھ نہیں جانتے کہ خدا نے تمام لوگوں میں سے۔ جماعت کے سربراہ اعلیٰ کی حیثیت سے آخر آپ کا انتخاب کیوں کیا۔

سکول میں آپ بالعموم پچھلے بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے ہو سکتا ہے کہ مجلسِ انتخاب خلافت نے اس حقیقت کو کہ حضرت مرزا طاہر احمد اپنے پیش رَو کے بھائی ہیں اس رنگ میں لیا ہو کہ گویا اس میں خدائی اشارہ مضمر ہے کہ انہیں ہی سربراہِ اعلیٰ منتخب کر لیا جائے۔

سربراہِ اعلیٰ جملہ توحید پرست مذاہب میں اتحاد پیدا کرنے کو اپنے فرائض منصبی کا ایک حصّہ سمجھتے ہیں۔ یہ اسلامی تحریک اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ یہ ارفع مقصد دو سو سال کے اندر اندر پورا ہو جائے گا۔

اسلامی احمدیہ تحریک خود کو خمینی گروپ کے کاموں اور ان کی (مبنیہ) دہشت پسند سوسائٹی سے منسلک نہیں کرتی بلکہ اپنے آپ کو ان سے لاتعلق ظاہر کرتی ہے یہ تمام بنی نوع انسان میں باہمی محبت اور افہام و تفہیم کا پرچار کرتی ہے اور ہر قسم کے تشدد کے خلاف ہے ساری دنیا میں اس اسلامی تحریک کے ممبران کی تعداد اندازاً دس ملین (ایک کروڑ) ہے جو شخص بھی اس تحریک میں شامل ہونا چاہے اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس کے مسلک کے مطابق عمل کرے اور اس کی قیادت کو پورے طور پر تسلیم کرے نہ یہ کہ تحریک اس کے منشاء کے مطابق چلے۔

سوئٹزرلینڈ کا احمدیہ مشن پچاس ممبران پر مشتمل ہے ان میں سے ۲۸ ممبر سوئس گھرانوں کے سربراہ ہیں مسجد زیورخ کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ یہ سوئٹزرلینڈ، جنوبی جرمنی اور مغربی آسٹریا کے ممبران جماعت کی واحد عبادت گاہ ہے تمام مسلمان اس میں عبادت کے لئے آ سکتے ہیں۔

(روزنامہ "وائن لینڈر ٹاک بلٹ" مورخہ ۳۔ ستمبر ۱۹۸۲ء)

جینیوا - سوئٹزرلینڈ

JOURNAL DE GENEVE جرنل ڈی جینیوا

۲۶-۲۵ ستمبر ۱۹۸۲ء

(فرانسیسی سے ترجمہ)

سپین میں اسلام

اُندلس میں مؤذن کی واپسی

JOURNAL DE GENEVE

L'ISLAM EN ESPAGNE

Le muezzin est de retour dans la campagne andalouse

De Madrid: Christian Galloy

■ **Cinq siècles après la reconquête des rois catholiques et l'expulsion des «maures», la très sainte Andalousie, terre des encagoulés et des processions à la Vierge, entend à nouveau le nom d'Allah. Cinq fois par jour, il tombe des minarets de la mosquée de Marbella, construite en 1981 pour le confort spirituel des rois du pétrole, aux portes de leur résidence d'été de la Costa del Sol. Un luxe de riches qui n'émeut personne. Mais depuis le 10 septembre dernier, la mélopée du muezzin, l'appel à la prière musulmane pénètre aussi dans l'Andalousie profonde, celle des journaliers agricoles qui affrontent la faim. Là, le choc est perceptible.**

Entre deux méandres du Guadalquivir, à 32 kilomètres de Cordoue, les agriculteurs de Pedro Abad saluent désormais leur curé, leur maire communiste et leur imam, locataire de la mosquée inaugurée par la communauté Ahmadia, d'origine pakistanaise, le 10 septembre

Quelle fête, cette inauguration! Raisins, bananes, biscuits et pepsi-cola offerts à tous sous les minarets. Distribution de brochures intitulées «l'Islam, message d'amour». Défilé permanent, dans la nuit, entre les terrasses des bistrots de la Grand-Rue, de Pakistanais, et d'Africains ahmadis, couverts de turbans, de saïrs, de boubous. Et puis, la harangue de Seyedna Hazrat Mirza Tahir Ahmad, 4e khalife suprême de la communauté ahmadie, venu de Lahore. Trois mille cinq cents villageois, toute la population de Pedro Abad, l'ont entendu clamer: «les cinq appels quotidiens à la prière de cette mosquée que nous inaugurons aujourd'hui vous rappelleront qu'Allah est unique et que Lui seul mérite d'être adoré».

Les ahmadis de Pedro Abad

Le lendemain matin, Miguel Morales Moya, le solide curé de Pedro Abad, faisait résonner dans le nef de l'église les alleluias de ses catéchumènes. Dans la cure, aux fenêtres ouvertes sur la petite plaza de Andalucia, il nous confiait, perplexe: «vraiment, j'ignore pourquoi les ahmadis se sont installés ici. Même le vicaire-général me l'a demandé. Lorsque j'ai posé cette question à l'imam, car il est déjà venu me visiter, sa réponse fut: Allah l'a voulu ainsi! De toute façon, ce village est très catholique, à part une famille très ignorante, détournée par les témoins de Jehovah... Les villageois ne se plaignent pas. Tout au plus expriment-ils de légères craintes, la peur du maure. Je rassure mes paroissiens en leur disant qu'il leur serait aussi difficile de nous convertir à l'islam qu'il nous le serait de les convertir, eux, au catholicisme... après tout, la liberté de culte est une réalité. Que l'imam soit donc le bienvenu».

Ce curé œcuménique, ce Don Camillo andalou qui vivait déjà en bonne intelligence avec son Peppone, le maire et instituteur communiste, n'a pas entendu le grand khalife nous déclarer en aparté, dans un salon de la mosquée: «Nous tenterons de convertir non seulement les gens de la région, mais aussi l'Espagne tout entière. Nous frapperons aux portes pour répandre notre message avec sincérité. Le monde entier, un jour, sera musulman. C'est une condition essentielle à la survie de l'humanité. Cette tâche sera remplie dans deux siècles au plus tard... Nous avons choisi ce village car la vie y est encore pure. En Europe, les villes sont submergées

Suite en page PAYS DE KAUD

L'ISLAM EN ESPAGNE

Le muezzin est de retour dans la campagne andalouse

SUITE DE LA PREMIÈRE PAGE

par le matérialisme et la destruction des valeurs humaines».

Le triomphe universel d'Allah, dans deux siècles? On sourit. D'autant plus que la communauté ahmadia, créée en 1889 dans l'empire des Indes britanniques, irrite les «vrais» musulmans, les sunnites ou les chiites. Ils parlent «d'hérésie, de mascarade financée par les Britanniques pour servir leurs intérêts coloniaux».

Il n'empêche que «le retour du maure» est un thème journalistique à la mode en Espagne. Les néons arabes dans les rues de Marbella, le palais du roi Fahd dans la même ville, les rolls des émirs ornées de starlettes, le rachat manqué à Cordoue d'une église, qui était une mosquée sous le califat, et la diffusion de documents apocryphes attribués à la ligue islamique de la Mecque, documents qui parlent de «la création d'associations éducatives et commerciales pour préparer, dans le secret et la tranquillité, la reconquête de toutes les villes andalouses aux mains des chrétiens infidèles», tout cela a sensibilisé l'espagnol moyen à un thème généralement appelé «la reconquête islamique».

A Madrid, le directeur ryhem du centre islamique, Bahige Malla Huech, estime à 80 000 le nombre de musulmans établis dans la péninsule. Selon lui, à peine six cents seraient des espagnols convertis. L'un de ces convertis, le journaliste Alvaro Machordom, est secrétaire général de la communauté musulmane d'Espagne. Il parle, lui, de dix mille convertis «présents dans toutes les provinces, toutes les professions et toutes les classes sociales».

Il attend beaucoup de la victoire probable des socialistes aux élections législatives du 28 octobre prochain. «J'espère, dit-il que les choses changeront enfin, que nous aurons accès à la radio et à la télévision, comme le permet la Constitution de 1978».

Alvaro Machordom a trouvé en l'islam sunnite «la route directe vers Dieu, sans détour. Le mystère de la Trinité m'était insupportable. C'est comme si les chrétiens n'admettaient pas l'unicité de Dieu». D'autres espagnols, qui ont troqué leur prénom de José ou Carlos pour celui d'Abdessalam ou Abdelnur en reviennent, tôt ou tard, à cet argument qui semble expliquer la majorité des conversions.

Alvaro Machordom insiste sur le fait que la liberté de culte est toute fraîche en Espagne. Il lui manque encore l'aide des moyens audio-visuels, qui «ouvriront un développement considérable à l'islam dans ce pays». Le grand khalife de la communauté ahmadia dit sans doute la même chose lorsqu'il affirme que «l'Occident se révolte contre sa propre société. Les peuples d'Europe et d'Amérique se lancent à la recherche du bonheur et de la paix et ce désir les prépare à recevoir la parole du prophète». ■

Christian Galloy

میڈرڈ سے کرسچین گیلوئے نے لکھا:-

"مقدس اندلس میں جو "BLACK CAPS" بلیک کیپز اور کنواری مریم کے جلوسوں کا علاقہ ہے۔ مور قوم (مسلمان) کے نکالے جانے اور کیتھولک بادشاہوں کی فتح کے پانچ سو سال بعد ایک بار پھر اللہ کا نام گونجا ہے۔ یہ آواز دن میں پانچ دفعہ مربلہ (MARBELLA) کی مسجد کے مناروں سے نکلتی ہے۔ یہ مسجد ۱۹۸۱ء میں ہڑول کے بادشاہوں کے روحانی سکون کیلئے ان کی گرمائی رہائش گاہ COSTA DEL SOUL کے پاس بنائی گئی ہے۔

یہ مسجد صرف دولت کے بل پر ایک عیاشی کی حیثیت رکھتی ہے جس کا اثر کسی شخص کے دل پر نہیں پڑتا۔ لیکن ۱۰ ستمبر سے اسلامی نماز کے لئے بلانیوالی اذان اندلس کے قلب میں بھی داخل ہو رہی ہے۔ یہ علاقہ بھوک کا مقابلہ کرنیوالے زرعی مزدوروں کا ہے۔ یہاں اذان کا دل کو ہلا دینے والا اثر نمایاں ہے۔ چنانچہ اب قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر دُور دریائے وادی الکبیر (GUADALQVIVIR) کی دو شاخوں کے درمیان واقع قصبہ پیدرو آباد کے کسان سلام کرتے ہیں۔ اپنے پادری کو، اپنے کمیونسٹ میئر کو اور..... مسلمان امام کو، اس مسجد کے پاکستانی امام کو جس کا افتتاح ۱۰ ستمبر کو جماعت احمدیہ نے کیا۔

افتتاحی تقریب بھی کیا تقریب تھی! انگور، کیلے، بسکٹ اور پیپسی کولا مندوں کے سایے میں ہر شخص کی ضیافت کے لئے موجود تھے پمفلٹ تقسیم کئے گئے جن کا عنوان تھا

"اسلام۔ محبت کا پیغام"

رات گئے تک مین بازار میں پگڑیوں اور ٹوپیوں سے مزین پاکستانی اور افریقن احمدیوں کا ہجوم۔ اور ہاں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد یعنی احمدیہ جماعت کے چوتھے سربراہ خلیفہ جو لاہور سے آئے ہیں کی، معرکہ آراء تقریر۔ ساڑھے تین ہزار دیہاتیوں نے اُن کا یہ دعویٰ سنا۔

"جس مسجد کا آج ہم افتتاح کر رہے ہیں اس میں نماز کیلئے بلانے کی صدا روزانہ پانچ وقت آپ لوگوں کو یہ تنبیہ کرتی رہے گی کہ اللہ ایک ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔"

پیدرو آباد میں احمدی

"ہم صرف اس علاقے کے لوگوں کا مذہب بدلنے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ تمام ہسپانیہ کو بدلیں گے ہم دروازوں کو کھٹکھٹا کر اخلاص کے ساتھ اپنا پیغام پہنچائیں گے ایک دن ایسا آئے گا جب تمام دنیا مسلمان ہو چکی ہوگی۔ انسانیت کے بچاؤ کیلئے یہی ایک صورت ہے یہ کام زیادہ سے زیادہ دو صدیوں میں مکمل ہو جائے گا..... ہم نے اس گاؤں کو اس لئے چنا ہے کہ یہاں ابھی کچھ پاکیزگی باقی ہے۔ یورپ کے شہر مادیت اور انسانی قدروں کی تباہی کے سیلاب میں ڈوب چکے ہیں"

اللہ کی دائمی فتح؟ دو صدیوں میں؟ سن کر ہنسی آجاتی ہے خصوصاً جبکہ یہ دیکھا جائے کہ اس فرقہ کا آغاز ۱۸۸۹ء میں برطانوی سلطنت کے زیر نگیں ہندوستان میں ہوا۔ اور "اصل" مسلمان یعنی سنّی اور شیعہ اس فرقے سے بھڑکتے ہیں اور ان کے بقول" یہ ملحد ہیں اور ایک ایسا

بات پوچھی ہے۔ امام صاحب مجھ سے ملنے آئے تھے میرے سوال پر انہوں نے کہا تھا کہ اللہ کی مرضی یہی ہے۔ بہرحال یہ گاؤں کٹر کیتھولک ہے۔ یہاں صرف ایک جاہل سے خاندان کو یہوواہ وٹنس (JEHOVA WITTNESS) تمام فرقے نے اپنا ہمنوا بنا لیا ہے۔..... گاؤں کے باشندوں کو مسجد بننے پر کوئی شکایت نہیں تاہم وہ تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انہیں مور قوم (مسلمان) سے تھوڑا سا خوف ضرور ہے۔ میں اپنے علاقے کے عیسائیوں کو تسلی دیتا ہوں کہ وہ گھبرائیں نہیں۔ ہمیں مسلمان بنانا ویسا ہی کٹھن ثابت ہوگا جیسا کہ ان مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا مشکل نظر آتا ہے۔..... آخر مذہبی آزادی بھی تو اب ایک حقیقت بن چکی ہے چنانچہ ہم امام کو خوش آمدید کہتے ہیں"

یہ روشن خیال پادری اندلس کے روایتی پادری (DON CAMILLO) جیسا ہے۔ اس گاؤں کا کمیونسٹ میئر پیشے کے لحاظ سے استاد ہے۔ ان دونوں نے شاید مسجد میں عظیم خلیفہ کا یہ اعلان نہیں سنا:-

---

اگلی صبح گرجا کی محراب میں پیدرو آباد کے پادری (MIGUEL MORALES MOYA) نے حسب معمول خدا کی حمد و ثنا بیان کی۔ پادری صاحب نے اپنی رہائش گاہ میں جس کی کھڑکیاں چوک میں کھلتی ہیں، حیرانی کے عالم میں یہ انکشاف کیا "حقیقت یہ ہے مجھے کچھ پتہ نہیں کہ احمدیوں نے خاص انگلی پہ کیوں قدم جمائے ہیں۔ بڑے پادری نے بھی مجھ سے یہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گروہ ہے جسے درپردہ انگریزوں نے اپنے نوآبادیاتی مفاد کی خاطر کھڑا کیا"۔ (اس الزام میں قطعاً کوئی صداقت نہیں ہے۔ ناقل)

بہرحال اندلس کے پریس میں "مسلمانوں کی واپسی کا بہت چرچا ہے۔ مربلہ MARBELLA کی گلیوں میں جدید عربوں کی آمد اور اسی شہر میں شاہ فہد کا محل شارلٹ کاروں کے جھرمٹ میں عرب امیروں کی رولس رائس کاریں قرطبہ کی پرانی مسجد کو خریدنے کی کوشش جواب گرجا ہے، مکہ کی اسلامک لیگ کی طرف سے لٹریچر کی تقسیم، ان کی طرف سے ایسی تعلیمی اور تجارتی تنظیمیں بنانے کے عزم کا اظہار جو خاموشی کے ساتھ اندلس کو کافر عیسائیوں سے واپس فتح کرنیکی تیاری کرینگی ان سب چیزوں اور "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے ذکر نے عام ہسپانوی باشندوں کو اس موضوع کے ضمن میں بہت حساس بنا دیا ہے۔

میڈرڈ کے اسلامک سنٹر کے شامی نژاد ڈائریکٹر (BAHIGE MALLA HUECH) کے کہنے کیمطابق جزیرہ نما (سپین اور پرتگال) میں ۸۰،۰۰۰ کے قریب مسلمان ہیں جن میں سے ۶۰۰ کے قریب ہسپانوی نومسلم ہونگے۔

ایک ہسپانوی نومسلم اخبار نویس (ALVARO MACHORDOM) نامی اسلامی کمیونٹی کا سیکرٹری جنرل ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہر علاقے میں اور ہر طبقہ سے کل دس ہزار لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔

اس کو سوشلسٹ پارٹی کی متوقع الیکشن ۲۸ اکتوبر میں فتح سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں انہیں امید ہے کہ صورت حال بدلیگی اور اسطرح ان کو ریڈیو اور ٹیلیویژن تک رسائی حاصل ہو جائیگی جیسا کہ ۱۹۷۸ء کے آئین میں اجازت ہے۔

ALVARO MACHORDOM نے سنیوں کے اسلام میں خدا کی جانب سیدھا راستہ پایا ہے تثلیث کا نظریہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ دوسرے نومسلم جو اپنا نام جوسے یا کارلوس سے بدل کر عبدالسلام یا عبدالنور رکھتے ہیں وہ بھی کم و بیش یہی دلیل پیش کرتے ہیں۔ اور شاید مذہب تبدیل کرنے کی یہی اصل وجہ بن رہی ہے۔

ALVARO MACHORDOM نے اس بات پر زور دیا کہ مذہبی آزادی کا نظریہ سپین کیلئے بالکل نیا ہے اور ابھی تک سمعی و بصری (ریڈیو اور ٹیلی ویژن) وسائل میسر نہیں ہیں۔ جن کے مہیا ہونے سے اس ملک میں اسلام کی ترقی کا ایک نیا باب کھل جائے گا۔

احمدیہ جماعت کے عظیم خلیفہ بھی بلاشبہ یہی بات کہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مغرب خود اپنے معاشرے کے خلاف بغاوت پر اُتر آیا ہے۔ یورپ و امریکہ کے باشندے خوشی اور امن کی تلاش میں نکلے ہیں اور یہ خواہش انہیں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام قبول کرنے پر آمادہ کر رہی ہے۔

(کرسچین گیلوئے)

زیورک۔ سوئٹزرلینڈ

روزنامہ ٹاگس انسائیگر TAGES-ANZEIGER

۳۱ اگست ۱۹۸۲ء

ایک اسلامی فرقہ کے سربراہ زیورک میں

اسلامی احمدیہ تحریک کے سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد نے زیورخ میں اپنی جماعت کے افراد سے ملاقات کی۔ یہ اسلامی تحریک تقریباً ایک سو سال پہلے روایتی اسلام میں سے ابھری اور خود ان لوگوں کے قول کے مطابق آج یہ تحریک دنیا بھر میں تقریباً دس ملین (ایک کروڑ) ممبران پر مشتمل ہے ان کی زیورک میں اپنی ایک مسجد ہے پاکستان سے آئے ہوئے اس جماعت کے سربراہ اعلیٰ خلیفۃ المسیح نے پیر کے روز "نووا پارک" ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ تحریک میں سوئس باشندے بھی شامل ہیں۔ آپ اس پختہ یقین پر قائم ہیں کہ آپ حقیقی اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس یقین کی بناء پر احمدی مسلمانوں نے ایک زبردست تبلیغی مہم شروع کر رکھی ہے یہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مستقبل قریب یا بعید میں عظیم سیاسی انقلاب رونما ہوں گے ان انقلابات کے نتیجہ میں ایک نیا نظام ابھرے گا۔ جس کے زیر اثر نہ صرف سوئٹزرلینڈ بلکہ دنیا کا بڑا حصہ احمدیہ تحریک میں شامل ہو جائے گا۔

Tages-Anzeiger
Zürich (CH)
Aufl.t.261 446

31. Aug. 1982

Islamisches Oberhaupt in Zürich

sta. Im Rahmen einer Europareise hat das Oberhaupt der islamischen Ahmadiyya-Bewegung, *Hazrat Mirza Tahir Ahmad*, seine Glaubensgemeinde in Zürich besucht. Die islamische Bewegung, die sich vor rund 100 Jahren vom traditionellen Islam gelöst hat und nach eigenen Angaben heute weltweit rund zehn Millionen Anhänger umfasst, unterhält an der Forchstrasse in Zürich eine eigene Moschee. An einer Pressekonferenz vom Montag im Hotel «Nova-Park» erklärte der aus Pakistan angereiste Khalif, dass auch Schweizer der Ahmadiyya-Bewegung angehörten. Er ist überzeugt, den wahren Islam zu vertreten. Aus dieser Überzeugung heraus entwickeln die Ahmadiyya-Muslime eine starke Missionstätigkeit. Sie glauben, dass in naher oder ferner Zukunft grosse politische Umwälzungen zu einer Neuordnung führen werden, in deren Rahmen nicht nur die Schweiz, sondern auch weite Teile der Welt zur Ahmadiyya-Bewegung finden werden.

تحریک میں شامل ہو جائے گا۔

(روزنامہ "ٹاگیس۔ انسائیگر" زیورخ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء)

زیورک۔ سوئٹزرلینڈ

نائے زیورچر نخ رشٹن۔ زیورک

یکم ستمبر ۱۹۸۲ء

NEUE ZURCHER NACHRICHTEN

یورپ کے دورہ پر

اسلامی احمدیہ تحریک کے سربراہ کے نئے سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا طاہر احمد نے اپنے سفر یورپ کے دوران سوموار کو زیورک میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا نیز ایک استقبالیہ بھی منعقد ہوئی۔ مرزا طاہر احمد اپنے آپ کو بلحاظ منصب خلیفۃ المسیح الرابع کہتے ہیں یعنی ایک ایسا شخص جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جسے مجلس انتخاب نے بطور سربراہ اعلیٰ اُس انسان کا چوتھا جانشین چُنا ہے جو اپنے منصب و مقام کے اعتبار سے مسیح تھا۔ احمدیہ تحریک کا مرکز ابتداً ہندوستان میں واقع تھا لیکن تقسیم ہند کے بعد سے اس کا مرکز پاکستان میں ہے جماعت احمدیہ کے ممبران کی تعداد اندازاً ایک کروڑ ہے سوئٹزرلینڈ میں یہ صرف پچاس کی تعداد میں ہیں۔ زیورک میں ان کی ایک مسجد ہے جو مسجد محمود کہلاتی ہے احمدیہ تحریک کے پیرو دوسرے مسلمانوں کی طرح قرآن کو بطور معیار تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ دوسروں کے مقابلہ میں اس کی جداگانہ تفہیم رکھتے ہیں اور عمل کے ان سے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں۔

Neue Zürcher Nachrichten
Zürich (CH)
Aufl.t.12 500

1. Sept 1982

Auf Reise durch Europa

(sda) Das neue Oberhaupt der Ahmadiyya-Bewegung des Islams, Harrat Mirza Tahir Ahmad (Khalifa-tul-Masih IV.), hat auf seiner Europareise am Montag in Zürich eine Pressekonferenz und einen kleinen Empfang gegeben. Ahmad versteht sich als Khalifa-tul-Masih IV. als von Gott berufen und ist von einem Wahlkollegium zum Oberhaupt und vierten Nachfolger des Mannes auserkoren worden, der seinerzeit den Titel des Messias (Masih) erhielt.

Der Hauptsitz der Ahmadiyya-Bewegung war ursprünglich in Indien und befindet sich seit der Teilung Indiens in Pakistan. Die Zahl der Anhänger der Ahmadiyya-Bewegung wird auf zehn Millionen geschätzt. In der Schweiz sind es nur ein halbes hundert; sie unterhalten in Zürich die Mahaud-Moschee. Die Anhänger der Ahmadiyya-Bewegung berufen sich zwar wie die übrigen Moslems auf den Koran, schöpfen aber aus ihm noch andere Erkenntnisse und beschreiten in der Praxis andere Wege.

(اخبار "نائے زیورچر نخ رشٹن"، زیورخ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ:۔ مسیحی روزنامہ

حقیقی اسلام ہی کو دنیا میں آشکار کرنے کی غرض سے آئی ہے۔ یہ حقیقی اسلام ہی نوع انسان کا خدا سے تعلق بحال کر کے دنیا کو تباہی سے بچائے گا۔

جماعت احمدیہ مسیح (علیہ السلام) اور آپ کے ابتدائی پیروؤں کی طرح اپنے مشن کی تکمیل کے لئے کبھی تشدد کا سہارا نہیں لے گی۔ قرآن میں جس جہاد کا ذکر ہے اس سے فی زمانہ روحانی جہاد مراد لیا جائے گا۔

حضرت مرزا طاہر احمد نے جو یہاں سے ہمبرگ جانے والے ہیں مزید فرمایا جس طرح عیسائیت صدیوں گمنام رہنے کے باوجود صداقت کے بل پر بالآخر فتحیاب ہوئی۔ اسی طرح احمدیت بھی ضرور غالب آئے گی۔ انہوں نے کہا ایک مہذب قوم کی حیثیت سے اہل ڈنمارک کی خوبی اور تہذیب و انسانیت کے فروغ میں ان کے کردار کی اہمیت اس بات میں نہیں ہے کہ وہ احمدیت کو خاطر میں نہ لا کر اس کے خلاف تشدد روا نہیں رکھتے بلکہ اس کی خوبی اور فلاح تہذیب و انسانیت میں ان کے کردار کی عظمت اس امر میں مضمر ہے کہ وہ اپنے دلوں کے دروازے کھول کر احمدیت کے پیغام کی طرف متوجہ ہوں، اس پر غور کریں۔ اور قائل ہونے کی صورت میں اسے قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔

(کوپن ہیگن ڈنمارک سے شائع ہونے والے مسیحی روزنامہ KRISTELIGT DAGBLADET مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۲ء میں شائع شدہ خبر کا اردو ترجمہ و مفہوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Khalifa-tul-Masih IV. auf der Durchreise

f. Im Juni dieses Jahres hat die *Ahmadiyya-bewegung des Islams*, die in Zürich an der Forchstrasse eine Moschee besitzt, ein neues Oberhaupt erhalten. Als vierter Nachfolger von Mirza Ghulam Ahmad, der diese Bewegung 1889 gegründet hat, wurde in Rabwa (Pakistan), dem Zentrum der Bewegung, *Mirza Tahir Ahmad* gewählt, ein Bruder des verstorbenen Vorgängers. Kurz nach seiner Amtseinsetzung befindet sich nun Khalifa-tul-Masih IV., wie sein Titel heisst, bereits auf einer ausgedehnten *Europareise*, in der er natürlich auch in Zürich, Standort der Mission für die Schweiz, Oesterreich und Italien haltmacht und am Montag die Presse empfangen hat. Ziel der Reise ist Córdoba, wo erstmals seit 700 Jahren in Spanien wieder eine Moschee eröffnet werden soll.

Mirza Tahir Ahmad, mit hohem weissem Turban, war gesprächig, wenn er nach den Glaubensinhalten seiner Bewegung gefragt wurde, aber sehr zurückhaltend, wenn es um seine Person ging. Er sei ein einfacher, demütiger Mensch, nicht von ausserordentlicher Bildung und habe in der Schule eher in den hinteren Bänken gesessen, erklärte er und gab sich eigentlich erstaunt, dass er von Gott zum Führer dieser Bewegung bestimmt wurde. Die Journalistin, die sich nach seinem Alter erkundigte, musste dieses zuerst schätzen; er ist 43jährig und neigt dazu, einem Gespräch eine humorvolle Wendung zu geben.

Nach den Unterschieden zum übrigen Islam und zum Christentum befragt, wies Mirza Tahir Ahmad zuerst auf die Gemeinsamkeit hin: alle glaubten, dass Christus in den letzten Tagen als Retter wiederkommen werde. Dann aber wandte er sich den Differenzen zu, womit die Sache rasch komplizierter wurde. So ist seine Bewegung nicht der Auffassung, dass Christus bei der Kreuzigung den Tod erlitt, vielmehr habe er diese in einer Art Koma überstanden und später noch lange weitergelebt. Auch in der Art und Weise der Wiederkunft hat die Ahmadiyya-Bewegung eigene Vorstellungen. Von den traditionellen islamischen Gruppen wird die Ahmadiyya-Bewegung nicht anerkannt. Konvergieren können, wie sich Mirza Tahir Ahmad ausdrückte, die verschiedenen Strömungen nur, wenn sich die Muslime der Ahmadiyya-Bewegung anschliessen, die eben einen Schritt weitergetan habe, nicht anders, als Christus über das Judentum hinausgegangen sei. Auf Grund von Analogieschlüssen glaubt er, dass es keine 200 Jahre mehr bis zur grossen Einigung dauern werde. Das zeige auch die rasche Verbreitung der Ahmadiyya-Bewegung. Die Anhänger seien zwar noch nie gezählt worden, doch hätten Berechnungen ergeben, dass es etwa zehn Millionen sein müssten. In der Schweiz zählt die Gemeinschaft 50 Mitglieder, davon 28 Schweizer, wobei aber nur die zahlenden Familienvorstände gezählt sind, also noch die Frauen und Kinder dazukommen.

NEUE ZURCHER ZEITUNG, ZURICH
31. AUGUST 1982

زیورک

سوئٹزر

لینڈ

خلیفۃ المسیح الرابع ۔ (یورپ کے) وسیع دورہ پر

اس سال جون کے مہینہ میں اسلام کی احمدیہ تحریک نے، جس کی زیورخ میں اپنی ایک مسجد ہے، اپنے نئے سربراہ اعلیٰ (امام جماعت) کا خیر مقدم کیا نئے سربراہ اعلیٰ ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے والے (حضرت) مرزا غلام احمد کے چوتھے جانشین ہیں۔ مرزا طاہر احمد جن کا بطور سربراہ اعلیٰ انتخاب تحریک کے مرکز ربوہ (پاکستان) میں عمل میں آیا اپنے پیش رو مرحوم امام کے بھائی ہیں۔ اپنے منصب کے اعتبار سے آپ خلیفۃ المسیح الرابع کہلوتے ہیں۔ آپ نے اپنے انتخاب کے فوراً بعد یورپ کا طویل سفر اختیار کیا ہے۔ اس سفر میں یہ امر ناگزیر تھا کہ آپ زیورخ بھی تشریف لاتے کیونکہ یہاں جماعت احمدیہ کا پہلے سے ایک مشن قائم ہے جو سوئٹزرلینڈ آسٹریا اور اٹلی میں مرکز جماعت کا کام دیتا ہے آپ نے پیر کے روز پریس کے نمائندوں سے ملاقات فرمائی۔ آپ کے موجودہ سفر کی اصل منزل (جس کی خاطر آپ نے یہ سفر اختیار فرمایا۔ ناقل) سپین کا شہر قرطبہ ہے جہاں سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح عمل میں آنا ہے۔

پُروقار سفید پگڑی والے مرزا طاہر احمد اُس وقت تو خوب کھل کر بات کرتے تھے۔ جب آپ کی جماعت کے عقائد کے متعلق سوال ہوتا لیکن جب آپ کی ذات کے متعلق کچھ دریافت کیا جاتا تو آپ کھل کر بات کرنے سے کسی قدر اجتناب فرماتے۔ آپ نے بتایا کہ آپ ایک سادہ اور عاجز انسان ہیں بقول آپ کے آپ نے کوئی خاص قابل ذکر تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپ سکول میں پچھلے بنچوں پر بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ آپ خود اس امر پر حیران تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جماعت کا سربراہ چن لیا۔ جس خاتون اخبار نویس نے آپ کی عمر دریافت کی تھی اسے خود آپ ہی کے ایک سوال کے جواب میں اندازہ سے آپ کی عمر بتانا پڑی۔ ویسے آپ کی اصل عمر ۵۳ سال ہے آپ بات کو مزاح کا رنگ دینے کی طرف طبعی میلان رکھتے ہیں۔

جب آپ سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فرق کے بارہ میں پوچھا گیا تو پہلے آپ نے ان باتوں کا ذکر کیا جو دونوں کے درمیان قدر مشترک کی حیثیت رکھتی ہیں مثلاً یہ کہ (کیا مسلمان اور کیا عیسائی) سب یہ مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں مسیح مصلح کی حیثیت سے آئے گا۔ اس کے بعد آپ نے جب دونوں کے مابین فرق کی طرف توجہ مبذول فرمائی تو بات اتنی سیدھی نہ رہی آپ کی جماعت اس امر کو تسلیم نہیں کرتی کہ مسیح صلیب پہ فوت ہوئے تھے بلکہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ بیہوشی کے عالم میں صلیب پر سے اتار لئے گئے تھے بعد میں وہ لمبا عرصہ زندہ رہے مسیح کی آمد ثانی اور اس کے طریق کے متعلق۔ جماعت کے بعض مخصوص نظریات ہیں۔ روایتی اسلامی فرقے احمدیہ تحریک کو تسلیم نہیں کرتے۔ مرزا طاہر احمد صاحب کے کہنے کے مطابق مختلف فرقے اسی صورت میں متحد ہو سکتے ہیں کہ وہ احمدیہ تحریک میں شامل ہو جائیں۔ احمدیہ تحریک اس زمانہ کے دیگر مسلمانوں سے اسی طرح ایک قدم آگے ہے جس طرح مسیح اپنے زمانہ کی مروجہ یہودیت سے ایک قدم آگے تھا۔ مزید موازنہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دو سو سال پورے ہونے سے پہلے یہ اتحاد معرض وجود میں آجائے گا۔ احمدیہ تحریک کے پھیلاؤ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے اراکین کی تعداد کو باقاعدہ تو شمار نہیں کیا جا سکا ہے لیکن ایک اندازے کے مطابق یہ تعداد دس ملین (ایک کروڑ) ہونی چاہیئے۔ سوئٹزرلینڈ میں اس کے ممبران کی تعداد پچاس ہے۔ ان میں سے ۲۸ سوئس باشندے ہیں یہ تعداد چندہ ادا کرنیوالے خاندانی سربراہوں کی ہے اس میں عورتیں اور بچے شامل نہیں ہیں۔

(روزنامہ "نائے زیورچر سائیٹونگ" زیورخ مورخہ ۳۱۔ اگست ۱۹۸۲ء)

روزنامہ کیہان ۔ ایران

افتتاح یك مسجد در اسپانیا

[illegible] ـ خبرگزاری فرانسه ـ روز گذشته یك مسجد [illegible] لندن ساخته شده در اسپانیا [illegible] مسجد در دهکدهای در ۴۰ کیلومتری کوردوبا [illegible] واقع شده است. این مسجد اسپانیا است که [illegible] اسلامی احمدیه برپا میشود. این نهضت امیدوار [illegible] که [illegible] این مسجد کمکی به مسلمانی کردن اسپانیا نماید [illegible] خلیفه احمدیه حضرت میرزا طاهر احمد [illegible] ۲۰ هزار عضو دارد که اکثرا در انگلستان آلمان فدرال و سکاندیناویا اقامت دارند و تا کنون ۱۰۰ تن از آنها در [illegible] کمك میکنند. هزینه مسجد بالغ بر ۱۳۷،۰۰۰ هزار پوند شده است.

اسپین میں ایک مسجد کا افتتاح

قرطبہ: فرانسیسی نیوز ایجنسی۔ گذشتہ روز یہاں پر سپین میں ایک مسجد کا افتتاح ہوا۔ جس کی تعمیر کے لئے لندن کے مسلمانوں نے رقم فراہم کی تھی۔ یہ مسجد قرطبہ سے چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر سپین کے ایک گاؤں میں تعمیر کی گئی ہے۔ یہ سپین میں پہلی مسجد ہے جو اسلامی تحریک احمدیہ کی کوشش سے بنائی گئی ہے یہ تحریک امید رکھتی ہے کہ مسجد کی تعمیر سپین کے لوگوں کو مسلمان بنانے میں مدد دے گی۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد نے کہا کہ یورپ میں تحریک کے بیس ہزار ممبر ہیں۔ جن کی اکثریت انگلستان، مغربی جرمنی اور اسکنڈے نیویا کے ممالک میں مقیم ہے اور فقط ایک سو افراد سپین میں ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر پر ایک سو پینتیس ہزار پونڈ خرچ آئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین کیلئے اسلام کی پانچ سو سالہ حسرت

(جریدہ "گارڈین" (لنڈن) کے وقائع نگار خصوصی "جان ہوپر" کا خصوصی مقالہ)

سپین کی آخری مسلم بادشاہت کی فوجوں نے ۲ر جنوری ۱۴۹۲ء کو ہتھیار ڈالے تھے۔ سلطان اپنے گھوڑے پر سوار زرین و منقش کپڑوں میں ملبوس حاشیہ نشینوں کے جلو میں اپنے سُرخ قلعہ نما محل "الحمرا" سے رخصت ہوا۔ شہر سے باہر نکل کر ایک اونچے مقام پر اپنے گھوڑے کا رخ موڑ کر جب اُس نے اس عالیشان شہر پر نگاہ ڈالی جسے وہ ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ رہا تھا۔ تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اس دن سے اس بلند مقام کو (جہاں سے سارا غرناطہ دکھائی دیتا ہے آجتک (ہسپانوی زبان میں) EL ULTIMO SUSPIRO DEL MORO "آل التیمو سسپیرو ویل مورو" یعنی مُور کی آخری آہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

ابو عبداللہ کی یہ روانگی ہسپانوی پرتگالی مملکت کے جنوبی علاقہ میں تقریباً ۸۰۰ سالہ مسلم حکومت کے خاتمہ کی علامت تھی۔ دسویں صدی عیسوی۔ اموی خلافت کے تحت (اپنے عروج کے دور میں) اندلس غالباً یورپ کا سب سے طاقتور اور یقیناً سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک تھا۔ خلیفہ کے تحت ایک لاکھ عسکریوں پر مشتمل بڑی فوج ایک بہت بڑی بحریہ۔ انتظامیہ اور عدلیہ کا ایک ایسا مستحکم اور نستعلیق نظام تھا۔ جس میں احتساب اعلیٰ کی پوری پوری گنجائش اور صلاحیت موجود تھی ۵ لاکھ نفوس کی آبادی کا شہر (دارالخلافہ) قرطبہ یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا۔ جو اپنی فٹ پاتھوں سے مزین شاہراہوں اور باقاعدہ نظام ڈاک جیسے نفیس امتیازات پر بجا طور پر مفتخر تھا۔

قرطبہ کے علماء و دانشور خاص طور پر اطباء عظیم شہرت رکھتے تھے۔ اندلس ہی کی وساطت سے یورپ ان کلاسیکی کتب تک رسائی و باریابی حاصل کر پایا۔ جنہیں شرقِ قریب اور مشرقِ وسطیٰ کے علماء نے محفوظ کر رکھا تھا۔

ابو عبداللہ فیض (FEZ) چلا گیا جہاں اس کی نسلیں بھکاری بن گئیں۔ لیکن اس کی رعایا اسپین میں ہی بھٹکتی رہی۔ اور ظلم و بربریت کی اس چکی میں پسنا اُس کا مقدر بن گیا جس کی شدت نے بالآخر اُسے بغاوت پر مجبور کر دیا۔ اور یوں نئی حکومت کو ان کا قلع قمع کرنے اور انہیں ملک بدر کر دینے کا ایک بہانہ ہاتھ آگیا۔ ۱۷ویں صدی کے آغاز میں وہاں صرف ۵ لاکھ مسلمان باقی رہ گئے تھے جن کا اجتماعی اخراج ۱۶۰۹ء میں عمل میں آیا۔

کہانی کا آغاز

اسلام اسپین سے ذلت و تحقیر کے ساتھ رخصت ہوا تھا۔ اور آج پھر وہاں اپنے سر کو بلند کئے داخل ہو گا۔ جس کے لئے اُسے ایک قوی الارادہ ہندوستانی (جماعت) اور لندن کے مضافات (میں بسنے والے اس کے افراد) سے حاصل شدہ خطیر رقم کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اس کہانی کا آغاز ۱۹۴۵ء میں قادیان کی گلیوں سے ہوتا ہے۔ جو اس وقت کے برطانوی ہندوستان کا ایک قصبہ اور تحریک احمدیت کا مرکز تھا۔ اس تحریک کی بنیاد گزشتہ صدی کے اواخر میں (حضرت) مرزا غلام احمد نے رکھی جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس تحریک کا امتیاز

Islam's five hundred year sigb for Spain

THE FORCES of Spain's last Muslim kingdom surrendered on January 2, 1492. The Sultan rode away from his red fortress-palace, The Alhambra surrounded by his extravagantly dressed retinue. At an outcrop above the city he turned his horse, looked back at the magnificent city he was leaving for ever and the tears welled up in his eyes. To this day, that spot overlooking Granada is known as "El Ultimo Suspiro del Moro"—the Moor's last sigh.

Abu Abdullah's departure signalled the end of almost 800 years of Muslim rule in the south of the Iberian peninsula. At its height under the Ummayad Caliphs in the tenth century, al-Andalus was probably the most powerful and certainly the most advanced state in Europe. The Caliph controlled a standing army of one hundred thousand, a huge navy and an administrative and judicial apparatus which was sophisticated enough to make provision for an ombudsman. With a half a million inhabitants, Cordoba the capital, was by far the largest city in Europe and boasted such refinements as paved streets and a regular postal service.

Cordoba's scholars, notably her doctors — were renowned and it was through al-Andalus that Europe recovered the classical texts which had been preserved by the scholars of the Near and Middle East. Abu-Abdullah went to Fez where his descendants became beggars. His subjects stayed on — doomed to a grim cycle in which repression prompted rebellion which in turn provided the pretext for executions and banishments. By the beginning of the 17th century, only a half million Muslims remained. Then came the final massive expulsion of 1609.

Islam left Spain reviled and degraded. It will be returning today with its head held high thanks to the efforts of a very persistent Indian and money collected largely in a leafy London suburb. The story begins in 1945 in the streets of Qadian, a town in what was then British India. Qadian was at that time the headquarters of the Ahmadiyya Movement, founded towards the end of the last century by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, who claimed to be the Messiah prophesied by Mohammed. The outstanding characteristic of the Movement has been its missionary zeal. In less than a century it has won some ten million converts in Asia and Africa, and established missions throughout Europe and America.

On that day in 1945, a dejected young devotee was wandering back from the mosque. The then leader of the Movement had summoned a number of imams, or ministers, to tell them that they had been selected for missionary work and inform them of their destinations. Karam Ilahi Zafar had expected to be among them, but he had not been called.

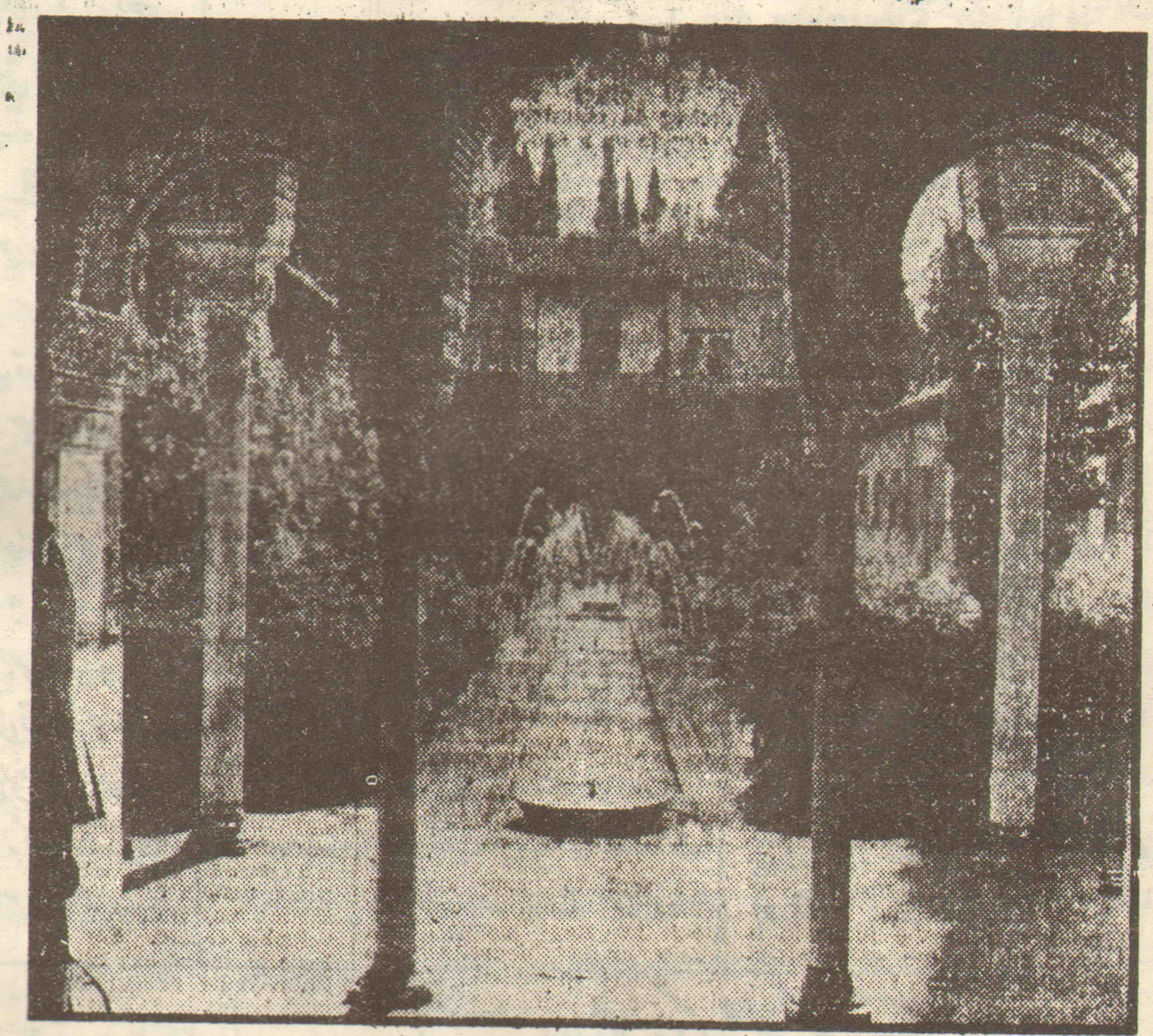
By chance, he bumped into a group of imams on their way back from the meeting and instead of offering him consolation they offered their congratulations. A mistake had been made and in his absence, he had been appointed sole missionary in Spain.

Only a very devout person could have been overjoyed — as he was — by the news. Spain had only recently survived the threat of an Allied invasion and was soon to be subjected to a UN boycott that would bring the nation to the verge of famine. General Franco, desperate for legitimacy and anxious to divert attention from the havoc he had wrought on Spain, depicted his uprising and the war that had followed it as a Crusade. It was hardly fertile terrain for a Muslim.

But Mr Ilahi Zafar's earliest difficulties were not created by the Spaniards. The Partition of the subcontinent caused immense problems for the Ahmadiyya Movement which was forced to transfer its headquarters to Rabwah in the newly created Muslim state of Pakistan.

Mr Ilahi Zafar was told that there was no money left for his mission and that he should withdraw to London. He sent back a message saying that if the movement could not support him, he would support himself. He went to London for six months and there learnt the art of perfumery, working for a time in a shop in Croydon.

He returned to Spain and by 1948 he had made enough money to finance the publication of an Ahmadi text in Spanish. It was banned, but then freed for sale by the intervention of a priest in the parish in which Mr Ilahi Zafar was living. Encouraged by his success, he printed a more overtly evangelical work — The Philosophy and Teachings of Islam. This time, the Church hierarchy protested and the book was not merely banned but confiscated. After much lobbying he secured the return of 5000 copies and promptly sent them to London along with the names and addresses of Spaniards he thought might be interested in receiving a copy through the post.



The Alhambra, part of Spain's great debt to Islam

THE GUARDIAN-FRIDAY

10th Sept 1982

Digitized by Khilafat Library Rabwah

JOHN HOOPER on the strange crusade to bring a mosque to Cordoba

Not surprisingly, the persistent missionary was constantly under threat of deportation and he went about his business distributing what a fellow imam called "spiritual perfume to go with the material perfume." Once, at his wits end, he sent a copy of one of his tracts to Franco. The "Caudillo" who had served in North Africa, wrote back saying: "I enjoyed the book thoroughly and I thank you from the bottom of my heart for it." The next time the police turned up, Mr Ilahi Zafar showed them the letter and they went away. It was not until 1965 that he won permission to distribute legally the Philosophy and Teachings of Islam.

But the Government's policy remained one of strictly controlling any form of worship but Roman Catholicism. Even Protestant Christians, were forbidden to advertise their services. It is only since General Franco's death that the law has been eased.

Mr Ilahi Zafar's main task since then has been to provide a mosque for the faithful whom he intends to recruit. He originally contemplated buying back one of the many mosques converted into churches during the late Middle Ages, but he was turned down flat. He then fastened on the idea of building a new place of worship.

And about that time, the head of the Ahmadiyya Movement set up a fund for the building of mosques and the publication of texts in honour of the sect's centenary in 1989. It was decided that the funding of the Spanish mosque would be the special responsibility of the ten thousand Ahmadi muslims in Britain whose headquarters are at the London Mosque in Southfields. So far, they have contributed almost £200,000.

The new mosque which will be opened today is at Pedroabad, twenty miles from Cordoba in a prominent position overlooking the main road to Madrid.

But who will use it? "That" as Sheikh Mubarak Ahmad, the Imam of the London mosque readily concedes "is the problem." Some of the Moslem businessmen and tourists who visit Spain will undoubtedly make trips to see it. But less than a hundred Christians have converted to Islam during the thirty-six years that Karam Ilahi Zafar has lived in Spain and very few live within travelling distance of Cordoba.

The holy men of the Ahmadiyya Movement are putting their faith entirely—as always—in the will of Allah. And, providing the spirit of liberalism which has accompanied the rebirth of democracy in Spain survives, their chances of attracting converts are certainly better there than they are elsewhere in Europe.

Among young Spaniards especially, the eradication of Islam is seen as a cause for guilt rather than pride — a feeling reflected in the increasingly common description of Islam's former adherents in Spain not as Spanish Muslims, but as Muslim Spaniards.

The Ahmadiyya Movement's emphasis on love and peace will also be attractive to a generation which has known quite enough of conflict. On this point, one of the movement's earlier leaders was categorical: "Spain is a country which witnessed the splendour of Islam, but the light manifested itself in the form of a war and as a result of a war it was extinguished. Now that light has been rekindled with the message of love and peace. Hence, it is everlasting, will never go out and shall never be removed from there."

خاص ہیلئہ تبلیغ کے لیے جوش وجذبہ اور لگن رہا ہے اور ایک صدی سے بھی کم عرصہ میں اُس نے ایشیاء اور افریقہ میں ایک کروڑ افراد کے دل جیتنے کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں مشن قائم کئے ہیں۔

۱۹۴۵ء کے اس روز ایک پریشان حال "واقفِ زندگی" مسجد سے سرگرداں واپس آرہا تھا۔ اصل میں جماعت کے امام نے کچھ مبلغین کو یہ بتانے کے لیے یاد فرمایا تھا کہ تبلیغی فرائض کی انجام دہی کے لیے ان کا انتخاب عمل میں آگیا ہے اور ان کی آئندہ منزلِ مقصود کون کون سا ملک ہوگا؟

کرم الٰہی ظفر بھی اپنے دل میں یہ امید لیے ہوئے تھا کہ اس کا بھی ان مبلغین میں نام ہوگا۔ لیکن اسے یاد نہ فرمایا گیا۔ اتفاقاً اس کی مڈبھیڑ راہ میں اپنے امام سے ملاقات کے بعد واپس آتے ہوئے مبلغین سے ہوگئی۔ جنہوں اُس سے اظہارِ ہمدردی کی بجائے اسے "مبارکباد دی اور بتایا۔ کہ دراصل اُسے نہ بلائے جانے کے سلسلہ میں سہو ہوگئی تھی۔ تاہم اس کی عدم موجودگی میں اس کا تعین اسپین کے واحد مبلغ کے طور پر ہوا ہے۔

اس خبر پر ایک انتہائی نیک اور راسخ الایمان شخص ہی مسرت میں آپے سے باہر ہو سکتا تھا۔

جیسا کہ وہ ہوا۔ کیونکہ اسپین ابھی ماضی قریب ہی میں اتحادیوں کے حملہ سے جانبر ہوا تھا اور جلد ہی اقوام متحدہ کے بائیکاٹ کا تختۂ مشق بننے والا تھا جو قوم کو "قحط" کے کنارے لا کھڑا کرتا ہے۔ جنرل فرانکو اصلاحِ احوال کی بے چینی راور جو تباہی اس نے اسپین پر دوبارہ مسلط کی تھی اس سے عوام کی توجہ کو ہٹانے کی بے قراری اور دھن میں اپنے اقتدار اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی جنگ کو "صلیبی جنگوں" کے مماثل قرار دے رہا تھا۔

ایسا خطۂ ارض ایک مسلم (مبلغ) کے لیے شاذ ہی زرخیز ثابت ہو سکتا تھا۔

ابتدائی مشکلات

لیکن کرم الٰہی ظفر کی ابتدائی مشکلات اسپین کی پیدا کردہ نہ تھیں۔ برِ صغیر ہندوستان کی تقسیم نے ایسے سنگین مسائل و سانحات کو جنم دیا جن سے مجبور ہو کر تحریک (احمدیت) کو اپنا مرکز پاکستان نامی نوزائیدہ مملکت میں ربوہ میں منتقل کرنا پڑا۔ اور کرم الٰہی ظفر سے کہا گیا کہ چونکہ ان کے مشن کے لیے رقم نہیں ہے وہ لندن چلے جائیں۔ انہوں نے جواب میں درخواست کی کہ

اگر تحریک ان کے اخراجات کی متحمل نہیں ہو سکتی تو نہ سہی وہ اپنے اخراجات خود برداشت کر لیں گے۔ اور وہ چھ ماہ کے لیے لنڈن چلے گئے۔ جہاں انہوں نے کرائیڈن (CROYDON) میں عطریات کا ہنر سیکھا۔ اس کے بعد وہ واپس اسپین پہنچ گئے ۱۹۴۸ء تک انہوں نے اتنی رقم پس انداز کر لی تھی کہ اس سے ہسپانوی زبان میں احمدیت سے متعلق ایک کتاب شائع کر سکیں۔ یہ کتاب ممنوع قرار دے دی گئی۔ لیکن ایک پادری کی دخل اندازی سے (جو اسی قصبہ میں رہائش پذیر تھا جہاں کرم الٰہی صاحب مقیم تھے اس کتاب سے پابندی اٹھالی گئی۔ اس کامیابی سے ان کا حوصلہ بڑھا۔ اور انہوں نے جید تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" شائع کر ڈالی لیکن اس مرتبہ چرچ کے ارباب حل وعقد نے اس پر شدید احتجاج کیا اور اس کتاب کو ممنوع قرار دینے کے علاوہ ضبط بھی کر لیا گیا۔

کوشش بسیار کے بعد وہ اس کی صرف پانچ ہزار کاپیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے جنہیں انہوں نے ان ہسپانوی شہریوں کے ناموں اور پتوں کے ساتھ لندن ارسال کر دیا جو اس سے ممکنہ دلچسپی رکھتے تھے۔ متوقع طور پر اپنی دھن کا پکا یہ مبلغ مسلسل ملک بدر کر دیئے جانے کے خطرے سے دوچار رہا۔ اور گھوم پھر کر عطریات

(جسے ایک اور مبلغ نے یوں بیان کیا۔)

(مادی عطریات کے ساتھ روحانی عطریات کی تقسیم کے کاروبار میں میں کوشاں رہا۔

مسجد کے لیے تڑپ

ایک دفعہ (اپنی چھٹی حس کے تحت) اس نے اپنے ایک ٹریکٹ کی ایک کاپی جنرل فرانکو کو ارسال کر دی۔ جو ہسپانوی زبان بولنے والے ممالک کا راہنما مانا جاتا تھا۔ اور جس نے شمالی افریقہ میں بہت خدمات انجام دی تھیں۔ اُس نے جواباً تحریر کیا کہ

"میں اس کتاب سے بہت محظوظ ہوا ہوں اور اس گرانقدر تحفہ کے لیے آپکا تہ دل سے شکر گزار ہوں"

چنانچہ اگلی دفعہ جب پولیس آئی تو انہوں نے جنرل فرانکو کا وہ مکتوب اسے دکھایا۔ اور وہ اپنا سامنہ لے کر واپس چلی گئی۔ انجام کار انہیں قانونی طور پر "اسلامی اصول کی فلاسفی" نامی کتاب تقسیم کرنے کی اجازت مل گئی۔ لیکن حکومت کی پالیسی سوائے "رومن کیتھولک" طریق عبادت کے معاملہ میں سختی سے کنٹرول کی تھی حتیٰ کہ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو بھی اپنی عبادت کی تشہیر کرنے کی اجازت میسر نہ تھی اس قانون میں لچک صرف جنرل فرانکو کی وفات کے بعد ہی پیدا ہو سکی جس کے بعد کرم الٰہی کا اوّلین مطمح نظر اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کے لیے مسجد مہیا کرنا بن گیا۔

سب سے پہلے انہوں نے ان لاتعداد مساجد میں سے کسی ایک کو خریدنے کا منصوبہ بنایا۔ جنہیں قرونِ وسطیٰ کے آخری زمانہ میں گرجا گھروں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس معاملہ میں انہیں منکا سا جواب ملا جس کے بعد انہوں نے ایک نئی مسجد بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا اور قریب قریب اسی وقت میں جماعت احمدیہ کے امام نے ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منانے کے سلسلہ میں ایک "فنڈ" "تعمیر مساجد واشاعت کتب کے لیے قائم کیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ سپین کی مسجد کے لیے رقم مہیا کرنا برطانیہ میں مقیم دس ہزار احمدیوں کی ذمہ داری ہوگی۔ جن کا مرکز لندن میں "سا ؤتھ فیلڈ" میں ہے اور جو اب تک دو لاکھ پونڈ چندہ دے چکے ہیں۔

نئی مسجد جس کا افتتاح آج عمل میں آئے گا۔ قرطبہ سے بیس میل دور پیدرو آباد کے مقام پر میڈرڈ کو جانے والی قومی شاہراہ پر ایسے اونچے مقام پر واقع ہے کہ اُسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اسے استعمال کون کرے گا؟ یہ (جیسا کہ امام مسجد لنڈن شیخ مبارک احمد نے بھی تسلیم کیا) واقعی ایک مسئلہ ہے۔ کچھ مسلمان تاجر اور سیاح جو سپین آئیں یقیناً اسے دیکھنے آئیں گے۔ لیکن گزشتہ ۱۳۰۰ سالوں میں کرم الٰہی ظفر نے جو ایک سو کے لگ بھگ عیسائی مسلمان کیے ہیں۔ اُن میں سے تو بہت کم قرطبہ کے گردونواح میں رہائش رکھتے ہیں

رضاءِ الٰہی پر توکل

لیکن جماعت احمدیہ کے خدا رسیدہ بزرگ ہمیشہ کی طرح اس معاملہ میں بھی اپنا پورا توکل رضا الٰہی پر رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ اگر آزادی کی روح جو سپین میں جمہوریت کے احیاء نو کے ساتھ پیدا ہوئی ہے قائم رہی تو ان کے لیے اس ملک میں یورپ کے تمام ملکوں کی نسبت نو مسلم بنانے کے مواقع زیادہ ہیں۔ کیونکہ خاص طور پر اسپین کے نوجوان طبقہ میں اسپین سے اسلام کے اخراج کے عمل کے بارے میں "جرم" کا احساس پایا جاتا ہے۔ نہ کہ "فخر و مباہات" کا۔ اور ان کا یہ احساس اس بات سے بھی جھلکتا ہے کہ وہ اسپین میں اسلام کے سابقہ پیروکاروں کو "ہسپانوی مسلم" کی بجائے "مسلم ہسپانوی" کے نام سے یاد کرتے ہیں اور احمدیہ تحریک کا "امن اور محبت" پیغام ایک ایسی نسل کے لیے جو جنگی تاثرات سے دوچار رہی ہو بہت جاذبیت رکھتا ہے

اس نکتہ کی وضاحت جماعت احمدیہ کے ایک سابق امام نے اس طرح کی تھی کہ۔ اسپین ایک ایسا ملک ہے۔ جو اسلام کی بھرپور شوکت کا مشاہدہ کر چکا ہے۔ لیکن یہ نور وہاں جنگ کی بدولت ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور جنگ ہی کے ذریعہ اُسے بجھا دیا گیا۔ اس دفعہ یہ نور محبت اور امن کے پیغام سے روشن کیا گیا ہے لہٰذا دائمی ہے۔ نہ یہ یہاں سے کبھی باہر جائے گا۔ اور نہ ہی اسے کبھی یہاں سے باہر نکالا جائے گا۔

گارڈین (لنڈن)

(۱۰ ستمبر ۸۲ء ص ۱۳)

ترجمہ: مبشر لطیف (لاہور)

چیتم روچیسٹر اینڈ جلنگھم نیوز جمعہ ۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلنگھم ۔ برطانیہ

خلیفہ مسجد کا افتتاح کرنے آئے ہیں

روحانی پیشوا کے اعزاز میں شہریوں کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا



دنیا کے ایک کروڑ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا منگل کے روز ایک نوتزئین شدہ مسجد کا رسمی افتتاح کرنے جلنگھم تشریف لائے۔

خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد، جو احمدیہ اسلامی تحریک کے سربراہ ہیں کا استقبال جلنگھم کے میئر کونسلر البرٹ سپیلز CLIR ALBERT SPELLS نے کیا۔

فرقہ احمدیہ کے اراکین کی تعداد مڈوے قصبات میں ۱۵۰ ہے اور خلیفہ نے یہاں حال ہی میں مڈوے روڈ پر تزئینِ نو پانے والی مسجد کا افتتاح کیا۔

یہ بلڈنگ کینٹ کاؤنٹی کونسل سے ۱۹۷۴ء میں لیز (پٹے) پر لی گئی تھی لیکن پچھلے سال اس کو مستقل طور پر جماعت کی ملکیت میں دے دیا گیا۔ افتتاح کے طور پر خلیفہ نے شام کی نماز پڑھائی اس کے بعد انہوں نے ایک استقبالیہ دعوت میں شرکت کی جو ان کے اعزاز میں چیتھم ٹاؤن ہال میں دی گئی تھی۔ جہاں پر ان کا استقبال شہر کے میئر کونسلر باری فلیک CLIR BARRY FLACK نے کیا۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد موجودہ خلیفہ کے دادا نے رکھی تھی اور اس کا مرکز پاکستان میں قائم ہے۔ اس کے قیام کا مقصد اسلام کی تعلیمات کو تبلیغ کے ذریعے پھیلانا ہے۔ اس جماعت نے افریقہ میں کئی سکول اور ہسپتال بھی قائم کئے ہیں۔

خلیفہ جن کی عمر ۵۴ سال ہے۔ لندن یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ شادی شدہ ہیں اور چار بچوں کے باپ ہیں۔ وہ اپنے دورۂ یورپ کے سلسلے میں مڈوے آئے ہیں۔

(چیتھم روچیسٹر اینڈ جلنگھم نیوز ۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

Chatham Rochester & Gillingham

No. 6369 FRIDAY, 8 OCTOBER, 1982 Tel: Medway 41741 20p

20 Chatham, Rochester and Gillingham News 8-10-82

CIVIC RECEPTION IS GIVEN FOR SPIRITUAL LEADER

Caliph arrives to open mosque



Gillingham's Mayor Cllr. Albert Spells with the Caliph (centre) and some of his followers at the opening of the refurbished mosque on Tuesday. CJ2207/14

THE SPIRITUAL leader of 10 million of the world's Muslims came to Gillingham on Tuesday to officially open a refurbished mosque.

Caliph Hazrat Mirza Tahir Ahmad, head of the Ahmadiyya Muslim Movement, was greeted by the Mayor of Gillingham Cllr. Albert Spells.

The Ahmadiyya sect has 150 members in the Medway Towns and the Caliph officially opened its recently-renovated mosque in Medway Road.

The building was leased temporarily from Kent County Council in 1974, but last year it was handed over permanently to the movement.

After the opening ceremony, the Caliph led evening prayers.

And later he attended a reception given in his honour at Chatham Town Hall, where he was greeted by the city mayor, Cllr. Barry Flack.

The Ahmadiyya movement was founded by the present Caliph's grandfather and is based in Pakistan. Its aim is to spread Islamic teachings through preaching and it has set up several schools and medical centres in Africa.

The Caliph (54), a graduate of London University, is married with four children. His visit to Medway was part of a tour of Europe.

بقیہ :۔ بی بی سی کوپن ہیگن

روزانہ انہیں سات سو خطوط موصول ہوتے ہیں وہ تمام خطوط کا خود مطالعہ کرتے ہیں اور ان کا جواب ارسال کیا جاتا ہے۔ اوقاتِ کار کا سلسلہ نصف شب تک جاری رہتا ہے۔ وہ ہفتہ کے ساتوں دن کام میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی ماہوار تنخواہ دس ہزار کرونر ہے۔ یہ رقم وہ اپنے استعمال میں نہیں لاتے۔ یہ حساب کے ایک کھاتہ میں جمع کرادی جاتی ہے اور اسے جماعتی ترقی کے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ خلیفہ بننے سے پہلے آمدنی کے اتنے ذرائع انہوں نے مہیا کر لئے تھے کہ جو بقیہ زندگی کے لئے کافی ہیں۔ ان کی ذاتی آمدنی کا ذریعہ ایک زرعی فارم ہے جو چھ بھائیوں اور بہنوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔

سر پر خلیفۃ المسیح ایک پُروقار پگڑی پہنتے ہیں جو درمیان سے سنہری کامداری سے مزین ہوتی ہے۔ (مراد سنہری کلاہ سے ہے۔ ناقل) آپ سفید کپڑے اور لمبا کوٹ (اچکن) زیب تن فرماتے ہیں۔ براؤن رنگ کا جوتا اور نیلی جرابیں شاید اس لباس سے میل نہ کھاتی ہوں۔

سوالوں میں سے ایک سوال یہ تھا کیا خلیفہ کے لئے ہمہ وقت پگڑی پہننا ضروری ہے؟ جواب میں آپ نے فرمایا نہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے اسے اس لئے پہنا ہے کہ مجھے آپ سے ملنا تھا اور اس ملاقات کے معاً بعد مجھے مسجد میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں تقریر کرنی ہے۔ اس سے پہلے میں قیامگاہ میں ننگے سر ہوا کا لطف اٹھا رہا تھا حقیقت یہ ہے کہ میں بالعموم پگڑی پہننے کا شائق نہیں ہوں"

(روزنامہ "بی بی سی" کوپن ہیگن مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء صفحہ ۱)

جلنگھم - برطانیہ

چیتھم روچسٹر اینڈ جلنگھم ایوننگ پوسٹ ۶ر اکتوبر ۱۹۸۲ء صـ۱۱

خلیفہ نے مسجد کا افتتاح کیا

روحانی پیشوا کی طرف سے نسلی ہم آہنگی کی تعریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Evening Post Wednesday, October 6, 1982 11

Chatham Rochester & Gillingham



Caliph opens mosque

MUSLIM SPIRITUAL LEADER PRAISES RACIAL HARMONY

MEDWAY'S racial harmony was praised as history was made when the spiritual leader of 10 million Muslims visited the Towns for the first time.

His Holiness, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Supreme Head of the Ahmadiyya Muslim Movement, ended his European tour by opening a mosque in Medway Road, Gillingham, and attending a dinner at Chatham Town Hall.

The Caliph of the worldwide movement, speaking at the Town Hall, expressed his thanks for the "atmosphere of cordiality, harmony and peace," which he had experienced during his historic visit.

He said that, given the foreign news image of Britain th picture in Medway was "so suprising" and he hoped that the harmony was "deep rooted."

At the mosque, the Caliph took his oath of allegiance, having recently become the fourth leader of the Ahmadiyya after the death of his brother.

Curry

Hazrat Ahmad, 54, a graduate of London University, told the guests, drawn from a wide cross-section of the community, that no matter what national or cultural differences there are, we share a common God.

Top table guests, sampling the curry, included the Mayor of Rochester upon Medway Cllr Barry Flack, and the Mayor and Mayoress of Gillingham Cllr Albert and Florence Spells.

Cllr Flack quoted from the sayings of Mohammed and praised the hard work of an Asian community and their strong sense of family unity.

The mosque building was leased to the Ahmadiyya community by Kent County Council in 1976. It has now been handed over permanently.



Cllr Spells greets the Caliph at the opening of the Gillingham Mosque.

ایک کروڑ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا نے مڈوے کے علاقے میں نسلی ہم آہنگی کی تعریف کرتے ہوئے اسے ایک تاریخ ساز جذبہ سے تعبیر کیا ہے۔ آپ پہلی بار اس شہر کے دورے پر آئے تھے۔

احمدیہ مسلم تحریک کے سربراہ تقدس مآب حضرت مرزا طاہر احمد کے دورۂ یورپ کا اختتام مڈوے روڈ جلنگھم پر ایک مسجد کے افتتاح اور چیتھم ٹاؤن ہال میں ایک استقبالیہ دعوت پر ہوا۔

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت کے خلیفہ نے ٹاؤن ہال میں گفتگو کرتے ہوئے "امن، ہم آہنگی اور تعاون باہمی کی اس خوشگوار فضا کا شکریہ ادا کیا۔ جس کا مشاہدہ انہوں نے اپنے حالیہ تاریخی دورہ میں کیا۔

انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے بارے میں غیر ممالک میں جو خبریں پہنچتی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے مڈوے کی صورت حال بہت حیران کن ہے۔ اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس تعاون باہمی کی جڑیں بڑی گہری ہونگی۔

مسجد میں انہوں نے بیعت لی کیونکہ وہ حال ہی میں اپنے بھائی کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کے چوتھے سربراہ منتخب ہوئے ہیں۔

حضرت امام جن کی عمر ۵۴ سال ہے آکسفورڈ یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں۔ انہوں نے سوسائٹی کے دسیوں طبقوں سے آئے ہوئے مہمانوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی قومی یا تہذیبی اختلاف ہوں اس کے باوجود ہم ایک مشترک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔

تقریب کے نمایاں ترین شرکاء میں روچیسٹر (مڈوے) کے میئر کونسلر فلیک

CLIR BARRY FLACK

اور جلنگھم کے میئر اور ان کی بیگم کلیر البرٹ اور فلورنس سپیلز

CLIR ALBERT And FLORENCE SPELLS

شامل تھے۔

کونسلر فلیک صاحب نے (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کا حوالہ دیا اور ایک ایشیائی جماعت کی محنتوں اور جماعتی اتحاد کے گہرے شعور کو سراہا۔

اس مسجد کی بلڈنگ کینٹ کاؤنٹی کونسل نے ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کو لیز پر دی تھی اور اب یہ ان کو مستقل طور پر دیدی گئی ہے۔

(چیتھم روچسٹر اینڈ جلنگھم ایوننگ پوسٹ ۶ر اکتوبر ۱۹۸۲ء صـ۱۱)

مسلم جماعت احمدیہ کے اراکین سپین جا رہے ہیں۔ لیکن وہ یورپ کے عام سیاحوں کی طرح وہاں دھوپ سینکنے نہیں جا رہے۔ وہ وہاں پر اس مسجد کی تقریب افتتاح میں شرکت کرنے جا رہے ہیں جو سپین سے مسلمانوں کے نکالے جانے کے ۵۰۰ سال بعد پہلی بار تعمیر ہو رہی ہے۔ خلیفہ خود بھی وہاں موجود ہوں گے۔ لیکن صرف یہی (یعنی سپین میں مسجد کا افتتاح) ایک قابل فخر کارنامہ نہیں۔ خلیفہ جلنگھم بھی آئیں گے جہاں پر وہ ۵ر اکتوبر بروز منگل یہاں کی جماعت کی طرف سے نوتزئین شدہ مسجد کا افتتاح کریں گے۔

ایوننگ پوسٹ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۸۲ء

خلیفہ مسجد کا افتتاح کریں گے

CALIPH TO OPEN MOSQUE

MEMBERS of Medway's Ahmadiyya Muslim community are off to Spain.

But it's not to soak up the sun.

They are to take part in the opening ceremony of the first mosque to be built there since the Inquisition 500 years ago.

The Caliph himself will be present but that is not the only honour in store.

The Caliph is to travel to Gillingham to open the community's newly renovated mosque in Medway Road on Tuesday, October 5.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العرب (عربی سے ترجمہ)

قرطبہ میں ایک نئی مسجد کا افتتاح

میڈرڈ۔ العرب۔ طلعت شاہین

اس ہفتہ اندلس میں ایک نئی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ احمدیہ جماعت نے پیڈرو آباد کی بستی کے قریب ایک نئی مسجد تعمیر کی ہے یہ جگہ قرطبہ شہر سے چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اِس مسجد کی تعمیر پر ہسپانوی سکہ میں تین کروڑ پسیتہ کے قریب خرچ آیا ہے: مسجد کی افتتاح کی تقریب میں پاکستان کے سابق وزیرِ خارجہ محمد ظفر اللہ خاں۔ نوبل پرائز حاصل کرنے والے ڈاکٹر عبدالسلام کے علاوہ تین ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ ان میں یورپین ممالک سے آنے والے بھی تھے۔

مسجد کا افتتاح سربراہِ جماعت جناب مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا۔ حاضرین میں قرطبہ کے مسیحی فرقہ کے نائب اسقف بھی تھے۔

یہ مسجد اُس قدیم اسلامی شاہراہ پر واقع ہے۔ جو قرطبہ کو جاتی تھی۔ مسجد دو خوبصورت میناروں والی ہے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز بکروں کی قربانی اور اسلامی شعائر اذان سے ہوا۔ اِس مسجد کی تعمیر دوسری اور مساجد کی تعمیر کی ابتدا ہے۔

الاثنين ٤/١٠/١٩٨٢ — العرب — صفحة ٩ Page 9
Monday 4/10/1982 — AL-ARAB



افتتاح مسجد جديد بقرطبة

مدريد – العرب – طلعت شاهين :

تم هذا الاسبوع افتتاح مسجد جديد في الاندلس . فقد قامت الجماعة الاحمدية ببناء مسجد جديد بقرية « بدرو عباد » والتي تقع على بعد ٤٠ كيلومتراً من مدينة قرطبة وقد تكلف بناء هذا المسجد حوالي ثلاثين مليون بيزته وقد حضر الافتتاح محمد ظفر الله خان وزير خارجية باكستان السابق والدكتور عبد السلام الحائز على جائزة نوبل في الفيزياء وما يقرب من ثلاثة الاف من المسلمين الذين جاء بعضهم من دول اوروبية اخرى مثل انجلترا . وقد استقبلهم السيد طاهر احمد زعيم الطائفة الاحمدية ومن بين المدعوين نائب الاسقفية المسيحية بقرطبة القس « باليريانو دي لا اوردن » والمسجد مبني على الطريقة الاسلامية القرطبية القديمة وله مئذنتان جميلتان . وقد بدا الاحتفال بذبح خروف كضحية تقربا الله عز وجل وايذانا باقامة الشعائر الدينية الاسلامية في مسجد « البشارة » وبداية لجهاد طويل لبناء مساجد اخرى .

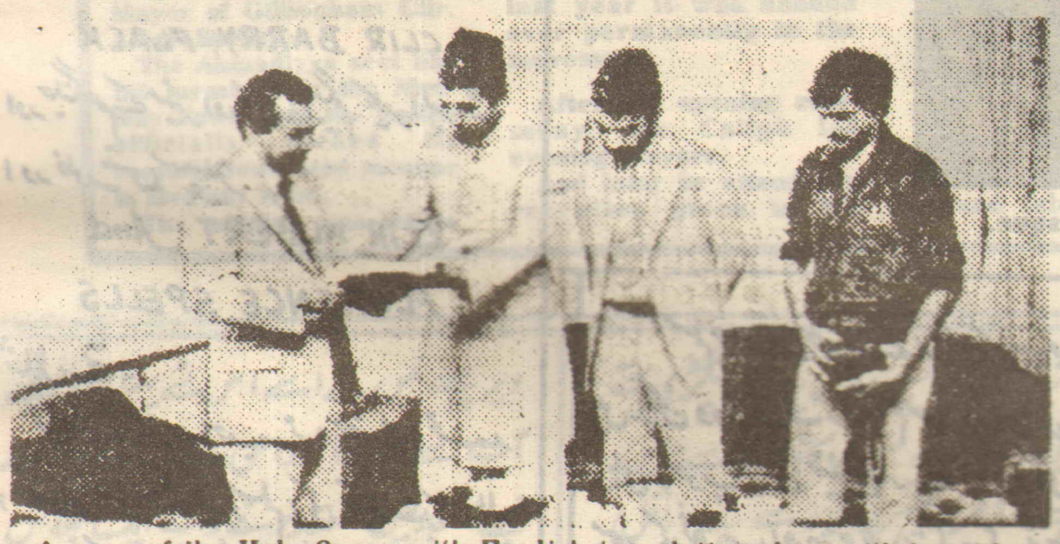
جاپان کے ایک اخبار میں

مسجد سپین کا تذکرہ

قرآن مجید کا ایک نسخہ بمعہ انگریزی ترجمہ اور اسلامی لٹریچر پر مشتمل دو کتب جاپان میں نیپال کے قائمقام سفیر مسٹر بدیا این گھیمری کو اسلامی جماعت احمدیہ کے مشنری انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے پیش کیں جو ایک تین رکنی وفد کے ہمراہ نیپال کے شاہی سفارت خانہ ٹوکیو میں تشریف لائے۔ جماعت کی عالمگیر سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مکرم راشد صاحب نے بطور خاص اس نئی مسجد کا ذکر کیا جس کا افتتاح ۱۰ ستمبر کو قرطبہ کے قریب پیدرو آباد میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کریں گے۔

PEOPLE & EVENTS

— Kanto —



A copy of the Holy Quran with English translation along with two other Islamic literature books, was presented to Bidya N. Ghimire, acting ambassador of Nepal by Ataul Mujeeb Rashed, missionary in charge of the Ahmadiyya Movement in Islam who led a three-man delegation to the Royal Nepalese Embassy in Tokyo.

Describing the world-wide activities of the movement, Rashed particularly mentioned about the new mosque which is to be inaugurated in Pedroabad near Cordoba, Spain on Sept. 10 by the supreme head of the movement.

Mainichi Daily News
Tuesday, August 31, 1982

16 Evening Post, Thursday, October 14, 1982

Why we must all speak English

By community relations correspondent FAREED AHMAD

ENGLISH must be the language used at all formal occasions by Ahmadiyya Muslims in this country.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, the Caliph who visited the Medway Towns recently to open the mosque in Gillingham, has directed that in future, the presence of ever one person who can understand only English will dictate that the proceedings be conducted in that language.

The Caliph warned that if his followers, especially the elderly, did not make the effort to learn or improve their English, they would become a closed community.

Dinner

Those settled here should retain their original language because of its literary heritage but, nevertheless, the language of their host country was of paramount importance, he said.

اس ملک میں رہنے والے تمام احمدی مسلمانوں کو اپنی رسمی تقاریب میں انگریزی زبان استعمال کرنی چاہیئے

حضرت مرزا طاہر احمد نے جنہوں نے جلنگھم میں مسجد کا افتتاح کرنے کے لیے مڈوے قصبات کا دورہ کیا، یہ ہدایت جاری کی ہے کہ مستقبل میں اگر کسی تقریب میں صرف ایک بھی ایسا شخص موجود ہو جو صرف انگریزی جانتا ہو تو تقریب کی تمام کارروائی انگریزی میں ہونی چاہیئے۔

خلیفہ نے تنبیہ کی کہ اگر احمدیوں خصوصاً بڑی عمر کے لوگوں نے انگریزی سیکھنے یا بہتر کرنے کی کوشش نہ کی تو وہ ایک ایسی جماعت بن کر رہ جائیں گے جو سب سے الگ تھلگ ہو گی۔

جو پاکستانی یہاں مستقل طور پر رہتے ہیں ان کو انگریزی کیساتھ ساتھ اپنی اصل زبان (اردو) بھی اسکے علمی ادبی سرمائے کی وجہ سے باقی رکھنی چاہیئے لیکن ان کے میزبان ملک کی زبان بہرحال سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

خلیفہ نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جلنگھم کی مسجد ناصر اسلامی روایات کے مطابق دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لیے بھی کھلی ہو گی جو یہاں آکر (خدائے واحد) کی عبادت کرنا چاہیں۔

(ایوننگ پوسٹ جمعرات ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاکرتہ۔ انڈونیشیا

روزنامہ فیکران رعیت

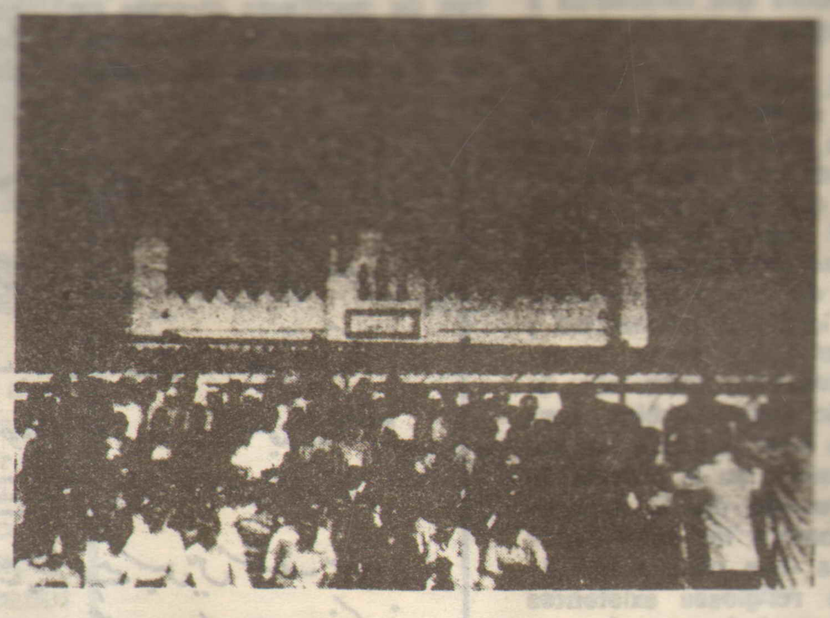
۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء

سات صدیوں بعد پہلی مسجد سپین جس کا افتتاح پیدرو آباد میں عمل میں آیا

Pikiran Rakyat

Yang Pertama Setelah Tujuh Abad

Mesjid „Basharat" Spanyol Diresmikan Di Petroabad



Bangunan mesjid "Basharat" mesjid Pertama di bumi Spanyol yang peresmian pembukaannya tgl 10 september 1982 lalu di Kota Petroabad, sekitar 36 km dan Cordoba Spanyol

JAKARTA, (PR).

"Basharat" mesjid pertama dibangun di Spanyol setelah tujuh abad Islam menghilang dari Spanyol 10 September 1982 lalu diresmikan pembukaannya oleh Imam Jemaat Ahmadiyah Hazrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih, ke-IV.

Peristiwa gembira bagi dunia Islam di awal abad ke 15 H ini berlangsung di kota Petroabad sekira 36 km dari Cordoba, dibangun di atas tanah seluas enam ribu m2 dengan biaya 21 juta Pista atau sekitar Rp. 126 juta Peresmian mesjid yang bersejarah ini dihadiri undangan2 dari berbagai negara, al Amerika Serikat negara2 Amerika Latin, Afrika, beberapa negara Eropa sendiri serta Asia di antaranya Indonesia. Rombongan Indonesia sembilan orang diketahui oleh wakil Ketua Nasional Jemaat Ahmadiyah Indonesia Brigen Polri Purn R. Ahmad Suryahaminata.

Menurut Humas PB Jemaat Ahmadiyah Indonesia R.Djamhur Wiraatmadja kepada "PR" hari Minggu, peristiwa ini merupakan satu kebanggaan bukan saja bagi Jemaat Ahmadiyah yang telah mengumpulkan biaya sebanyak itu dari para anggotanya, tetapi bagi dunia Islam yang sudah tujuh ratus tahun kehilangan jejaknya di bumi Spanyol yang pernah merupakan Darul Khilafah Islam.

Dalam kaitan ini kepala Misi Jemaat Ahmadiyah Indonesia H. Mahmud Ahmad Cheema H.A. mengharapkan anggota Jemaat Ahmadiyah Indonesia melakukan syukuran dengan memotong kambing sedekah kepada fakir miskin dan membagikan kue kepada anak2 serta doa bersama untuk keberkatan mesjid2 supaya Allah s.w.t. menurunkan hujan Rahmat Nya kepada Spanyol khususnya dan bangsa Eropa pada umumnya agar dapat menemukan jalan kedekatan kepada Allah S.w.t.

سات صدیوں کے بعد پہلی مسجد سپین جس کا افتتاح پیدرو آباد میں عمل میں آیا۔

تصویر

سرزمین سپین کی پہلی مسجد "بشارت" کی عمارت جس کا افتتاح ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو پیدرو آباد میں جو قرطبہ سے قریباً ۳۶ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے عمل میں آیا۔

جاکرتہ سپین سے سات صدیوں تک اسلام کا نام و نشان مٹائے جانے کے بعد

اس سرزمین پر پہلی مسجد "بشارت" تعمیر ہوئی جس کا امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو افتتاح فرمایا۔

عالم اسلام کے لیے یہ مسرت افزا تقریب پندرھویں صدی کے آغاز میں پیدرو آباد میں جو قرطبہ سے ۳۶ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے منعقد ہوئی۔ یہ مسجد چھ ہزار مربع میٹر کے رقبہ پر تعمیر کی گئی ہے جس پر ۲۱ ملین پسیتہ یا ۱۲۶ ملین (انڈونیشین) روپے خرچ ہوئے۔ اس تاریخی مسجد کے افتتاح کے موقع پر لاطینی امریکہ، افریقہ، یورپ اور ایشیاء کے مختلف ممالک سے مدعوئین شامل ہوئے جن میں انڈونیشیا بھی تھا۔ انڈونیشیا کے نور کنی وفد کی قیادت جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نائب نیشنل پریذیڈنٹ بریگیڈیر جنرل پولیس جناب راڈین احمد سوریا آمینا تانے کی۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے رابطۂ عوام کے سیکرٹری راڈین جمہور وبر اتما جانے اتوار کے روز روزنامہ "فیکران رعیت" کو بتایا کہ سپین کی اس مسجد کی تعمیر جو جماعت احمدیہ کے چندہ سے ہوئی نہ صرف جماعت کے لیے بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے باعث صد افتخار ہے۔ کیونکہ وہ سپین جو ایک وقت میں اسلام مرکز تھا اُس سے سات صدیوں تک اسلام کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔

اس ضمن میں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ محمود احمد چیمہ نے جماعت احمدیہ کے ممبران کو تلقین کی کہ وہ اس موقع پر اظہار تشکر کے طور پر بکروں کی قربانی کریں یا فقراء و مساکین کو صدقہ دیں، بچوں میں مٹھائی تقسیم کریں اور مسجد کے بابرکت ہونے کے لیے اجتماعی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل سپین پر خصوصاً اہل یورپ پر عموماً اپنی رحمتوں کی بارش برسائے تاکہ اُنہیں قرب الٰہی حاصل ہو۔

فیکران رعیت ۱۴ ستمبر ۱۹۸۲ء

جاکرتہ۔ انڈونیشیا
۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء
روزنامہ بریتا بوآنا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے

سپین میں مسجد تعمیر کی

"BERITA BUANA"

JAKARTA, SENIN Pahing 13 SEPTEMBER 1981

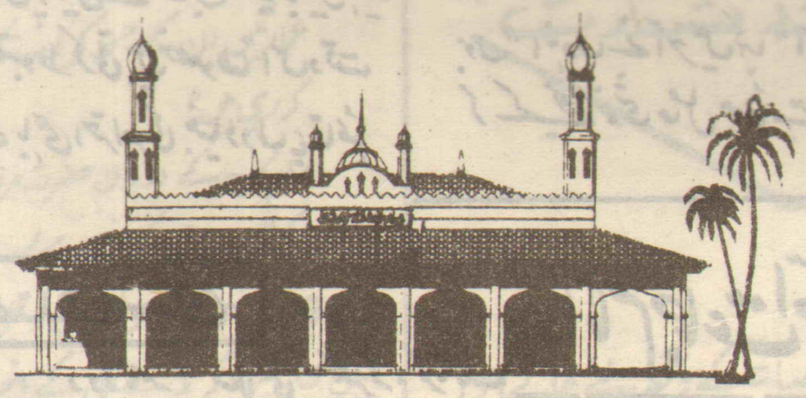
Jemaat Ahmadiyah Indonesia Membangun Mesjid di Spanyol

JAKARTA – Setelah 700 tahun Islam menghilang dari Spanyol. hari Jum'at Jemaat Ahmadiyah Indonesia membuat suatu kejutan dengan berhasilnya meresmikan pemakaian Mesjid Basharat yang baru selesai dibangun dengan biaya 21 juta pista atau Rp 120 juta.

Peristiwa gembira bagi Dunia Islam diawal Abad ke-15 Hijrah itu berlangsung di Spanyol dalam Kota Petro abad 35 Km dari Cordoba yang Presmiannya tersebut dilakukan Jum'at 10 September '82 itu oleh Imam Jemaat Ahmadiyah, Hasrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih ke IV.

Mesjid Basharat itu dibangun diatas tanah seluas 6.000 M2 peresmian dihadiri oleh berbagai undangan masing-masing, Amerika Latin, Afrika, Eropa sendiri dan Negara-negara Asia termasuk Indonesia. Rombongan Indonesia 9 orang dibawah pimpinan Wakil Ketua. Nasional Jemaat Ahmadiyah Indonesia Brig. Jend. Pol. R. Ahmad Suryahaminata.

Humas PB. Jemaat Ahmadiyah Indonesia R. Djamhur Wiraatmadja dalam penjelasan kepada Buana Jum'at petang peristiwa itu merupakan kebanggaan Islam di dunia yang telah 700 tahun kehilangan jejaknya di bumi Spanyol yang pernah merupakan Darul Khilafah Islam, (Buana P.RR)



Mesjid "BASHARAT" Mesjid pertama di Spanyol dalam kota Petroabad 35 Km dari CORDOBA dibangun oleh Jemaat Ahmadiyah.

Demikian al. penjelasan R. Djamhur Wiraatmadja kepada "PR"

جاکرتہ سات سو سال تک سپین میں اسلام کا نام و نشان غائب رہنے کے بعد جماعت انڈونیشیا نے ایک حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا۔ انہوں نے حال ہی میں وہاں ایک مسجد تعمیر کی ہے جس پر ۲۱ ملین پسیتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا ۱۲ کروڑ انڈونیشین روپیہ خرچ آیا۔ اس مسجد کی تقریب افتتاح ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی

عالم اسلام کے لیے یہ جانفزا واقعہ پندرھویں صدی کے آغاز میں ظہور پذیر ہوا جب جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد میں جو قرطبہ سے ۳۵ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے مسجد "بشارت" تعمیر کی جس کا افتتاح امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ فرمایا۔

مسجد "بشارت" ... ۶ میٹر کے رقبہ میں بنائی گئی ہے اس افتتاحی تقریب میں لاطینی امریکہ، افریقہ، یورپ اور ایشیا کے ممالک بشمول انڈونیشیا کے وفود شامل تھے انڈونیشیا کے نورکنی وفد کی قیادت جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے نائب نیشنل پریذیڈنٹ۔ رافعین احمد سوریا آمیناتا نے کی۔

جماعت احمدیہ کے رابطہ عوام کے سیکرٹری راؤبن جمہور ویرا آتما جانے "برتیا بوآنا" کو بتایا کہ سات سو سال تک اسپین سے اسلام کا نام و نشان مٹے رہنے کے بعد اس مسجد کا تعمیر ہونا نہ صرف جماعت احمدیہ کے لیے بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے ایک قابل فخر واقعہ ہے۔

تصویر

اسپین میں پہلی مسجد "بشارت" جو قرطبہ سے ۳۵ کلو میٹر دور پیدرو آباد میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کی۔

(روزنامہ بریتا بوآنا ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ :- روزنامہ "کارڈوبا" قرطبہ صد ۲۲ سے آگے

El jalifa supremo ahmadí inauguró la mezquita de Pedro Abad

lación el Corán con la labor investigadora que caracteriza a los científicos.

Por su parte en su discurso el jalifa supremo que en todo momento tuvo palabras de agradecimiento por la cariñosa acogida de que había sido objeto, tanto él como la comunidad en tierras cordobesas, dejó un mensaje de paz y solidaridad, justicia, igualdad, hermandad y amor entre los seres humanos, invocando para ello la ayuda de Dios. También agradeció su labor a todos los que han trabajado en la proyección y construcción de la mezquita así como a las autoridades españolas «que pese a las diferencias religiosas existentes nos han ayudado para la consecución del permiso para la compra del solar y la edificación. Con ello han abierto una puerta de tolerancia, de mutuo respeto y de ayuda recíproca entre diferentes religiones. Allah les bendiga a todos». Tras un recuerdo emotivo a su fallecido antecesor, el jalifa ahmadí dijo: «En el mundo existen ciertas naciones que pueden ser conquistadas por la fuerza pero España no es de tales naciones. Observando su historia veo que a este pueblo no se le puede conquistar con ninguna otra arma, esfuerzo o recurso que no sea el amor».

PRESENCIA CATOLICA

En la inauguración estuvo presente el vicario general de la Diócesis, Valeriano Orden por delegación del obispo. A todo lo largo de la misma se pusieron de manifiesto diversas medidas de seguridad, desplegando una gran labor la Guardia Civil tanto en este aspecto como canalizando y ordenando el tráfico en la zona. Pedro Abad por otra parte agotó ayer sus disponibilidades alimentarias ante la avalancha de visitantes que contribuyeron también a que se batiera el récord de cambio de divisas en las entidades de crédito de la localidad.

جوز لوئیس لوپے "مشرقی اور فارسی طرز کے امتزاج سے تعمیر ہونیوالی مسجد"

یہ بات بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ آرکی ٹیکٹ جوز لوئیس لوپے مسجد کے افتتاح کے وقت کتنے خوش تھے۔ اس مسجد کا رقبہ ۶۳۳۲ مربع میٹر ہے جس میں مسقف ۶۲۳ مربع میٹر ہے۔ اس میں مسجد لائبریری، وضو کرنے کی جگہ، دفتر، گیسٹ ہاؤس اور خلیفہ کے لئے ایک کمرہ شامل ہے۔ اس میں مشنری کی رہائش کے لئے ایک گھر بھی ہے۔ اس کے انداز تعمیر کی بنیاد مشرقی طریق پر ہے اور اس کے بنیادی عناصر میں فارسی طرز کی محرابیں شامل ہیں۔

پیدرو آباد کے میئر: یہ قصبے کے لئے نفع رساں ہے"

قصبے کے میئر کے نزدیک اس مسجد کی تعمیر بلاشبہ بڑے فائدہ کا موجب بنی ہے۔ اور اگرچہ بعض ایسے بھی لوگ ہیں جن میں خود اعتمادی نہیں ہے، تاہم اس جماعت کے اراکین کا استقبال بڑی اچھی طرح سے کیا گیا ہے۔ "میئر نے اس حقیقت کا اظہار کیا کہ اگرچہ یہ ایسے لوگ نہیں ہیں جن کے پاس بہت رقم ہو لیکن بہرحال یہ اس قصبے پر خرچ کر رہے ہیں"

Todos parecen contentos con la nueva mezquita

Valeriano Orden: «Contribuirá a un mayor acercamiento entre las dos religiones»

Para el alcalde de Pedro Abad los ahmadíes están siendo bien aceptados

(De nuestra Redacción).

Sobre el acto de la inauguración de la Mezquita, hemos querido recabar una breve impresión de tres personas bien distintas: el vicario general de la Diócesis de Córdoba, el arquitecto que elaboró el proyecto y el alcalde de Pedro Abad, todos presentes en el acto.

VALERIANO ORDEN: MAYOR ACERCAMIENTO ENTRE LAS RELIGIONES

Para Valeriano Orden Palomino, representante del Obispado cordobés en la celebración, la construcción de la Mezquita supone un mayor acercamiento entre las dos religiones, cosa que la Iglesia Católica viene haciendo principalmente, desde el Concilio Vaticano II. "Siempre es importante potenciar las relaciones sobre todo si éstas están basadas en un profundo respeto", nos dijo. Y concluyó: "Me encuentro muy a gusto asistiendo a la ceremonia".

JOSE LUIS DE LOPE: UNA MEZQUITA DE RAIZ INDO-PERSA

Ni que decir tiene que el arquitecto José Luis de Lope se encontraba feliz con la inauguración. La Mezquita soore una superficie de 6.332 metros cuadrados, de los que 623 se han utilizado para la edificación arquitectónica. La misma está compuesta por la sala de la mezquita, biblioteca, cuarto de abluciones, oficinas, dependencias para huéspedes y suite para el jalifa. Además también disoone de casa para el misionero. Tiene una raiz india y hay que destacar como elemento fundamental el arco aquillado de origen persa.

ALCALDE DE PEDRO ABAD: UN BENEFICIO PARA EL PUEBLO

Para el alcalde de Pedro Abad la ubicación de la Mezquita ha beneficiado sin duda al pueblo, "y aunque todavía hay gente que tiene recelos, los miembros de la comunidad en general están siendo bien aceptados". Reconoce que no es gente que tenga mucho dinero pero algo de gasto si están haciendo en el pueblo.

Pérdida

Extraviado sobre conteniendo dinero en el trayecto comprendido entre Guadalquivir y Carlos III. En el anverso figura el nombre de Luque Jiménez Se ruega su devolución

دوسری کونسل کی پالیسی کے مطابق "یہ باتیں ہمیشہ تعلقات کو مضبوط کرتی ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ یہ میل جول باہمی احترام کی بنیادوں پر قائم ہوں" انہوں نے آخر میں کہا "اس تقریب میں شرکت کر کے مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے"

ہندوستان

امام جماعت احمدیہ کیجانب سے اسپین میں ۵۰۰ سال کے بعد پہلی مسجد، مسجد بشارت کا افتتاح

روزنامہ "سلامتی" گلبرگہ۔ کرناٹک

"گلبرگہ ۹ ستمبر (راست)، جماعت احمدیہ گلبرگہ کی جانب سے مجریہ ایک صحافتی بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو بروز جمعہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت احمدیہ کی جانب سے سرزمین اسپین بمقام پیدرو آباد میں ۵۰۰، سال بعد تعمیر ہونیوالی پہلی نئی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

اس مسجد کا سنگ بنیاد جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو پیدرو آباد اسپین میں رکھا تھا۔ موجودہ امام ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد ہذا کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس مسجد کا نام "مسجد بشارت" رکھا گیا ہے۔ اس افتتاحی تقریب میں دنیا کے مختلف مقامات سے جماعت احمدیہ کے نمائندگان بڑی تعداد میں شرکت فرما رہے ہیں۔ جن میں نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام اور عالمی عدالت کے سابق جج سر محمد ظفر اللہ خان بھی ہیں۔

ہندوستان کے ہیڈ کوارٹر قادیان سے بھی محترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ بھی شرکت کے لئے ۳ ستمبر کو سپین روانہ ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ گلبرگہ عالم اسلام سے درخواست کرتی ہے کہ مسجد بشارت کی کامیابی اور اسپین میں اسلام کے غلبہ کے لئے دعا کریں۔"

(روزنامہ "سلامتی"، گلبرگہ کرناٹک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مسلمان امام غرناطہ میں

غرناطہ - سپین

روزنامہ

DIARIO DE GRANADA

۷ ستمبر ۱۹۸۲ء



JOSE GARRIDO

Jefe musulmán en Granada

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe religioso de la comunidad Ahmadía, llegó ayer a Granada, en visita privada y partirá esta noche hacia Córdoba, donde inaugurará el próximo viernes la Mezquita Basharat, de Pedro Abad, a unos treinta y dos kilómetros de la ciudad cordobesa.

Acompañado del tercer Imán de la comunidad, Karam Ilahi Zafar, el jefe supremo espiritual de esta comunidad mantuvo una entrevista con los periodistas, en el transcurso de la cual manifestó que "la inauguración de la Mezquita significa para nosotros un sentimiento de satisfacción y alegría porque ello expresa que el pueblo español ha abierto las puertas al Islam."

صفحہ اوّل کی خبر

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو جماعت احمدیہ کے امام ہیں کل غرناطہ میں تشریف لائے۔ ان کی یہ آمد غیر سرکاری طور پر ہے۔ آپ آج رات قرطبہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ پیدروآباد میں آئندہ جمعہ کو مسجد بشارت کا افتتاح فرمائیں گے پیدروآباد قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ کے ساتھ مقامی امام کرم الٰہی صاحب ظفر بھی تھے۔ یہاں آپ کا ایک پریس انٹرویو بھی ہوا جس کے دوران آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ مسجد کا افتتاح ہماری خوشی اور جذبات میں اضافہ کرتا ہے۔ اور ہمارے اطمینان کا موجب ہے کیونکہ اس طرح سے سپینش قوم نے اسلام کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے ہیں۔

DIARIO DE GRANADA (ترجمہ)
۷ ستمبر ۱۹۸۲ء

غرناطہ ..... سپین

روزنامہ آئیڈیل غرناطہ صفحہ ۳ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء

امام جماعت احمدیہ نے الحمرا اور جنت اللطیف کی سیر کی

آئندہ جمعہ کو پیدروآباد قرطبہ میں "مسجد بشارت" کا افتتاح فرمائیں گے

IDEAL · Pág. 13 — 8 - 9 - 82

El jefe supremo de «Ahmadía» visitó la Alhambra y el Generalife

El próximo viernes inaugurará la mezquita «Basharat» construida en Pedro Abad (Córdoba)



FOTO MIGUEL SANGÜESA

El Jefe Supremo de la Comunidad Ahmadía, Hazrat Mirza, junto al delegado en España, Karam Ilahi, firmando en el libro de autoridades de la Alhambra

El jefe supremo de la Comunidad Ahmadía, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, dedicó la mañana de ayer a visitar la Alhambra y el Generalife, en compañía de su esposa y de todos los miembros de la comunidad que se encuentran con él en Granada.

Durante la visita, que comenzó a las diez de la mañana y se prolongó hasta el medio día, el jefe supremo de Ahmadía [illegible]

Como informábamos ayer, el jefe supremo de la Comunidad Ahmadía presidirá el próximo viernes la inauguración de la mezquita "Basharat" que esta secta religiosa ha construido en Pedro Abad (Córdoba), a cuyo acto asistirán seguidores y autoridades de todo el mundo.

Amina NASSER

جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کل صبح کے وقت اپنی اہلیہ اور دیگر ممبران وفد کے ہمراہ الحمرا اور جنت اللطیف کی سیر کی۔ صبح دس بجے سے لے کر دوپہر تک آپ وہاں ٹھہرے۔ الحمرا کے ڈائریکٹر نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور جب آپ چارلس پنجم کے محل میں سے گزرے تو حکام نے آپ کی خدمت میں وہ اعزازی کتاب پیش کی۔ جس میں اہم شخصیات کے دستخط لئے جاتے ہیں چنانچہ آپ نے اس میں دستخط فرمائے اور اس موقعہ پر آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"میرے لئے یہ ایک خوشی کا دن بھی ہے اور غمی کا دن بھی۔ خوشی اس لئے کہ میں اس شاندار فنی تعمیر کو مشاہدہ کر رہا ہوں اور غم ان تحریروں کی وجہ سے جو الحمرا پر لکھی ہوئی ہیں اور یہیں ایک پیغام دے رہی ہیں"۔

آخر میں آپ نے دستخط فرماتے ہوئے اعزازی کتاب میں یہ فقرہ تحریر فرمایا:

"تمام فتوحات ختم ہو جاتی ہیں اور کھنڈر بن جاتی ہیں۔ لیکن صرف خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمیش رہنے والا ہے"

اس سیر کے بارہ میں آپ کے تاثرات پوچھے گئے تو آپ نے اپنے جذبات کا اظہار یوں فرمایا کہ "یہ جگہیں صدیوں تک اسلامی ثقافت کا گہوارہ رہی ہیں اور یہ عمارتیں ان کے حسن کو اب تک بیان کر رہی ہیں"

تمام سیر کے دوران حضرت مرزا صاحب نے اس گائڈ کی تمام باتوں کو غور سے سنا جو ان کے ہمراہ تھا اور کسی معمولی سی تفصیل کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ جیسا کہ ہم نے کل کے اخبار میں بھی بیان کیا تھا کہ آپ آئندہ جمعہ کو مسجد بشارت، جو اس مذہبی جماعت کی تعمیر شدہ مسجد ہے کا پیدروآباد قرطبہ میں افتتاح فرمائیں گے۔ جس میں آپ کے پیروکار اور دیگر اہم شخصیات و حکام تمام دنیا سے تشریف لا کر شریک ہوں گے۔"

(امینہ ناصر)

(روزنامہ آئیڈیل غرناطہ ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(غرناطہ ۔ سپین)

روزنامہ غرناطہ DIARIO DE GRANADA ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء

مسلم مذہبی لیڈر پیدرو آباد قرطبہ میں مسجد کا افتتاح کریں گے

حضرت مرزا طاہر نے غرناطہ اور اندلس کے دوسرے اضلاع کا دورہ فرمایا

Jefe religioso árabe inaugurará la mezquita cordobesa de Pedro Abad

Hazrat Mirza Tahir visita Granada y otras provincias andaluzas



El líder árabe es saludado por su correligionarios en el aeropuerto de Málaga

Málaga.- El jefe supremo de la comunidad religiosa de Ahmadia, Hazart Mirza Tahir Ahmad llegó ayer á Málaga procedente de Madrid para efectuar una gira por varias ciudades andaluzas antes de inaugurar el próximo día 10 en la localidad cordobesa de Pedro Abad la recién construida mezquita Basharàt.

El considerado por la comunidad Ahmadia como el cuarto sucesor del Mesías prometido llegó a Málaga acompañado por los miembros de su séquito y fue recibido por mandatarios y miembros de su comunidad en España.

En la citada reunión con los informadores Hazrat Mirza Tahir Ahmad afirmó que la comunidad cuenta en estos momentos con casi diez millones de fieles entre los que los pakistanies son la mayoría.

Sobre la mezquita construida en Córdoba dijo que su costo ha sido de unos 25 millones de pesetas, obtenidos mediante aportaciones de los miembros de la comunidad en particular por los residentes en Gran Bretaña.

اندلس ریجن کی خبروں کے صفحہ پر ملاگا ائرپورٹ پر حضور کے استقبال کی تصویر شائع کی اور مندرجہ ذیل خبر شائع کی۔

ملاگا۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کل ملاگا پہنچ گئے۔ آپ دس تاریخ کو قرطبہ کے مضافات میں پیدرو آباد کے مقام پر مسجد بشارت کا افتتاح فرمانے سے قبل اندلس کے بہت سے شہروں کا دورہ کریں گے۔

جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ سے آپ مسیح موعود کے جانشین ہیں۔ آپ ملاگا میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ یہاں کی مقامی جماعتوں کے ارا کین نے آپ کا استقبال کیا۔

آپ نے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ جس میں سے ایک بڑی تعداد پاکستان میں رہتی ہے۔ آپ نے قرطبہ کے مضافات میں تعمیر شدہ مسجد بشارت کے بارہ میں فرمایا۔ "اس پر قریباً ۲۵ ملین پسیتہ خرچ آیا ہے۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے ممبران خاص طور پر برطانیہ کے ممبران نے مہیا کیا ہے۔"

(روزنامہ DIARIO DE GRANADA ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء)

GRANADA

IDEAL - Pág. 16 — 7 - 9 - 82

JEFE SUPREMO DE LA COMUNIDAD AHMADIA

Ayer llegó a Granada Hazrat Mirza Tahir Ahmad

El próximo viernes asistirá a la inauguración de la mezquita que su comunidad ha construido en Pedro Abad (Córdoba)

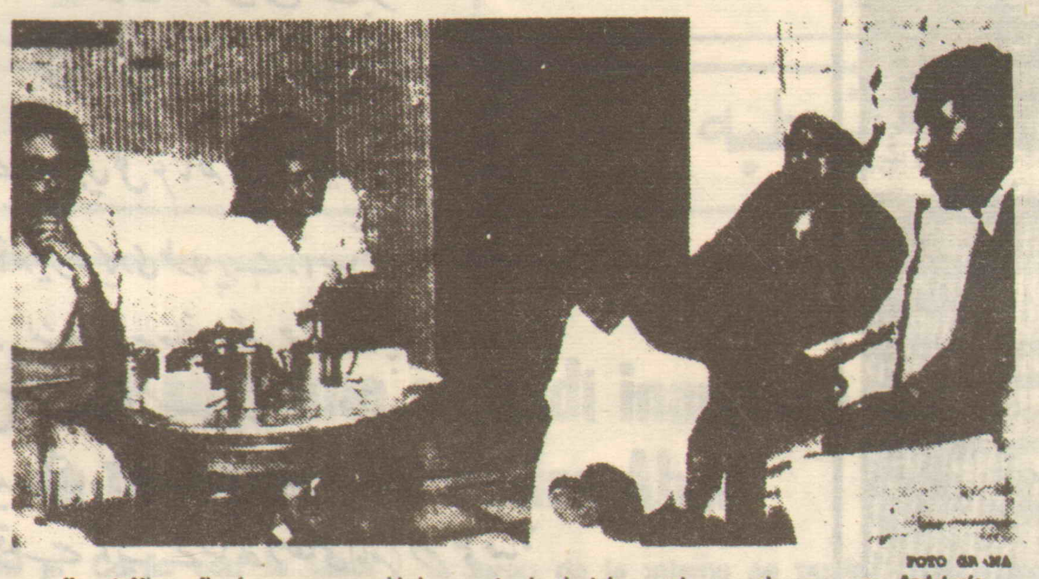


FOTO GRANADA

Hazrat Mirza afirmó que su comunidad no pretende instalarse ni expansionarse por Andalucía

A las nueve y media de la noche pasada llegó a Granada, rodeado de grandes medidas de seguridad, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, actual jefe supremo de la Comunidad Ahhmadia.

En el Hotel Alhambra Palace, concedió una rueda de Prensa en la que explicó los objetivos de su visita a España y de la comunidad religiosa que preside.

A su llegada al hotel, acompañado por un amplio séquito, en el que destacaban numerosas mujeres completamente vestidas de negro, fue acompañado por miembros de los servicios de Seguridad Ciudadana, hacia sus habitaciones, donde recibió a los periodistas.

El motivo central de su visita es la inauguración, el próximo día diez, de la mezquita Basharat que la comunidad ha construido en Pedro Abad (Córdoba), por un importe aproximado de unos veinte millones de pesetas que, en su mayor parte, han sido aportados por los miembros de la comunidad de Londres.

Con respecto a los ingresos económicos de su comunidad, Hazrat Mirza explicó que todos sus miembros tienen la obligación de donar la dieciseisava parte de sus ingresos, además del diez por ciento de todas sus posesiones, al morir.

Con respecto a las autoridades españolas dijo que se han portado con ellos correctamente en todo momento, excepto el embajador de España en Pakistán, que denegó los visados para que se trasladasen al acto del proximo viernes, a unos mil pakistanies.

Asimismo afirmó que el motivo de haber construido esta mezquita en Córdoba no es otro que el haber encontrado en esta zona de Andalucía hospitalidad y mentalidades abiertas, además de ser una tierra en la que el Islam estuvo instalado durante ocho siglos. Más adelante dijo que su comunidad no pretendia instalarse ni expansionarse por Andalucía y prueba de ello es que ya, anteriormente, se habian construido mesquitas por muchas otras ciudades del mundo, ya que su "movimiento" es de carácter universal.

A la inauguración de la mesquita de Pedro Abad, en Córdoba, está prevista la asistencia de numerosos "fieles" que llegan de todos los rincones del mundo y entre los que se encuentran autoridades del mundo de la política, la cultura y la ciencia.

Preguntado sobre si esta inauguración tenia algo que ver, por lo que respecta al momento elegido, con la próxima visita del Papa, respondió que "era totalmente casual, pues la primera piedra fue puesta hace dos años y el ritmo de las obras ha permitido que este templo pueda abrir sus puertas ahora". Más adelante añadió que la Comunidad pretende mantener lazos de buenas relaciones con la comunidad cristiana y con el resto de las religiones, y que estas relaciones deben tender hacia la amistad y la unión de todos los hombres.

"Después de una larga noche de prohibiciones —dijo—, se contempla la aurora de la libertad de conciencia y religión en España. El actual Gobierno permite la libre expresión de conciencia religiosa. Este amanecer de libertad y democracia que ha traido un mensaje de alegria y júbilo al pueblo español, ha supuesto a su vez un respiro de libertad para las actividades de la Comunidad en España, tanto tiempo encadenadas".

Con respecto a la finalidad de esta comunidad, Hazrat Mirza explicó que "el objetivo de su fundación es conseguir un grupo de hombres bondadosos que sean modelo de rectitud y de virtudes, para que un cuantioso número de estas personas virtuosas ejerzan su influencia sobre la humanidad con sus vidas ejemplares de altas cualidades morales y espirituales y su solidaridad sea motivo de gran bendición, grandeza y consecuencias positivas para el Islam".

El actual Jefe Supremo Espiritual, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, IV sucesor del "Mesías Prometido", fue elegido por la Comunidad el día 10 de junio de 1982 tras el fallecimiento de su antecesor, Hazrat Mirza Ahmad, quien vino a España para colocar la primera piedra de la Mezquita Basharat en octubre de 1980.

Antonio HASCHE

(غرناطہ ۔ سپین)

روزنامہ آئیڈیل ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء

جماعت کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کل غرناطہ پہنچے

آئندہ جمعہ کو پیدرو آباد غرناطہ میں اس جماعت کی تعمیر ہونیوالی مسجد کا افتتاح کریں گے

اخبار "IDEAL" (صفحہ ۱۶) غرناطہ اپنی ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔

گزشتہ رات ساڑھے نو بجے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب، حفاظتی انتظامات میں گھرے ہوئے تشریف لائے۔ آپ جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ ہیں۔ ہوٹل الحمرا پیلس میں آپ نے ایک پریس کانفرنس بلائی جس میں آپ نے اپنی سپین میں آمد اور مذہبی جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات فراہم کیں۔

آپ ہوٹل میں پہنچے۔ آپ کے ساتھ ایک بڑا گروپ (قافلہ) تھا جس میں مستورات بھی تھیں جو باپردہ تھیں۔ ان کے ہمراہ اس شہر کے سیکورٹی کے منتظمین بھی تھے جو آپ کے اس کمرے تک پھیلے ہوئے تھے۔ جہاں پر کہ آپ نے پریس کانفرنس بلائی ہوئی تھی۔ آپ کی آمد کی سب سے بڑی وجہ تو ۱۰ تاریخ کو مسجد بشارت کا افتتاح ہے جو کہ جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد قرطبہ میں تعمیر کی ہے۔ جس پر تقریباً ۲۰ ملین پسیتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ آئے ہیں جو کہ لنڈن کی جماعت (احمدیہ) نے مہیا کئے ہیں۔ معاشی اخراجات کے متعلق (حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے) بتایا کہ جماعت کے تمام ممبر اپنی آمد کا سولہواں اور کچھ دسواں حصہ چندہ دیتے ہیں۔

ہسپانوی حکام کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ انہوں نے ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا ہے سوائے پاکستان میں سپین کے سفیر کے جنہوں اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے ایک ہزار پاکستانی احمدیوں کو ویزا مہیا نہیں کیا۔ قرطبہ میں مسجد بنانے کی وجہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کہ اندلس کے لوگ مہمان نواز اور کھلی طبیعت کے مالک ہیں اور وہاں پر مسلمان صدیوں تک رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ خاص طور پر اندلس میں ہی نفوذ اور INSTALMENT نہیں کر رہی بلکہ ہماری مسجدیں دنیا کے تمام ممالک میں بنی ہوئی ہیں اور ہماری تحریک عالمی تحریک ہے۔

پیدرو آباد قرطبہ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح میں شریک ہونے کے لئے دنیا کے کونے کونے سے احمدی احباب، نیز مذہب، سیاست اور سائنس کی اعلیٰ شخصیات سپین میں آ رہی ہیں۔

سوال کیا گیا کہ پوپ کے گزشتہ دورے کے ساتھ اس مسجد کا کوئی تعلق ہے،

آپ نے جواب دیا کہ

"افتتاح کی تقریب اپنی ذات میں منفرد... حیثیت کی حامل ہے اس مسجد کا سنگ بنیاد دو سال قبل رکھا گیا تھا اس کی تعمیر کا کام کچھ اس انداز سے ہوتا رہا کہ اب جا کر ہم اس کا افتتاح کرنے کے قابل ہوئے ہیں"۔

نیز آپ نے یہ بات بھی بیان کی کہ:۔

"یہ جماعت دیگر مذہبی جماعتوں مثلاً عیسائیت وغیرہ کے ساتھ حسن سلوک کا تعلق رکھتی ہے۔ اور ہمارے تعلقات کی بنیاد باہمی دوستی اور مشترک مقصد کے لئے تمام انسانوں کے متحد ہو جانے پر ہے۔ ایک لمبی امتناعی رات کے بعد"

آپ نے فرمایا۔

"سپین میں مذہب اور رکاوٹ کی آزادی کی فجر طلوع ہوئی ہے۔ موجودہ حکومت مذہب اور ضمیر کی آزادی کی علمبردار ہے۔ مذہب اور جمہوریت کی آزادی کی یہ صبح خوشی اور مسرت کا پیغام سپینش قوم کے لئے لائی ہے۔ جماعت احمدیہ تو سپین میں ایک لمبے عرصہ تک جکڑے ہوئے رہنے کے بعد اب آزادی کا سانس لیا ہے۔"

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اس جماعت کے مقاصد کے بارہ میں بیان فرمایا کہ:۔

"اس جماعت کو قائم کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے افراد پیدا کئے جائیں جو جملہ اخلاق فاضلہ کے مالک ہوں اور ایک بہت بڑی تعداد اس کے ممبروں کی ایسی ہے جو متقی ہے اور نیکیوں کے بجالانے میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہیں اور انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اخلاقی، روحانی لحاظ سے بلند مقام پر فائز ہیں اور ان کی یہ مضبوط ایمان ان کے لئے بہت برکتوں کا موجب ہے اور یہ اسلام کا ایک مثبت پہلو ہے۔"

موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد، مسیح موعود کے چوتھے جانشین ہیں جو دس جون ۱۹۸۲ء کو حضرت مرزا احمد (ناصر احمد صاحب) کی وفات پر خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔"

رپورٹ: AMINA NASSER

Arabia
The Islamic World Review

سلو - انگلستان

ماہنامہ عربیہ

دی اسلامک ورلڈ ریویو

نومبر ۱۹۸۲ء

MOSQUE IN SPAIN

The first mosque to be built in Spain since 1492 when Granada, the last Muslim stronghold, fell to Ferdinand and Isabella, was inaugurated in September at Pedro Abad, a village 33km from Cordoba.

The mosque, which was built at the initiative of the Ahmadiyya sect, was financed by members of the community in the UK. It is built in a traditional, North African style. The roof is surmounted by two minarets and a small cupola.

The foundation stone was laid in October 1980 and the mosque was opened on September 10 this year. The cost is estimated at 25 million Spanish pesetas (about $217,000). Some 2,000 guests, including members of the Ahmadiyya from Indonesia, Africa, Pakistan and the UK - and the Bishop of Cordoba - were at the ceremony. The leader of the Ahmadiyya community, Hazart Mirza Tahir Ahmad, was due to follow the inauguration with a series of visits to other communities in Europe and North Africa.

The new mosque, Basharat, will be open to all, but especially to "the people of the Book," that is, Muslims, Christians and Jews, according to Ahmadiyya practice.

سپین میں مسجد

۱۴۹۲ء میں سپین کی آخری مسلم حکومت کے غرناطہ کے فرڈی ننڈ اور ازابیلا کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد سپین میں پہلی مسجد کا افتتاح ستمبر میں پیدرو آباد کے مقام پر عمل میں آیا جو قرطبہ سے ۳۳ کلومیٹر دور واقع ہے۔

یہ مسجد جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے۔ اور اس کے لئے رقم اس جماعت کے برطانیہ کے افراد نے مہیا کی ہے یہ روایتی شمالی افریقن طرز میں تعمیر کی گئی ہے چھت پر دو مینار اور ایک چھوٹا سا CUPOLA بنا ہوا ہے

اس کا سنگ بنیاد اکتوبر ۱۹۸۰ء میں رکھا گیا اور اس کا افتتاح اس سال دس ستمبر کو ہوا اس کی لاگت کا تخمینہ ۲۵ ملین سپینش پیسیٹہ (قریباً ۲۱۷۰۰۰ ڈالر) ہے قریباً دو ہزار مہمان جن میں انڈونیشیا، افریقہ، پاکستان اور یو کے سے آنے والے افراد اور قرطبہ کے بشپ شامل تھے تقریب میں شامل ہوئے۔ جماعتِ احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد نے افتتاح کے بعد یورپ اور دیگر ممالک کا دورہ کیا یہ نئی مسجد بشارت سب کے لئے کھلی ہوگی لیکن خصوصاً اہلِ کتاب یعنی مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے یہ جماعت احمدیہ کا طریق کار ہے

"قومی آواز" بمبئی
۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء

اس سپین میں مسجد کا افتتاح

• جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد آج ۱۰ ستمبر کو پیدرو آباد اسپین میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کریں گے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد حضرت مرزا طاہر احمد نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو رکھا تھا۔ ۱۲۳۸ء میں مسلمانوں کی اسپین سے حکومت ختم ہونے کے تقریباً سات سو سال بعد وہاں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ یہ مسجد ۲۱ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کا کل رقبہ چھ ہزار مربع میٹر ہے۔ مسجد کا ہال۔ لائبریری، گیسٹ ہاؤس اور رہائش کا حصہ پانچ سو مربع میٹر ہے۔ مسجد نہایت موزوں اور اونچی جگہ پر واقع ہے۔ جسکے چاروں طرف دور دور تک خوبصورت قدرتی مناظر اردگرد کے دیہات کی پہاڑی ٹیلوں پر آباد یاں خوشنما منظر پیش کرتی ہیں۔ اس مسجد کا نام "مسجد بشارت" رکھا گیا ہے۔ دنیا بھر سے احمدی وفود افتتاح کے موقعہ پر اسپین پہنچ رہے ہیں۔ ہندوستانی وفد کی قیادت جماعت احمدیہ کے امیر حضرت مرزا وسیم احمد صاحب فرما رہے ہیں۔" ("قومی آواز" بمبئی ۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء)

نوٹ:۔ اخبار نے اس خبر کے ساتھ دو کالم میں مسجد بشارت کی تصویر اور اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی تصویر بھی شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہسپانیہ میں اسلام

افریقن سائنس دان خالد احمد ایم ایس سی (یو کے) کا یہ مقالہ گھانین ٹائمز کی اشاعت دو نومبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔ مقالہ کا ترجمہ مکرم ملک زبیر احمد صاحب وکالت تبشیر نے کیا۔

سپین ۷۱۱ء میں بنوامیہ کے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مسلمان سپہ سالار طارق بن زیاد کے ہاتھوں فتح ہوا۔ جبرالٹر جہاں سے طارق گذرا عربی لفظ جبل الطارق (یعنی طارق کا پہاڑ) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ ۷۱۳ء تک سارا سپین اسلامی حکومت کے زیر نگیں آگیا اور پھر آٹھ صدیوں تک مسلم سپین ازمنہ وسطی کے یورپ کی ذہنی ترقی کے دور میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کرتا رہا۔ اور یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا واحد محرک بنا۔

لسانیات۔ گرامر اور علم لغت کے میدان میں سپین کے عربوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ عبرانی کی جدید گرامر عربی گرامر کی طرز پر لکھی گئی۔ نمایاں مصنفین، علماء، شعرا اور ادیب جنہوں نے سپین کا نام ادب کی دنیا میں ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا ان میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

ابن عبد ربی (۸۶۰ء تا ۹۴۰ء)

انہوں نے عربوں کی ادبی تاریخ کا انتخابی مجموعہ ترتیب دیا۔ العقد فرید (یعنی منفرد ہار)

ہسپانوی نژاد ابن حزم جنہوں نے عشقیہ نظموں کا انتخابی مجموعہ ترتیب دیا۔

طوق الحمامہ (فاختہ کا ہار) ابن الغالب اور ابن زیدون (۱۰۰۳ء تا ۱۰۷۱ء)

مسلم سپین کا عظیم ترین شاعر تصور کیا جاتا ہے۔

عربی ادب کی ان ترقیات کے باعث اس کو ازمنہ وسطی کے یورپی اور ہسپانوی ادب و شاعری کے لئے نمونہ بنایا گیا۔ موخر الذکر اس وقت روایت پسندی اور تنگ نظری کے باعث حسن رکھنے والے تخیل اور احساس سے محروم ہو چکے تھے۔ عربی نمونہ پر مندرجہ ذیل مشہور یورپی قصے کہانیاں اور apologue لکھے گئے۔

فرانسیسی میں LA FONTAINE کلیلہ و دمنہ کی مشہور اور دلکش کہانیوں سے براہ راست متاثر ہو کر لکھی گئی۔

سپین کے PICARESQUE (یعنی بیک وقت طنز و مزاح اور سنجیدہ اسلوب) ناول مقامات حریری سے ماخوذ ہیں۔

CERVANTES مشہور زمانہ ناول DON QUIXOTE بھی عربی سے ماخوذ بیان کی جاتی ہے۔

انگریزی میں ROBINSON CRUSOE ابن طفیل سے براہ راست متاثر ہو کر لکھی گئی ہے جس میں ایک لڑکا جہاز کے ڈوب جانے پر ایک غیر آباد جزیرے میں پناہ لیتا ہے۔

سپینش زبان میں بھی "ال" سے شروع ہونے والے الفاظ عربی الاصل ہیں۔ ALCALDE سپینش میں "میئر" کو کہتے ہیں۔ یہ عربی کا القاضی ہے۔ AZUCAR (آنڈوکر) عربی کے "السکر" سے بنا ہے۔ کئی مقامات کے نام بھی عربی الاصل ہیں مثلاً:۔

MONTE JABALCUZ "جبل" عربی میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔

ALCUDIA عربی کا "الکودیہ" (پہاڑی) ہے۔

اسلامی سپین کی خدمات میں سب سے زیادہ مفید کتابی کاغذ کی صنعت تھی جس کی مدد سے کتابوں کی کثیر تعداد اور ہر جانب تعلیم و تدریس کا پھیلاؤ ممکن ہوا۔ صرف قرطبہ شہر میں ہی چار لاکھ کتب پر مشتمل ستر لائبریریاں تھیں۔ اس زمانے کی معلوم شدہ دنیا کے ہر کونے سے علم کے پیاسے قرطبہ یونیورسٹی کی طرف امڈے چلے آتے تھے۔ مشہور ولندیزی مستشرق DOZY کے الفاظ میں "اندلس میں تقریباً ہر شخص لکھ پڑھ سکتا تھا جب کہ اس زمانے کے یورپ میں علم کی صرف ابجد ہی تھی۔ اور اس پر بھی پادریوں کے ایک محدود طبقے کی اجارہ داری تھی۔"

جہاں تک سپین کی ظاہری ترقی کا سوال ہے، مسلمانوں نے عالی شان محل اور شاندار مساجد بنائیں۔ جو سونے کے کام اور عربی خطاطی کے چنیدہ اور خوبصورت نمونوں سے سجائے گئے تھے۔ مسلمانوں نے سڑکوں کو پختہ کیا اور ان پر بتیاں لگائیں۔ لندن اور پیرس کی سڑکوں کو یہ نعمت سات صدیوں کے بعد نصیب ہوئی۔ اسی طرح مسلمانوں نے مارکیٹیں اور ہسپتال بنائے۔ اور بازاروں میں حمام ایک ایسے زمانے میں بنائے جب سارے یورپ کی نظروں میں نہانا کفر کی علامت تھا۔ فن تعمیر کی ترقی میں مسلمانوں کی ذہانت کی معراج ALHAMBRA (عربی کا الحمرا) کی مشہور اور اعلیٰ تعمیری یادگار کی صورت میں نظر آتی ہے۔ جو آج بھی ساری دنیا سے آنے والے سیاحوں سے داد تحسین حاصل کر رہی ہے۔

زرعی میدان میں عربوں نے نہروں کا جال بچھا دیا۔ کاشتکاری میں پودوں کی متعدد اقسام کو متعارف کیا۔ مثلاً چاول، مالٹا، انار، ناشپاتی وغیرہ۔ اس کے علاوہ خوبصورت باغات بنائے جن میں وسیع شامیانوں، فواروں وغیرہ کا اہتمام کیا۔

مسلم سپین نے دنیا کو جو عظیم ترین تاریخی کردار عطا کئے ان میں سے تین انتہائی روشن دماغ ہیں۔ جن کا مقابلہ کسی بھی زمانے سے ہو سکتا ہے۔

ابن رشد (۱۱۲۶ء تا ۱۱۹۸ء)

یعنی مغرب کے AVERROES کو اسلام کے عظیم ترین فلاسفر کا لقب دیا جاتا ہے۔ ارسطو استاد تھا اور ابن رشد اس کی فلاسفی کا ترجمان تھا۔

محی الدین ابن عربی (۱۱۶۵ء تا ۱۲۴۰ء)

کو مغرب میں DOCTOR MAXIMUS (یعنی ہر علم پر حاوی) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور عظیم ترین صوفی نظریات کا عالم سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے اسلام میں تصوف کے نئے نظریات متعارف کئے اور ان کو فروغ دیا۔ اس ضمن میں آپ کا خاص کام وحدت الوجود کا اصول ہے۔

سائنس کی تاریخ میں ابن خلدون (۱۳۳۲ء تا ۱۴۰۶ء) بابائے سائنس اور ہر زمانے کے لحاظ سے عظیم ترین مانا جاتا ہے۔ اپنے مشہور اور اعلیٰ "مقدمہ" میں ابن خلدون نے تاریخی ادوار کو سماجی اور ظاہری عوامل کی صورت میں اور اخلاقی و روحانی طاقتوں کے طور پر بیان کیا ہے۔ نیز آب و ہوا اور جغرافیہ بھی بیان کیا ہے۔ اس طرح اس نے "سوشیالوجی" کے علم کی بنیاد رکھی۔

صد افسوس! ثقافت و تہذیب، رواداری، روایتی اسلامی انصاف اور ہر ایک کے ساتھ حسن و سلوک کے وہ بیج جن کو بونے، پالنے اور ایک طاقتور درخت بنانے میں مسلمانوں کو آٹھ صدیوں کا عرصہ لگا۔ اس درخت کو شمال کی عیسائی سلطنتوں کے تعصب اور مظالم نے زمین بوس کر دیا۔ اور آخر کار ۱۴۹۲ء میں مسلمانوں کو سپین سے نکال دیا۔

مذہبی رواداری کی جگہ اجتماعی سزائے موت کو رواج دیا گیا۔ اسی طرح بدنام زمانہ ہسپانوی INQUISITION (تطہیر) اور عظیم کتب خانے اور انمول کتابیں جلا کر خاکستر کر دینے کو رواج دیا گیا۔ یہی وجہ تھی کہ سپین پھر وہ عروج نہ حاصل کر سکا جو اسے مسلمانوں کے دور میں ملا اور اب بھی سپین باقی یورپ کے مقابلے میں پسماندہ ہے۔

لیکن ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح چہارم کے ہاتھوں پیدرو آباد میں سات سو سال بعد پہلی مسجد کے افتتاح سے اسلام ایک بار پھر احمدیت کے ذریعے سپین میں داخل ہو گیا ہے۔ اب اسلام کو دوبارہ مستحکم مقام ملے گا اور وہ سپین کی سرزمین سے کبھی نکالا نہیں جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کا کلینک ہسپتال

۵۔ ڈیوس روڈ لاہور

کے سردیوں کے اوقات یہ ہونگے

صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک

شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک

جمعہ کو چھٹی ہوگی

عزیزہ کو اتوار کے روز بغیر فیس کے دیکھا جاتا ہے۔

فون ۵۳۶۹۴ - ۳۷۲۰۵۷

ڈاکٹر بریگیڈیئر مرزا مبشر احمد

پہلے تشریف لائیے ؛ پہلے حاصل کیجئے

طاہر آباد سے ملحق نئے رہائشی پلاٹس

آپ کا اپنا ادارہ پیش کرتا ہے

انیس اسٹیٹس پرائیویٹ لمیٹڈ ڈیلر

فون دفتر ۶۵۸ گھر ۵۰۷ (نصرت آرٹ پریس کیساتھ گلی کے اندر)

احمد موٹرز

آٹو موبائیل انجینئرز

فون نمبر :- ۴۰۴۴۵

• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام • گاڑیوں کی اطمینان بخش اوورہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ الیکٹریکل • وہیل بیلنسنگ • وہیل الائمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ

راولپنڈی



سفید موتیا کورس

CATARACT COURSE

1. Cataract Cure	کیٹریکٹ کیور
2. Cataract Tabs	کیٹریکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops	کیٹریکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders	کیٹریکٹ پوڈرز

چھ ماہ کا کورس ۲۰۰/- روپے، چالیس روزہ ۶۰/- روپے

ناخونہ کورس Pterygium Cour ۴۰ روزہ ۶۰/-

آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں

Eyes Cure	سوزش چشم۔ سپرنگ کٹار۔
Eyes Injuries Cure	آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure	نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure	آنکھ کا پھولا۔ زخم۔ السر
Foggy Eyesight Cure	نظر کا دھندلاپن
Glaucoma Cure	کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure	دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure	پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure	پڑھنے میں نظر کی کمزوری

-/15 روپے پی کیور۔ ڈاک سے -/5 روپے زائد۔

کیورز کی مکمل فہرست اور آئیز کیور گائیڈ مفت۔

ہر شہر اور علاقہ میں کیورٹیو آئی سنٹر Curative Eye Center قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر 606 607

افغان ٹمبر ورکس

اگر آپ مکان یا کوٹھی تعمیر کریں تو لکڑی کے کام کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

اچھے کاریگر اچھا کام اور تسلی بخش

حبیب اللہ خان

پسر

خان میر خان صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ

فون نمبر 695

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اسقاط کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ہولناک دواخانہ حکیم نظام جان

فون ۵۵۸

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹ - اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اھلاً وسھلاً ومرحبا

جلسہ سالانہ میں آپکی شمولیت پر ہم آپکو خوش آمدید کہتے ہیں

ہر قسم کی خدمت بسلسلہ ہوائی سفر کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں
اور جہاں تک ممکن ہو واپسی ٹکٹ بھی ہم سے خرید فرما کر اپنے ادارہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں

آپکی خدمت میں ہر وقت پیش پیش

آپکا اپنا ادارہ

احمد برادرز

GSA : P.I.A

گورنمنٹ لائسنس ۲۳۷ گولبازار ربوہ

فون ۵۵۵ تار کا پتہ PAKINTAIR

People to fly with Great

پی آئی اے P.I.A

سیکسوٹین کیپسول

جنرل ٹانک

اعلیٰ درجہ کی مقوی

مزید تفصیل کے لئے

منیجر: الیاس دواخانہ

اقصیٰ روڈ ربوہ

سے لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ربوہ اور مضافات ربوہ کالونیوں میں

سکنی پلاٹس۔ مکانات۔ ارزاں نرخوں پر خریدنے کیلئے

آپکا سب سے پرانا ادارہ

بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) فون رہائش ۴۰۵

آپکو

جلسہ سالانہ

میں

شمولیت مبارک ہو

ایوان محمود کے بالکل
سامنے حضرت حکیم نظام جان صاحبؓ
کا چشمۂ فیض

مشہور دواخانہ

حسب معمول مصروفِ خدمت ہے

حکیم عبدالحمید

مشہور دواخانہ ربوہ فون ۶۳۸

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہو ناظرہ

کراچی میں

معیاری سونے کے معیاری

زیورات خریدنے اور

بنوانے کے لئے

تشریف لائیں!

الروف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔

شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں کلرڈ فوٹو گرافی

فوٹو ٹائم گولبازار ربوہ

سٹوڈیو اینڈ کلر لیبارٹری

ہر قسم کی معیاری فوٹو گرافی کیلئے خدمت کا موقع دیجئے

دوکان :- نزد پوسٹ آفس ربوہ

اکسیر حنین قیمت ۵۰ گرام ۲۰/-

اکھڑا کی گولیوں کیساتھ حمل میں استعمال مفید ہے۔

منیجر:- **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ ربوہ

پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے

ہاضمون (رجسٹرڈ)

گھر میں ہر وقت رکھئے کا چورن

نصرت دواخانہ ہاضمون بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

کلر فوٹوز

کلر فوٹوز بنوائیے اور اسی وقت لے جائیے

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کلر اور بلیک اینڈ وائٹ البم تیار لیں۔

معیاری تصاویر کے لئے

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ فون ۵۳۱

ڈرائیونگ سیکھئے

موٹر ڈرائیونگ سیکھنے کیلئے ہمارے ادارہ سے رجوع فرمائیں

ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کی تمام تر سہولیات کے ساتھ

احمدی بھائیوں کیلئے خاص رعایت

رہائش کا انتظام بھی ہے۔ جو اصحاب باہر سے آویں ان کو رہائش بھی فراہم کی جاوے گی

مادر ٹرننگ

موٹر ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ سنہ ۱۹۶۴ء قائم شدہ

ستیانہ روڈ نزد پاسنگ دفتر فیصل اباد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار - کیل - چیل - پٹرل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور فون ۴۱۰۶۱۷

۵۳ - فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

قابل اعتماد ادارہ

حرون ایسوسی ایٹس

اقصیٰ چوک ربوہ

پروپرائیٹر چوہدری محمد صدیق

دفتر ۶۴۰ رہائش ۵۴۰

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

لطیف موٹرز ۲۴ - میکلوڈ روڈ لاہور

فون دفتر:- ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر:- ۳۲۶۹۳

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابل اعتماد نام

مٹسوبشی Mitsuishi ELETRIC

پیکجڈ ائیر/واٹر کولڈ ائیر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR & WATER COOLED Air-Conditionors

مٹسوبشی AIRCOOLED / WATERCOOLED ائیر کنڈیشنرز کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین ائیر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے، کم خرچ مستحکم ڈیزائن، قوت استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ائیر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں۔ یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جنکی وجہ سے مٹسوبشی ائیر کنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ائیر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مٹسوبشی ائیر کنڈیشننگ یونٹ (UNITS) پسند فرمائیے۔ علاوہ ازیں کولڈ سٹوریج، آئس پلانٹ کی ڈیزائننگ اور اسکی تنصیب کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

ایم۔ آر سی انجینئرز پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس

:- صدر دفتر :-

۴۳/۱-اے بلاک نمبر ۶ فون نمبر ۴۳۴۲۶۷

کراچی ۲۹

:- شاخ :-

جے - ۱۹۵ - آدم جی روڈ راولپنڈی کینٹ

فون نمبر ۶۵۶۸۶

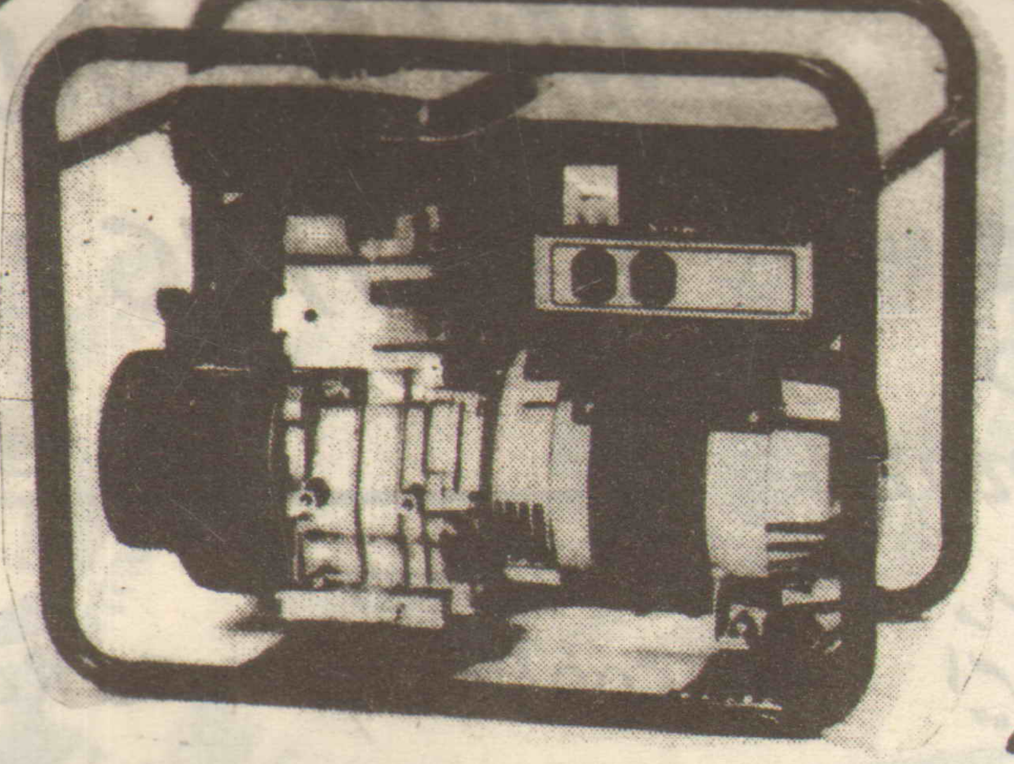
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چہرے کی خوبصورتی کیلئے
چمپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

شیخ ممتاز رسول ٹمبر مرچنٹس ربوہ
فیکٹری ایریا - بالمقابل ریلوے کراسنگ
ہر قسم کی عمارتی لکڑی دیار ۔ کیل ۔ پڑتل بازار سے بارعایت آرڈر پر دروازے کھڑکیاں الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ میٹریل ۔ کاریگری کے معیار اور قیمتوں کے بارے میں ہم پر اعتماد کیجئے
شیخ ممتاز رسول

فون ملز ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر ——— ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
جاذب نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس:- منڈر گلی ۔ ریل بازار ۔ فیصل آباد

بواسیر وغیرہ کی ادویات
PILES CURE — بواسیر خونی و بادی
Hemorrhoids Cure — مسّے، سخت مسّے
Hemorrhage Cure — بہت زیادہ خون نکلے
Fissure Cure — چیرا اور کٹاؤ
PROLAPSUS CURE — کانچ نکلنا
ANUS ITCH CURE — مقامی خارش
FISTULA CURE — ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE — دائمی قبض
FLATULENCE CURE — گیس، ہوا، ریح
ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں کیپسولوں سے ہر ماہی کیورز۔ پانچ دن ٹریٹمنٹ ۔ ارگو ڈاک سے ارکا زائد ۔ لٹریچر فری۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606 607
سٹاکسٹس
لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ چوک انارکلی لاہور
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل سٹور شالیمار لنک روڈ
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
فیصل آباد کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
خانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن

SDK Shindaiwa
انجن جنریٹر
پٹرول اور مٹی کے تیل سے چلنے والے
ساختہ جاپان
زندگی کی خوشیوں میں اضافہ کرے

متعلق سابقہ تجربہ رکھتی ہوں ڈیلرشپ کیلئے رجوع کریں
مالی طور پر مستحکم پارٹیاں جن کے پاس اپنا شوروم ہو اور جو ایسی مشینری کے
۱۳۰۰ واٹس سے ۳۵۰۰ واٹس تک
حاضر اسٹاک میں موجود ہیں اور سی اینڈ ایف قیمتوں کیلئے رجوع کریں

Exclusive Agents
MRC ENGINEERS
43-10/A Block 6, P.E.C.H.S
Karachi-29. Phone : 434267
TELEX 24196 KTC PK ATTN : MUNIR.

DEALER:- **ELECTRO HOME**
195/J. Adamjee Road, Rawalpindi Cantt
Cable : GIFTHOUSE Phone 65686

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ۔ ربوہ
کو
یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب آپ یونانی طریقِ علاج کو پسند کرتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل ادویات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

نسیان
نرینہ اولاد کیلئے
مکمل کورس ۱۵۰/ روپے

حبِ اطہر
مکمل کورس (چار سو گولی)
۴۰/- روپے

دوائی خاص
دس رات کے لئے
۱۵/- روپے

چندن اور سہاگی
دوائی سیلان
۱۰/- روپے

سہیلی
تسہیں ولادت کیلئے
۱۵/- روپے

حکیم عبدالحمید اعوان
(جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان)
رجسٹرڈ
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون گوجرانوالہ ۷۴۸۴۴
فون ربوہ ۶۳۸

جبوبِ عنبری
ایک ماہ — ۸۰/- روپے

زرجامِ عشق
ایک ماہ — ۶۰/- روپے

بہترین منجن
۵/- روپے

شگفتہ
بچوں کی نشوونما کیلئے
۱۰/- روپے

مقوی دماغ
ایک ماہ — ۱۵/- روپے

سکولین و جرسونین
گرمی اور گیس کا بہترین علاج
۲۰ دن کے لئے
۲۵/- روپے

حبِ بواسیر
۲۰/- روپے

[illegible]
پیچیدہ اور مزمن امراض کیلئے کیپسول
ایک ماہ — ۳۰/- روپے

[illegible]
[illegible]
ایک ماہ — ۱۰/- روپے

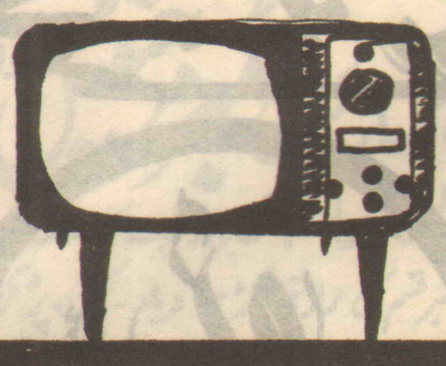
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ

گول بازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴



- ٹیلی ویژن ہر قسم • ریڈیو
- ٹیپ ریکارڈر • فریج (ریفریجریٹر)
- ایئر گن (ہوائی بندوق)

انوار ریڈیو الیکٹرک سٹور

ریلوے بازار اوکاڑہ - فون: ۳۰۱۲

خوشخبری

ہر سائز کے رنگین و بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن، ریڈیو اور تمام دیگر متعلقہ الیکٹرانک اشیاء کی کنٹرول ریٹ خریداری کے لئے تشریف لائیں۔

منظور شدہ ڈیلر برائے فلپس - ہٹاچی - رینا

ہیڈ آفس :-

خان برادرز رجسٹرڈ
فون ۳۲۶۹۵
بالمقابل محفل سینما حسین آگاہی روڈ ملتان

برانچ :-

احمد برادرز
فون ۳۲۵۷۸
حسین آگاہی روڈ - ملتان

• قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ۔
• سرموں کا سرتاج

سرمہ نور رجسٹرڈ

امراض چشم کا شافی علاج

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
• گولبازار ربوہ

• نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد
• مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج

اکسیر اٹھرا (گھر کا چراغ)

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
• ٹرنک بازار سیالکوٹ •

• سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
چوہان روڈ آخری بس سٹاپ اسلام پورہ کرشن نگر، لاہور

ڈاکٹر صاحبان

ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک، یونانی اور عام پریکٹیشنرز سبھی یہ چاہتے ہیں کہ اُن کے

مریض جلد صحتیاب ہوں

"ایک دن میں افاقہ۔ چار خوراک میں شفاء" بواسیر PILES دمہ ASTHMA اور مرگی EPILEPSY جیسی امراض میں بھی ممکن ہے۔ تفصیلات کے لئے کیور ٹیولر پچر بلا قیمت طلب فرمائیں۔ میڈیکل سٹورز، پرائس لسٹ اور "لاٹ سکیم" حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۶

کارکردگی کے لحاظ سے قابلِ اعتماد اور بے مثال ادارہ:

کانٹی نینٹل کارگو سروسز کراچی

CONTINENTAL CARGO SERVICES
KARACHI.
CUSTOMS CLEARING FORWARDING AND
SHIPPING AGENTS.

12-D, 3rd FLOOR MOTANDAS BLDG M.A, JINNAH ROAD KARACHI - 2

بیرونِ ممالک سے سامان درآمد و برآمد کرنے والوں کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ احمدی احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں

خصوصیات :-
- مال کی بروقت کلیئرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا خاص انتظام۔
- پرسنل بیگیج (UN-ACCOMPANIED BAGGAGE) کلیئر کروانے کی خاص سہولت۔
- کار اور ٹریکٹرز کلیئر (CLEAR) کروانے اور اس کی خرید و فروخت کرنے کا خاص بندوبست۔
- کراچی سے لاہور ڈرائی پورٹ (DRY - PORT) پر مال منتقل کروانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور

اِمپورٹس و ایکسپورٹس کے متعلق ہر قسم کی مزید معلومات کے لئے

(۱)۔ شیخ بشیر احمد (۲)۔ شیخ طارق احمد انور سے رابطہ قائم کریں اور

درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں

کانٹی نینٹل کارگو سروسز

۱۲۔ ڈی (تیسری منزل) موٹن داس بلڈنگ
ایم اے جناح روڈ کراچی ۲۔ فون نمبر ۲۲۰۴۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

International Who's Who

ZAFRULLAH KHAN Sir Muhammad, K.C.S.I., B.A., LL.B.; Pakistani politician and diplomatist; b. 6, Feb. 1893; ed. Govt. Coll., Lahore, and King's Coll., London; Barrister-at-Law (Lincoln's Inn); Advocate, Sialkot, Punjab 1914—16; practised Lahore High Court 1916—35; mem. Punjab Legislative Council 1926—35; del. Indian Round Table Confs. 1930, 1931, 1932; del. Joint Select Cttee. of Parl. on Indian Reforms 1933; Pres. All-India Muslim League 1931; mem. Gov., Gen's. Exec. Council 1935—41; Leader Indian del. to Assembly of L.N. 1939; Agen. Gen. of Govt. of India in China 1942; Judge Fed. Court of India 1941—47; Constitutional Adviser to H.H. Ruler of Bhopal Jun.-Dec. 1947; Leader Pakistan del. to Annual Session of UN Gen. Assembly Sep.-Nov. 1947; Minister of Foreign Affairs and Commonwealth Relations. Govt. of Pakistan 1947, leader Pakistan del. to UN Security Council on India Pakistan dispute 1948-54, and to sessions of UN Gen. Assembly 1947-54; Leader Pakistan del. to San Fransisco Conf. on Japanese Peace Treaty 1951; Leader Pakistan del. to SEATO Conf. Manila 1954; Judge at the Int. Court of Justice. The Hague 1954-61, 1964-73, Vice-Pres. 1958-61, Pres. 1970-73; Perm. Rep. to UN 1961-64; Pres. 17th session UN Gen. Assembly 1962-63; Hon. Benche. Lincoln's Inn; Hon. Fellow L.S E.; Hon. LL.D. (Cambridge), *Publication*: Islam: Its Meaning for Modern Man 1962. The Quran (trans.) 1970. *Address*: 16, Gressenhall Road, London, S.W. 18, England.

Telephone: 01-874 6298

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

کی خودنوشت سوانح عمری

تحدیثِ نعمت

مع تتمہ

● طبع ثانی ● ۶۰۰ صفحات ● مضبوط جلد

قیمت -/۵۰ روپے

پیکنگ: محصول ڈاک ۶ روپے فی جلد

۱- مقبول پیپر مارٹ ۲۲ ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور

ملک عبداللطیف سنگوہی فون دفتر ۶۳۸۴۹ - فون گھر ۴۸۴۶۷

۲ سلطان احمد صاحب ڈوگر ۵/ نظارت اشاعت ربوہ فون ۶۳۲ ص ۵۰

۳- اے- ودود احمد ۴۸ جوہر محمود روڈ نیو سمن آباد لاہور

هُوَالنَّاصِر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کے اصلی پرزہ جات (GENUINE PARTS) حاصل کرنے کیلئے پاکستان کے سب سے بڑے اسٹاکسٹ اور درآمد کنندگان سے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ٹویوٹا موٹرز

TOYOTA MOTORS.

(ہول سیل ڈویژن)

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴ ٹن اٹرک، نمبر ۴-۵ (فرسٹ فلور) رمپا پلازہ

ایم اے جناح روڈ کراچی

: ریٹیل (RETAIL) کیلئے

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سینٹر۔ ایم اے جناح روڈ

کراچی فون:- ۷۴۶۰۹

النّاصر موٹرز

الحیات آٹو مارکیٹ۔ ایم اے جناح روڈ

کراچی فون:- ۷۵۱۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھوالناصر

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے (آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب
اور پرکشش زیورات کا مرکز آپکی اپنی دکان

الکریم جیولرز

(ائیر کنڈیشنڈ)

فون نمبر ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن اور جڑاؤ و حسب پسند زیورات
آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائیٹرز میاں عبد اللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی صحت ازہے زندگی کا

تریاق سلیمانی ۳/ ۶/ ۱۵/ ۲۵/
سرمہ حمید خورد ۳/ کلاں ۵/
سرمہ اکسیر اعظم موتیا کے لئے ۱۵/
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس ۴۰/
حب نورچشم و تفصل کیپسول ۵۰/
شانتی کیپسول مرض اٹھرا کیلئے ۶۰ کیپسول ۳۵/
منسوبین کیپسول ۱۵/
حب معین حمل ۲۰/
منسوم کارڈیل ۴۵۰ ملی لٹر ۳۰/
مینسوبے بی ٹانک ٹکیاں ۶/
گولڈن بے بی ٹانک شربت ۶/ کلاں ۱۵/
ماء الحیات ۴۵۰ ملی لٹر ۲۰/
حب اکسیر ہرنیا ۳۰/ معجون اکسیر ہرنیا ۳۰/
حب اکسیر مفاصل جوڑوں کے درد کیلئے ۱۵/
حب مومیائی عنبری ۳۰ گولیاں ۱۵/
حب تریاق بواسیر ۱۵/ مرہم بواسیر ۶/
معجون بواسیر ۱۶/
حب فولاد جواہر والی ۱۰۰ گولیاں ۲۵/
زد جام عشق ۶۰ گولیاں ۶۰/
معجون فلاسفہ شہد میں بنا ہوا ۲۵۰ گرام ۲۵/
معجون بیضہ مرغ " " " " ۲۲/
معجون موصلی خاص ۲۵۰ گرام ۲۲/
معجون مقوی دماغ جواہر والا ۲۵۰ گرام ۲۲/
سفوف مقوی دماغ ۲۰/
حب مقوی دماغ ۵۰ گولیاں ۲۰/
حب مقوی خاص طاقت کیلئے ۶۰ گولیاں ۶۰/
حب اکسیر البدن جواہر والی ۳۰ گولیاں ۱۵/
حب شوگرون ذیابیطس کیلئے ۶۰ گولیاں ۳۰/
موٹاپون دموٹاپا دور کرنے کیلئے ۳۰ گولیاں ۱۵/
پمپول انٹی پمپل ۷/ ایم انٹی پمپل گولیاں ۷/۵۰
گیسٹوپین ہاضمہ کیلئے ۳۰ گولیاں ۶/
نورامرت دھارا ۳/ منجن سلطانی ۵/
فاسفورون دماغی طاقت کیلئے ۱۵/
کونیکس کھانسی کیلئے شربت ۵/ کفنی ٹکیاں ۵/
شربت مؤلدخون ۴۵۰ ملی لٹر ۲۰/

اس کے علاوہ اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں۔ باہر کے احباب حالاتِ بیماری لکھکر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ
طبیب درجہ اول

المنار دواخانہ
چوک مسجد مہدی گولبازار۔ ربوہ

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بار عایت خرید نے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۷۴۴۸

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ
اولاد نرینہ
دوائی فضل الٰہی
مکمل کورس ۹۰ گولیاں
قیمت ۳۵/-
منیجر:-

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا)
مکمل کورس ۶۰۰ گولی
قیمت ۴۲/-
منیجر:- دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

کوئٹہ ایجنسی
سلسلہ احمدیہ کی سنہ ۱۹۴۹ء سے خدمت کر رہی ہے۔ اس ایجنسی سے آپکو اخبارات اور رسالہ جات کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ہر قسم کی کتب اور ربوہ کی ہر چیز مل سکتی ہے نیز جنرل سٹور، سامان سٹیشنری بھی مل سکتا ہے۔
ایجنٹ:- عبدالرحمان خان احمدی
باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

شیزان پیش کرتے ہیں
نیاذائقہ
جوان دل، جواں دم، جوانوں کا شوق
زنجبیل
بھوک بڑھائے پیاس بجھائے
زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا
ایک پر لطف اور پر تاثیر مشروب



تفریح کے وقت
ہر وقت
کھانے کے وقت

Shezan
Zanjbeel

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔
بند روڈ۔ لاہور

adcom 396 35

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی

کتب، ملفوظات، اور اشتہارات

اور سیدنا حضرت مصلح موعود کی معرکہ آرا کتب

دیباچہ تفسیر القرآن، سیر روحانی جلد اوّل و دوم، دعوۃ الامیر، فضائل قرآن

احمدیت حقیقی اسلام

اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر خریدنے کیلئے اپنے

معروف ادارہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

فون ۴۸۱

کو یاد رکھیں

تعلیم کے میدان میں روشنی کا مینار

والدین کی تمنّاؤں اور اُمنگوں کا ترجمان

کریسنٹ ماڈل اسکول

۶۹۷ اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ٹیلیفون پی پی

۳۸۵۲، ۳۸۳۰

شکور پارک

ہاؤسنگ سکیم

ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ۔ ہر نقص سے پاک

حق شفعہ سے مبرّا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

(پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں)

- شکور پارک جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
- شکور پارک بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۶۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
- شکور پارک مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں

بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانیکی گارنٹی

رابطہ کیلئے

پروپرائیٹر

★ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

★ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

★ علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

★ صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

★ مسائل دسائل کا سنگم املاک کنسرن پراپرٹی و جنرل بزنس سرگودھا روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برٹش ایئرویز

• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔

ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے **المحمود** اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳



Information office **British airways**

We'll take more care of you

۸ سال سے ہمارے دواخانہ کی کامیاب دوا

لیورون ضعف جگر اور معدہ کی کمزوری کا علاج

ایروکین کان کے درد میں ہر گھر کا کی ڈاکٹر قیمت صرف ۳/-

ساجد دواخانہ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

آپ کو معلوم ہو کہ سب سے قدیمی پرفیومری

دلکشاء پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) آف قادیان

کی بنیاد ۱۹۲۷ء میں

حضرت مصلح موعود نے ڈالی تھی۔ اور یہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے آپکی خدمت میں پیش پیش ہے۔ ہمیشہ کی طرح ان کی یاد کو پھولوں کی طرح دلوں میں تازہ رکھنے کیلئے روزِ اوّل کی طرح آپکی خدمت میں جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر بہترین تیل "دلکشاء ہیئر آئل" جو گرتے بالوں کے لئے اکسیر ہے اور خالص دیسی عطریات حنا خس گلاب چنبیلی۔ عنبر کا مجموعہ پیش کرتی ہے۔ آج ہی افضل برادرز گولبازار۔ ربوہ کے ہاں تشریف لائیں اور سلسلہ کے لوگوں کی مصنوعات خرید کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

المشتہر:- دلکشاء پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ مزید معلومات کیلئے:- مکان نمبر ۵۱۹ گلی نمبر ۹۲ نسبت روڈ لاہور

انگریزی ادویات وٹیکہ جات

ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص و مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبہ فیض عام

کی شائع کردہ نماز مترجم جو نظارت اصلاح وارشاد کی منظور کردہ۔ بیشتر علماء کے مشوروں سے ترتیب شدہ جس میں نماز کے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب وتدوین عمدہ۔ آفسٹ چھپوائی دیدہ زیب ٹائیٹل۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ۔ اور قرآن کریم کی بعض آیات دعائیہ جواب درج ہیں نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں

سٹاکسٹ:- **ندیم بکڈپو** گولبازار ربوہ

جدید فیشن کیمطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر ۵۲۶۲۳ ۶۳۸۵۱

THE

CRESCENT MODEL SCHOOL

SARGODHA

AT THE CRESCENT MODEL SCHOOL

- WE INSIST ON THE HIGHEST STANDARD
- TO US EACH CHILD IS EQUALLY IMPORTANT
- INTELLIGENCE & PSYCHOLOGICAL TESTS
- DETAILED QUARTERLY REPORTS ON CHILDREN PROGRESS
- DRAMATIC SOCIETY, P.T DISPLAY AND LUDDY SHOW
- SPECIAL PROGRAMMES FOR SLOW LEARNER

for further Information

PLEASE CONTACT THE office

697 - A SATELLITE TOWN

SARGODHA

Phones :- 3852 - 3830

"ہر مرض کی دوا ہے"

اِس ارشادِ نبویؐ کی روشنی میں رُبع صدی کی میڈیکل ریسرچ کے نتائج کا نچوڑ۔ رسالہ کیور ٹیو سسٹم آف میڈیسن۔ سلور جوبلی کی خوشی میں، میڈیکل لائن اور تعلیمیافتہ طبقہ کی خدمت میں بلا قیمت پیش ہے۔ پُرانی امراض (CHRONIC DISEASES) کی پونے دوسو کیورز CURES (15/- فی کیور) مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اِن میں سر۔ دماغ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دانتوں۔ گلے۔ سینہ۔ دِل۔ گردوں اور دیگر اعضاء کی مخصوص کیورز کے علاوہ نظامِ ہضم کی مندرجہ ذیل کیورز بھی شامل ہیں:-

DIGESTIVE SYSTEM CURES

Retching Cure	متلی کی کیور۔ ریچنگ کیور	Aneamia Cure	کمی خون کی کیور۔ انیمیا کیور
Stomach Ulcer C.	معدہ کے السر کی کیور۔ سٹامک السر کیور	Appendix Cure	اپنڈے سائٹس کی کیور۔ اپنڈیکس کیور
Vomiting Cure	قے کی کیور۔ وامیٹنگ کیور	Colic Cure	پیٹ درد۔ گردہ وغیرہ کی کیور۔ کالک کیور
Worms Cure	پیٹ کے کیڑوں کی کیور۔ ورمز کیور	Constipation Cure	پُرانی قبض کی کیور۔ کانسٹی پیشن کیور
PILES Cure	بواسیر خونی وبادی کی کیور۔ پائلز کیور	Diarrhea Cure	پُرانے اسہال کی کیور۔ ڈائریا کیور
Hemorrhoids Cure	سخت مسّوں کی کیور۔ ہیمورائیڈز کیور	Dysentery Cure	پُرانی پیچش کی کیور۔ ڈائی سینٹری کیور
Hemorrhage C.	بکثرت بواسیری خون کی کیور۔ ہیمرج کیور	ENLARGED ABDOMEN C.	بڑے پیٹ کی کیور۔ انلارجڈ ابڈومن کیور
Fissure Cure	چیر اور کٹاؤ کی کیور۔ فشر کیور	Flatulence Cure	پیٹ کی گیس کی کیور۔ فلیچولینس کیور
Fistula Cure	ناسور۔ بھگندر کی کیور۔ فسچولہ کیور	Heart Burn C	معدہ وسینہ کی جلن کی کیور۔ ہارٹ برن کیور
Prolapsus Cure	کانچ نکلنے کی کیور۔ پروليپس کیور	Hic Cough Cure	ہچکی کی کیور۔ ہک کف کیور
Anus Itch Cure	مقامی خارش کی کیور۔ انس اِچ کیور	Indigestion Cure	بدہضمی کی کیور۔ اِن ڈائی جیشن کیور
		Jaundice Cure	یرقان کی کیور۔ جانڈس کیور

وضاحت:- متعدد تکالیف کی کیورز اکٹھی استعمال ہو سکتی ہیں۔

نوٹ:- تمام کیور ٹیو میڈیسنز خصوصاً کیورز CURES کی بڑھتی ہوئی مانگ پوری کرنے سے ہمارا موجودہ سیلز سٹاف قاصر ہے اِس لئے ڈاکٹرز، پریکٹیشنرز، ہومیوپیتھس، حکماء اور میڈیکل سٹورز براہِ راست ہیڈ آفس کو آرڈر دے سکتے ہیں پیکنگ اور پارسل وغیرہ کے اخراجات کمپنی خود ادا کریگی۔ حتیٰ کہ آرڈر پر ٹکٹ کی بھی ضرورت نہیں۔ بہتر کمیشن، فراخدلانہ بونس، فری لٹریچر اور بڑی لائنوں پر ڈھیروں مراعات کیلئے آج ہی رابطہ قائم کیجئے۔ مختلف شہروں اور علاقوں سے مزید سیلز آفیسرز اور سیلز ایجنٹس کی درخواستیں مطلوب ہیں +

ضمانتِ معیاد:- کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کا نشان فون 606 607

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل، تبخیر معدہ

مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

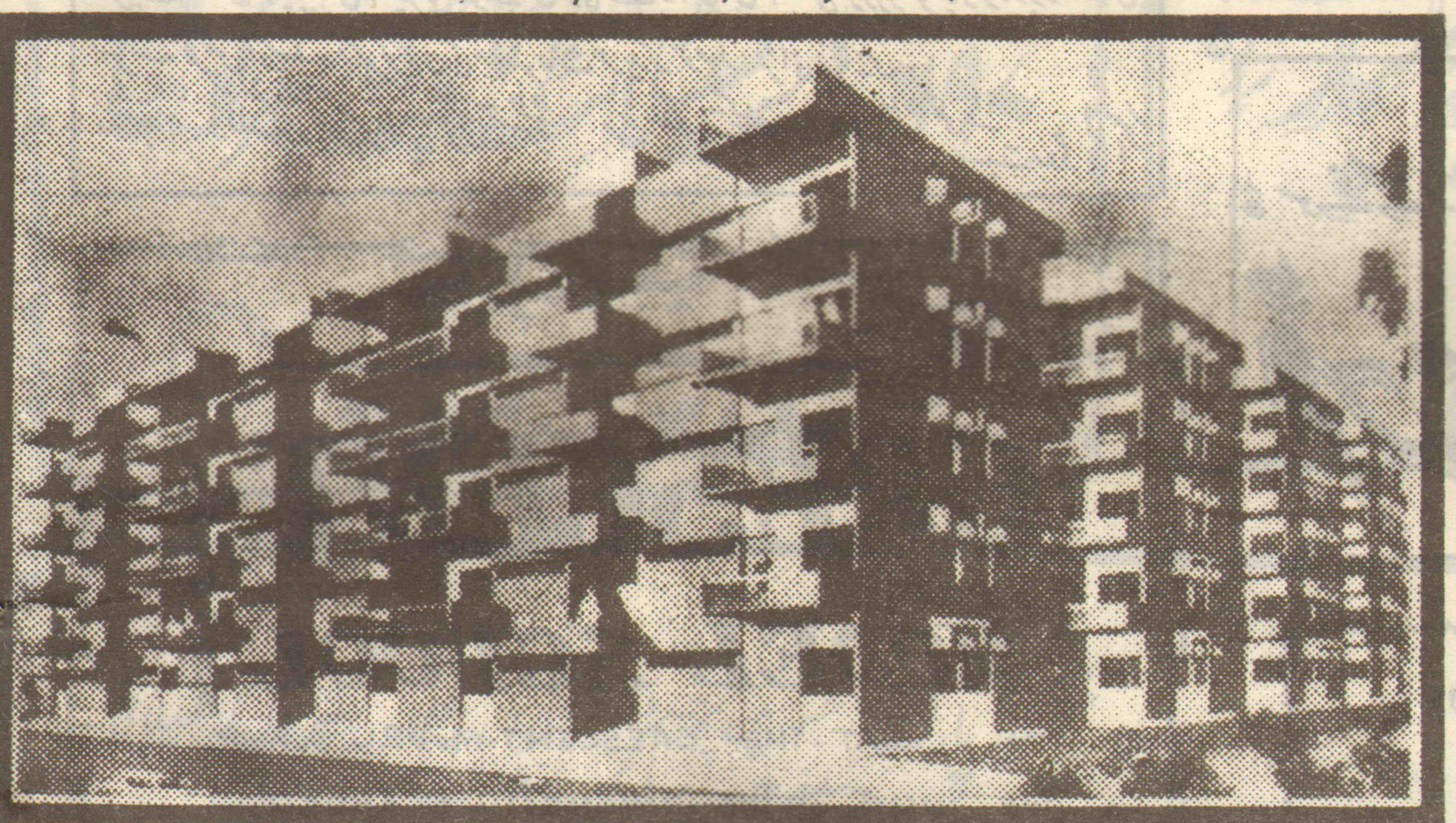
Digitized by Khilafat Library Rabwah

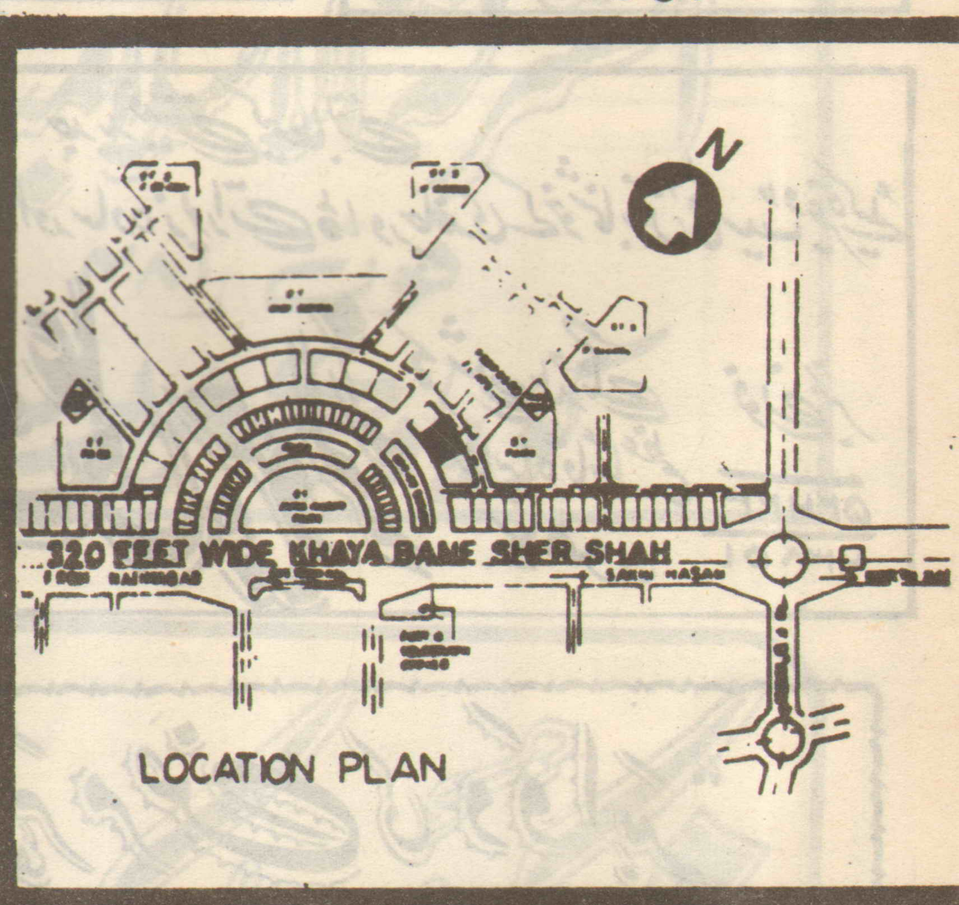
جدید طرز رہائش محفوظ سرمایہ کاری ہر ایک کیلئے موزوں

دولت نگر

ایف۔ایل 11۔ بلاک 'کے'، نارتھ ناظم آباد۔کراچی

Ref. No. MP/ DCB/(D)/573/NOC/S-387/81 Dated: 21st December, 1981





مقررہ وقت پر قبضہ

قیمت نہ بڑھنے کی ضمانت

بکنگ ۱۰ ہزار سے ۱۵ ہزار

مناسب قیمت آسان اقساط

۵۰ ہزار روپے فرضہ کی سہولت

ادائیگی پر ۱۰ فیصد رعائت

۳۲۰ فٹ مین روڈ نارتھ ناظم آباد

ہر قسم کی ٹرانسپورٹ کی سہولت

اسکول کالج اور پارک نزدیک

گرے سیمنٹ موزائیک فلورنگ

کنسیلڈ وائرنگ

ڈیولپمنٹ تیزی کے ساتھ جاری ہے

☐ دو بیڈ روم بمعہ اٹیچڈ باتھ ☐ ہر بیڈ روم کے ساتھ بالکونی ☐ ڈرائنگ ڈائننگ ☐ کامن لاؤنج

☐ کشادہ کچن ☐ فلش ڈورز ☐ زلزلہ سے محفوظ تعمیر اور پلاننگ۔

بکنگ سائٹ آفس پر بھی جاری ہے۔

آرکیٹکٹ اینڈ کنسلٹینٹ

شاہد ناظم ایسوسی ایٹس

۱-A فائیو اسٹار پلازہ۔ یونیورسٹی روڈ۔کراچی۔ فون: ۴۱۶۹۳۷

abl الائیڈ بلڈرز لمیٹڈ

SB-6۔ بلاک ۲ گلشن اقبال۔کراچی فون: ۴۶۳۳۰۵ ۶۱۵۳۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرنیچر کی دنیا میں عظیم انقلاب

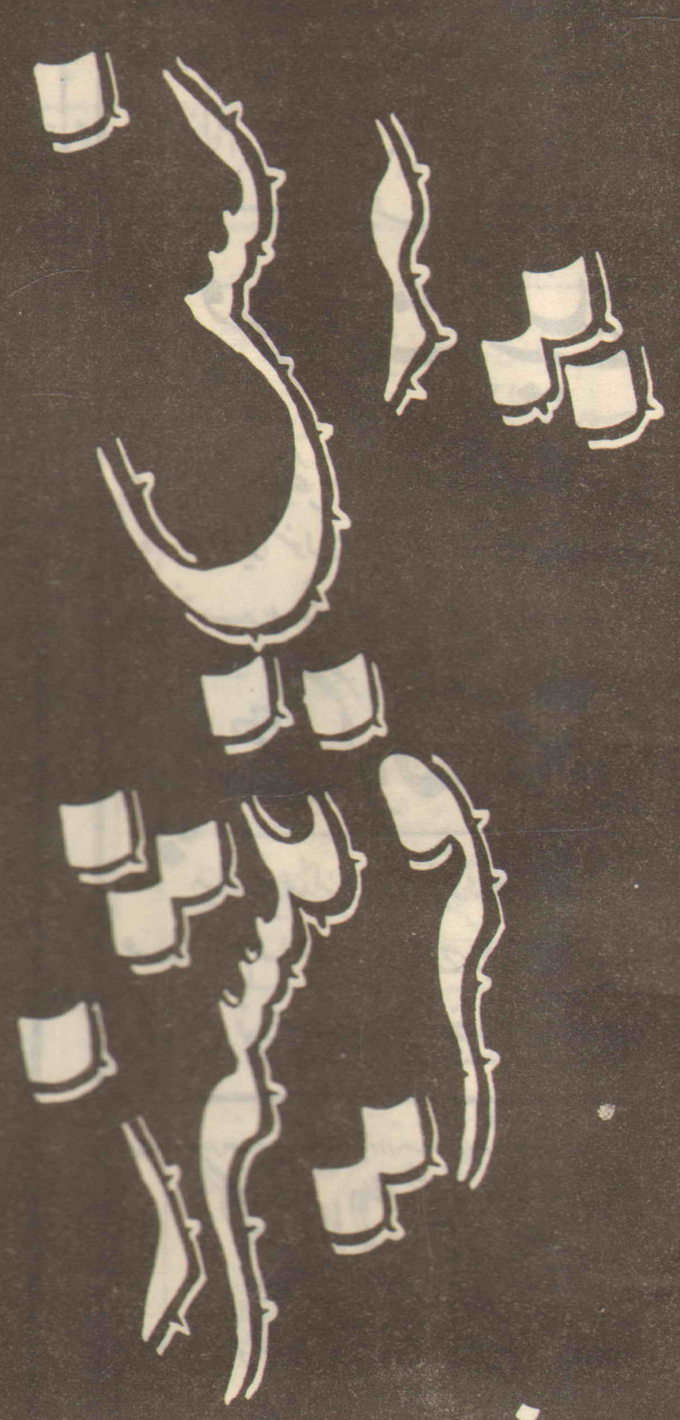
ماڈرن۔ دیدہ زیب۔ خوشنما اور معیاری

ہر قسم کے فرنیچر کی خرید کیلئے ہمارے شوروم واقع

۶۵۔ میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں۔

آپ کا شوروم آپکی خدمت کیلئے ہر وقت کوشاں۔ ہر دم تیار

شادی بیاہ کے لئے فرنیچر پر خصوصی رعایت



فون ۳۰۲۶۵۳

پیرس فرنیشرز

۶۵ میکلوڈ روڈ

لاہور

المشتہر

عبدالحی خان

فون ۳۰۲۶۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیو درویشاں موٹر

ڈیزل اینڈ پٹرول

آٹو سروس

آٹو الیکٹرک، بیٹری چارجنگ، انجن ٹیوننگ، آٹو وائرنگ، انجن اوورہالنگ کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیں

۱۳۲۔سی ۱-۸-G نزد سریا چوک اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موہکے مت کاٹیے

وارٹس کیور WARTS CURE سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں اور پھر نہیں اُگتے قیمت فی کیور ۱۵/-
لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ
فون آفس ۶۲۶۱۸
رہائش ۲۸۰۸۰۶، ۲۸۰۵۲۰
لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیں

سونے چاندی کے زیورات اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لیے
اور
خرید و فروخت کیلئے

نیز اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اور سندھی و نورتن کو کے خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ فون ۵۵۰ ٭ فون رہائش ۵۴۹

آلوسنٹر

رحیم منزل پلازا اسکوائر کراچی

AC

ہر قسم کی گاڑیوں کے پرزہ جات کا مرکز

ہول سیل پر طلب فرمائیں

فون ۷۳۳۸۵ - ۷۷۰۵۴ - ۷۱۰۶۸

تار کا پتہ
آلو سنٹر کراچی

اکسیر رانی گھیت

۳-۴ مرغیوں کا علاج فی شیشی ۲/۵۰

رانی گھیت روک

۵۰ مرغیوں کے لئے بطور حفظ ماتقدم فی شیشی ۳/-
مزید تفصیلات کیور ٹیو پولٹری گائیڈ سے ملاحظہ فرمائیں
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

قادیان کا قدیمی
محبوب کاجل

جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے نسخہ کیمطابق تیار کیا جاتا ہے
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب
گولبازار ربوہ
ٹاکسٹ: شاہد شاپنگ سنٹر بالمقابل سب تحصیل
اقصیٰ روڈ گولبازار ربوہ

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خدم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سوپٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ٭ چوک دالہ زید کا ضلع سیالکوٹ

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل، تبخیر معدہ

مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

فون ۶۳۴ - فون رہائش ۵۳۴

آنکھوں کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے

سرمہ طفیل نظر کو تیز کرتا ہے

قیمت ۱۱/ روپے - کیساتھ ساتھ کامیاب دوا

عورتوں کے لئے خوشخبری

پیٹرو لیکوریا

ملیریا شافی - عرق نور پیٹ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے

حکیم محمد طفیل سابق سدر طبیہ کمیٹی جوہی

رجسٹرڈ نمبر H-۱۴۵۹۷

حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ

دانت اچھے صحت اچھی

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) ماسخورہ کیلئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES FOR BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/ ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/- دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور - کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶-۶/۶-۷

جلسہ سالانہ کے موقع پر آنیوالے احباب کو

اھلاً وسھلاً ومرحبا

اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ سفر نہایت بابرکت بنائے اور جلسہ سالانہ سے استفادہ کرنے کی پوری توفیق بخشے اور آپ کا حافظ وناصر ہو۔

حکیم انوار احمد جان دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ - ٹیلیفون ۷۳۹۹۷

- اقصیٰ چوک ربوہ - فون ۵۵۸

پیور الفلفا ٹانک: ہر قسم کی جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے ۲۰/

پیور بے بی ٹانک: کمزور بچوں کو صحت مند بنانے والا ٹانک ۱۲/

یورنیو:- بستر پر پیشاب کر دینے والے بچوں کے لئے ۱۵/

گیسنر کیور:- گیس ٹربل کا فوری علاج ۱۵/

پیور برین ٹانک:- ذہین (جینیس) بنانیوالا ٹانک

پیور گولڈ ڈراپس:- ۲۰/

دل کی امراض کے لئے ہر قطرہ آب حیات ۱۵/

شاہ ہومیو پیتھک سٹور - ربوہ

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے

نیو راحت علی جیولرز

فون ۳۱۸۱
فون رہائش ۳۹۹۱

غلام احمد اینڈ برادرز اکبر بازار شیخوپورہ کو یاد رکھیں

معدہ کا السر

STOMACH ULCER CURE

معدہ کا السر - زخم - پھوڑا - 4 کیپسولز کا کورس

قیمت فی کورس 15/ درجن 135/ گرس 1512/ روپے

بونس علاوہ - نرخنامہ اور 140 کیورز کا لٹریچر مفت

ڈاک خرچ -/5 سٹاکسٹوں کے لئے فری ڈاک

ضمانتی معیار کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کانشان

۶۰۶ فون ۶۰۶

هو النافع

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہر قسم کے مال کی درآمد (IMPORTS) اور برآمد (EXPORTS) کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

ایک قابلِ اعتماد ادارہ

میسرز ظہور انٹرنیشنل لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۶۶۴ - ۱۳ - ڈی موتن داس بلڈنگ ایم اے جناح روڈ کراچی ۲

فون نمبر:- ۲۲۰۴۶۲ تار کا پتہ:- "REGANMERP"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات کیلئے

فون
نمبر ۴۱۰۹۴۲
Phone
رہائش نمبر ۴۱۸۴۲۶
نمبر ۴۱۸۴۲۵

سنہری محل

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ

نزد گلیکسی سینما اچھرہ

لاہور

پروپرائیٹر — میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

اٹھرا۔ بواسیر۔ ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبل۔ تبخیر معدہ

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

اکسیر گلٹی پستان

دودھل جانوروں کے تھنوں کی گلٹی۔ ناڑ اور رسولی کے لئے

ایک ہفتہ کا کورس ۲۱/ روپے

تفصیلات کے لئے کیورٹیو وٹرنری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں۔

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی

ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

پیشاب وغیرہ کی ادویات

گردے مثانے کی پتھریوں کے لئے کڈنی سٹون کورس ۴۰ روزہ Kidney Stone Course 150/-

پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھ جانا Prostate Cure 15/-

پیشاب کی کثرت بار بار آنا Urination Cure 15/-

پیشاب کا (بے اختیار) قطرہ قطرہ گرنا Urine Dribbling Cure 15/-

پیشاب کی بندش رکاوٹ Urine Retention Cure 15/-

پیشاب کا جلن اور درد کے ساتھ آنا Dysuria Cure 15/-

پیشاب میں پیپ وغیرہ آنا Kidney infection Cure 15/-

پیشاب میں رطوبات آنا (جریان) Spermatorrhea Cure 15/-

پیشاب میں خون آنا Hematuria Cure 15/-

کمی پیشاب سے استسقاء جلندھر Dropsy Cure 15/-

مارکیٹ سے مقررہ نرخوں پر ڈاک سے 5/- زائد

ضمانتاً: کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون 606 607

خالص شہد

ملنے کا پتہ:

دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

دانتوں کی مضبوطی اور جلاء کیلئے

مشہور منجن

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

جسم وجان

بنانے ہڈیوں کے ڈھانچہ جسموں پر گوشت پوست پیدا کرنے۔ پوری غذا جزو بدن بنانے، نگاہوں کا پچکاپن دور کرنے، دل، دماغ، پھیپھڑے، جگر، گردہ مثانہ، معدہ، انتڑیاں، اور لبلبہ کی اصلاح کرنے پٹھوں کو طاقتور بنانے، بھوک بڑھانے، بکثرت خون پیدا کرنے اور ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کیلئے "پیور الفا ٹانک کورس" ٹکیاں اور پینے کی دوا بے حد مفید ہے۔

قیمت ۲۰/ ڈاک سے ۲۴/

شاہ ہومیو پیتھک سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت حکیم نظام جان رح کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہو چکا ہے خط وکتابت کے لئے اب اتنا پتہ کافی ہے

حکیم عبدالحمید مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸

● مکانوں ● دکانوں اور ● پلاٹوں

کی خرید و فروخت کے لئے

اپنے با اعتماد ادارہ سے رجوع فرمائیں

بشیر احمد بھٹی پراپرٹی ڈیلر

تھانہ فیروز والا رچنا ٹاؤن سکیم ۱ جی ٹی روڈ

لاہور

فون نمبر ۷۱۰۳۵۳۔۴۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس:۔ گلوب ٹمبر کارپوریشن (گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور

فیکٹری

گلوب انجینئرنگ کارپوریشن

رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ

فیروز والا لاہور

پر تشریف لائیں

دفتر ۶۸۱۲۶ گھر ۶۲۹۳۰ فیکٹری ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پُر اُمید واحد علاج گاہ

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون ربوہ ۵۵۸

۷۳۹۹۷ - اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف



Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی اور اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

آپکا اپنا
باعتماد
ادارہ

ٹیلیفون نمبر ۲۲۲۴۴ ، ۲۹۴۳۳

طارق پراپرٹی کنسلٹنٹس

داؤد بلڈنگ آب پارہ۔ اسلام آباد

الشرق انجینئرنگ لمیٹڈ

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات

• لوہے کے جستی تار • خاردار تار • کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ • سینیٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ

حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس:- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں۔ (۱) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(۲) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری ــــ ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاور الیکٹریکل کمپنی (رجسٹرڈ)

بیرون حرم گیٹ ملتان

۳۲۷۳۸

گھر:- ۷۶۹۰۳



- سامان بجلی
- ملت پنکھے
- الیکٹرک فیٹرز
- میٹرز
- سامان وائرنگ اور وائنڈنگ کے علاوہ

کوٹھیوں اور بڑی عمارتوں کی فینسی لائٹس، گارڈن لائٹس، سٹریٹ لائٹس

زیبائش کے دیدہ زیب سامانِ بجلی کی خدمت کیلئے بھی حاضر ہے۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیں

پروپرائیٹر:- چوہدری عبداللطیف قادیانی



ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب سے منظور شدہ

MEMO NO DG/H&PP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر واقع مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب

اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

پلاٹس کی تعداد	سائز	
ایک کنال پلاٹس	100×55	A 33
۱۰ مرلہ پلاٹس	70×40	B 170
۱۰ مرلہ دکانوں کے کمرشل اور رہائشی پلاٹس	70×40	24
۷ مرلہ	55×35	C 34
۵ مرلہ	50×28	D 32
۳ مرلہ	45×22	E 6
محلہ کی دکانیں	20×12	6
کمرشل سنٹر		1
پبلک بلڈنگ		3
بینک		1
کل میزان پلاٹس		310
رہائشی پلاٹس		299

سہولتیں:- پکی سڑکیں، پکی نالیاں، بجلی، پبلک ٹیلیفون بوتھ، سڑکوں پر سایہ دار درخت

شنخبریاں:- ۱۔ سڑکیں تیزی سے تکمیل کے مراحل میں ۲۔ نقد اور آسان اقساط پلاٹ حاصل کریں۔ ۳۔ ضلع کونسل جھنگ کے تحت ۵۰ فٹ چوڑی ساہیوال روڈ مسجد اقصیٰ سے ع ہو کر مغرب کی جانب ۴ میل تک تیزی سے پکی بن رہی ہے۔ اس طرح آپ اپنے گھر واقع کہکشاں سکیم سے پورے ربوہ کیساتھ پکا راستہ حاصل کر سکیں گے۔

پوری صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے کہکشاں سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت اور کامیاب بنائیں تاکہ ہمارے شہر ربوہ کی حدود ایک خوبصورت جھنگ [illegible] ماحول پائیں۔ زمین کا پانی نہایت میٹھا نوش ہے۔ سیلاب اور کلر سے محفوظ [illegible] پلاٹ حاصل ازدقی افراد کے حلقہ میں شامل ہوں۔

عارف اسٹیٹس ڈیولپرز گورنمنٹ لائسنس یافتہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش دچنبل، تبخیر معدہ

مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

تبادلہ جائیداد

میرے تین عدد پلاٹ جن میں سے دو پلاٹ کا رقبہ ۹،۹ مرلے ہے اور ایک پلاٹ کا رقبہ ۱۶ مرلے ہے۔ الحمرا ٹاؤن لاہور میں واقعہ ہیں۔ اگر کوئی احمدی دوست میرے ساتھ پلاٹوں کا تبادلہ کرنا چاہے تو مجھے ان پلاٹوں کے بدلے جگہ ربوہ میں دیدے۔ ساتھ پیسوں کا لین دین بھی ہوسکتا ہے۔ تو میرے ساتھ رابطہ قائم کریں

شکریہ:- راجہ احمد خان مکان نمبر ۳۶/۴ دارالرحمت غربی ربوہ فون ۵۷۷

جدید فیشن اور بارعایت لیڈیز اینڈ جینٹس جوتوں کیلئے آپکی اپنی دکان

شیخ بوٹ ہاؤس

انارکلی فیصل آباد

پروپرائیٹرز:- شیخ حشمت اللہ، ضیاء اللہ

کی خدمات حاصل کریں

SHEIKH BOOT HOUSE ANARKALI FAISALABAD Prop. SH. HASHMAT ULLAH ZIAULLAH

جسم وجان

بنانے ہڈیوں کے ڈھانچہ جسموں پر گوشت پوست پیدا کرنے پوری غذا جزو بدن بنانے، گالوں کا پچکاپن دور کرنے، دل، دماغ، پھیپھڑے، جگر، گردہ، مثانہ، معدہ، انتڑیاں اور لبلبہ کی اصلاح کرنے پٹھوں کو طاقتور بنانے بھوک بڑھانے، بکثرت خون پیدا کرنے اور ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کیلئے "پیور الفلفا ٹانک کورس" ٹکیاں اور پینے کی دوا بے حد مفید ہے۔

قیمت ۲۰/- ڈاک سے ۲۴/-

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار۔ ربوہ



نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام مؤلف دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷ - اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

موجد پاٹلز کیور کی پیشکش

نظام تنفس Respiratory System

کی پرانی بیماریوں کے کامیاب نسخے جو دوسری ادویات کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

دمہ Asthma Course Rs.60/-

نزلہ حلق پرانا ناز کام Catarrh Cure Rs. 15/-

مزمن کھانسی Cold Cure Rs. 15/-

نیزا گلسر۔ ناک کی بندش۔ گلے کی سوزش وخراش وغیرہ کی Cough Cure Rs. 15/-

کیورز (CURES) مارکیٹڈ ۱۵/- فی کورس۔ ڈاک پارسل ۵/- مزید۔

پراسپکٹس مفت ولٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

بے بی گروتھ کورس

BABY GROWTH COURSE

بھوک کی کمی اور ہاضمہ کیلئے APPETIZER CAPS

افزائش خون کے لئے BLOOD TONIC TABS

ہڈیوں کی نشوونما کیلئے BONE TONIC TABS

قیمت ایک ماہ کورس ۱۵/- ڈاک خرچ ۵/-

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

چنبل کورس

PSORIASIS COURSE

چنبل کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے PSORIASIS CURE

فوری آرام کے لئے PSORIASIS OIL

مکمل کورس قیمت ۳۰/- ڈاک خرچ ۵/-

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں تاریخ ساز مسجد بشارت کا تاریخی افتتاح

افتتاحی تقریب کے بعض ایمان افروز مناظر

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء



قرطبہ کے قریب ساڑھے سات سو سال کے بعد تعمیر ہونیوالی "مسجد بشارت"



افتتاحی تقریب سے حضور ایدہ اللہ خطاب فرما رہے ہیں ۔



افتتاحی تقریب کے ہزاروں شرکاء کا ایک وسیع منظر



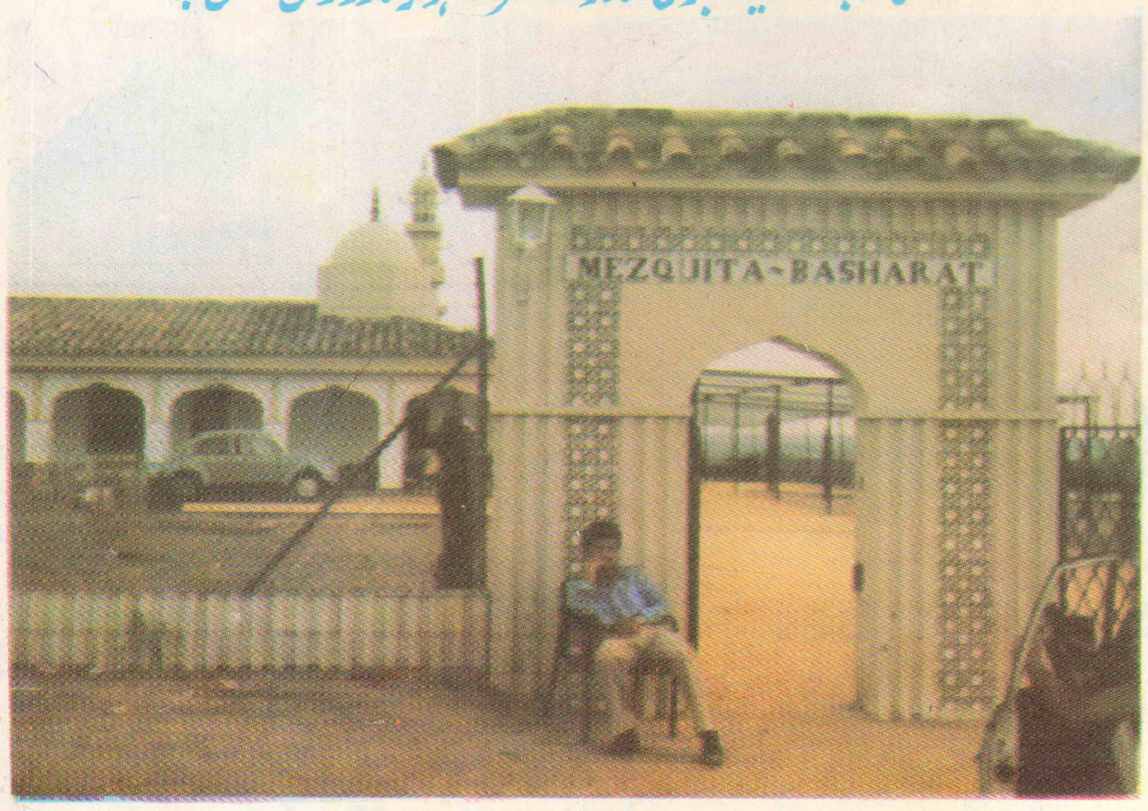
افتتاحی تقریب میں شرق و غرب سے آئے ہوئے مبلغینِ اسلام کا حضور کے ساتھ گروپ فوٹو



افتتاحی تقریب میں ہسپانوی باشندوں کے جوق در جوق آنے
کی وجہ سے ایک بڑی تعداد نے کھڑے ہو کر کارروائی سُنی ۔



افتتاحی تقریب میں شرکت کرنیوالے نائیجیرین وفد کے بعض اراکین
حضور ایّدہ اللہ کے ساتھ

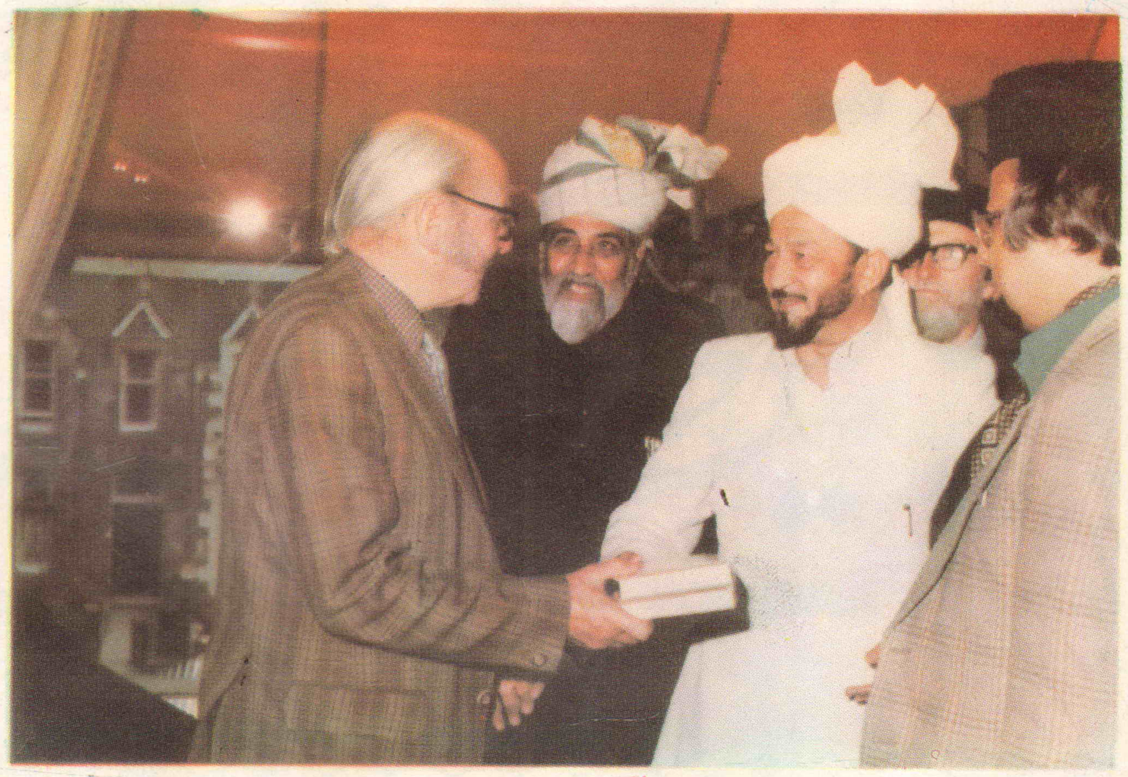


مسجد بشارت سپین کے احاطہ کا صدر دروازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقبالیہ تقاریب

بعض نامور شخصیتوں سے تبادلہ خیالات



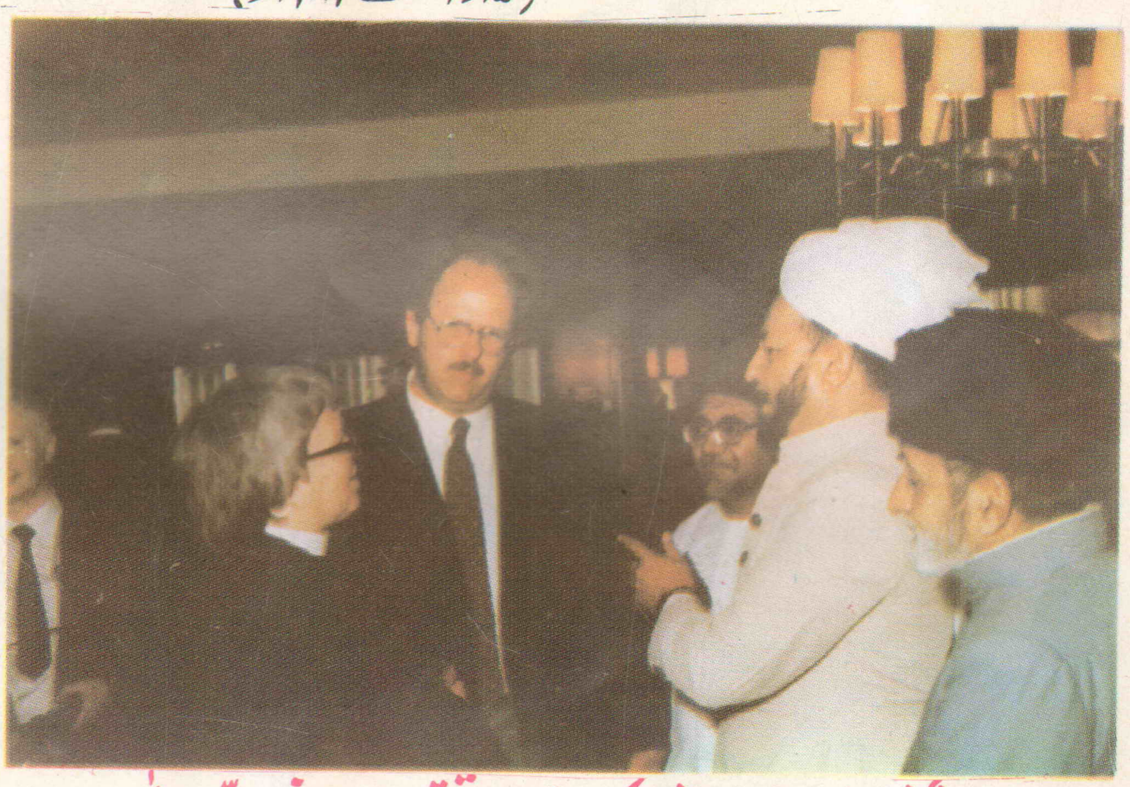
ایڈیٹرز میں مشہور برطانوی مستشرق مسٹر منٹگمری واٹ حضور سے ملنے آئے۔ملاقات کا ایک منظر
(۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء)



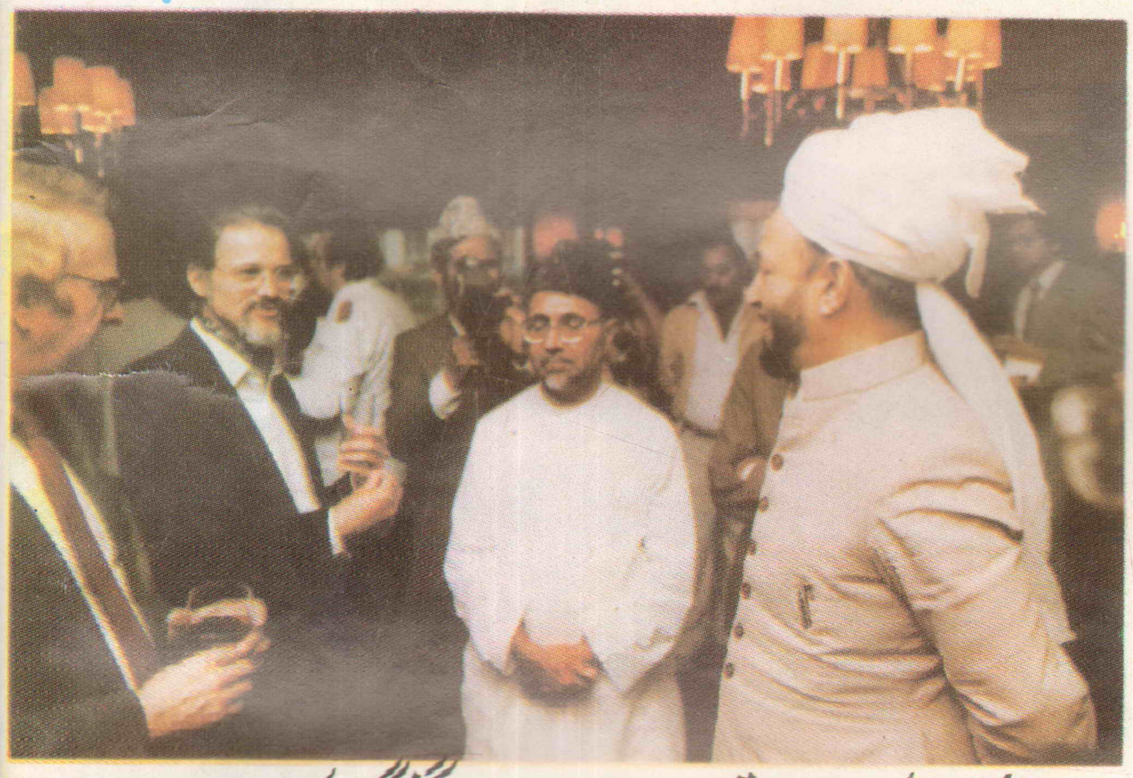
ہمبرگ میں حضور زیر تبلیغ غیر ملکی اصحاب کے سوالوں کے جواب دے رہے ہیں
(۱۵ر اگست ۱۹۸۲ء)



جلنگھم (برطانیہ) کی استقبالیہ میں روچسٹر کے ڈپٹی میئر کا حضور سے تعارف کرایا جارہا ہے
(۵ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)



فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کی استقبالیہ تقریب میں حضور ایدہ اللہ معززین شہر سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ (۱۹ر اگست ۱۹۸۲ء)



فرینکفورٹ کی استقبالیہ تقریب میں معززین سے گفتگو کا ایک اور منظر
(۱۹ر اگست ۱۹۸۲ء)



اوسلو (ناروے) کی استقبالیہ تقریب میں بعض معززینِ شہر سے خطاب فرما رہے ہیں
(۵ر اگست ۱۹۸۲ء)



اوسلو کی استقبالیہ تقریب میں شہر کے پادری صاحب کا حضور سے تعارف کروایا جارہا ہے۔
(۵ر اگست ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ کے مختلف شہروں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کا پُرتپاک خیر مقدم

مختلف میئر صاحبان کا اظہارِ عقیدت

استقبالیہ تقاریب کے بعض تاریخی مناظر



فرینکفورٹ کے لارڈ میئر کے نمائندے مسٹر گیہارڈ سیز رہال میں
حضور ایدہ اللہ کا استقبال کر رہے ہیں۔ (۱۸ اگست ۱۹۸۲ء)



ہڈرز فیلڈ (برطانیہ) کے میئر موصوف حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اہلِ شہر کی طرف سے
استقبالیہ ایڈریس پیش کر رہے ہیں۔ (۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء)



اوسلو (ناروے) کے میئر مسٹر البرٹ نور اینگن حضور سے قرآن مجید کا
تحفہ حاصل کرنے کے بعد شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ (۵ اگست ۱۹۸۲ء)



بریڈفورڈ (برطانیہ) کی لارڈ ڈپٹی میئر حضور کا استقبال کرنے کے بعد
حضور سے گفتگو فرما رہی ہیں (۲۵ ستمبر ۱۹۸۲ء)



ساؤتھال (برطانیہ) کے ڈپٹی میئر کونسل ہال میں



ہنسلو (برطانیہ) کے میئر کونسلر برائن ڈبلیو پرائس استقبالیہ تقریب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریس کانفرنسوں میں یورپی اخبار نویسوں کے سامنے اسلامی تعلیم کی فضیلت کا اظہار



حضور ایدہ اللہ ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں۔ (۱۶ر اگست ۱۹۸۲ء)



ہمبرگ میں پریس سے خطاب کا ایک اور منظر



مسجد بشارت (سپین) کے افتتاح کے روز حضور کی پریس کانفرنس میں شرکت کرنیوالے ہسپانوی اخبار نویس۔ (۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء)



گلاسگو (سکاٹ لینڈ) میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب (۲۴ ستمبر ۱۹۸۲ء)



ریڈیو گلاسگو کے نمائندے مسٹر رچرڈ سپیئرے حضور کا انٹرویو ریکارڈ کر رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

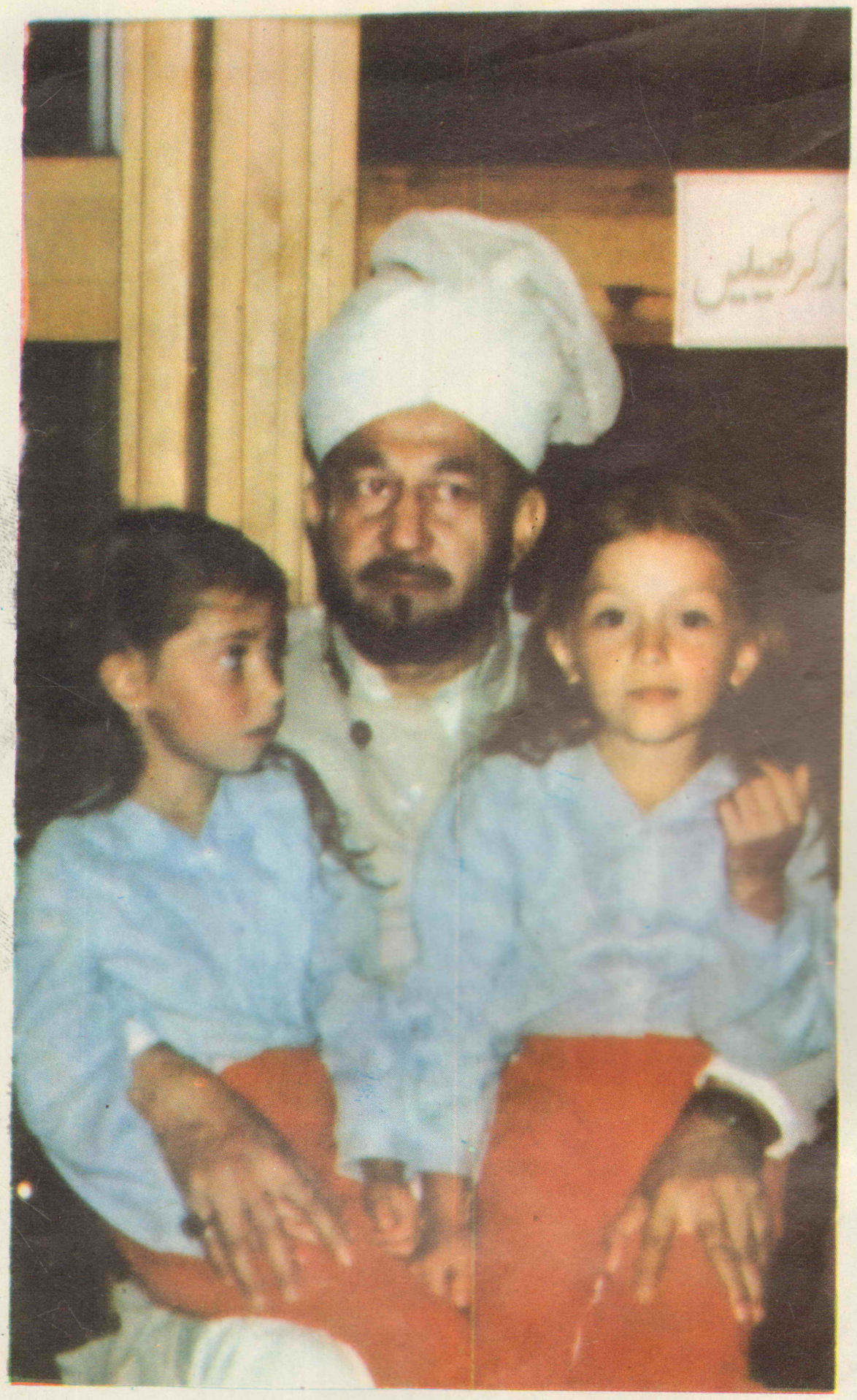
دورۂ مغرب ۱۹۸۲ء

یورپ کے احمدی اطفال کی خوش نصیبی کے بعض پُرکیف مناظر



کوپن ہیگن ڈنمارک):۔ حضور مکرم طاہر احمد صاحب کے فرزند عزیز عمر طاہر کو پیار کر رہے ہیں

کوپن ہیگن (ڈنمارک) کمال شفقت کا پیارا انداز



گوٹن برگ سویڈن ۔ دو خوش نصیب یوگوسلاوین بچیاں عزیزہ امینہ اور عزیزہ منیرہ



کوپن ہیگن (ڈنمارک) ایک اور بچہ پر کمال شفقت کا اظہار

کوپن ہیگن (ڈنمارک) [illegible]



مظفر احمد باجوہ (ابن بشیر احمد صاحب باجوہ آف فرینکفورٹ) عمر ۷ سال حضور سے عزیز موصوف سے

شالوں کی مشہور دُکان

الفردوس

۸۵۔بی انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کا مدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر

دستیاب ہیں۔نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مِل سکتے ہیں۔

فون نمبر ۳۲۴۴۴۸

الفردوس شال ہاؤس ۸۵۔انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

گورنمنٹ ریکگنائزڈ

ٹریڈ کورسز ● الیکٹریشن ● ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ

مُدّت کورسز دو سال (ووکیشنل ڈپلومہ) اور چھ ماہ (کریش پروگرام)

تعلیمی قابلیت میٹرک / مڈل

اِمتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن خود ہی امتحان لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے

پریکٹیکل پریکٹیکل کے لئے ادارہ میں بہترین اور جدید ساز و سامان مہیا کیا گیا ہے۔حتیٰ کہ الیکٹریشن کے لئے ڈیزل انجن سے چلنے والا 7.5 KVA کا آلٹرنیٹر موجود ہے جو اسی قسم کے کسی دُوسرے فنّی ادارہ میں موجُود نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ طلباء ٹریننگ کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں اور امتحان سے فارغ ہوتے ہی اکثر کو کام مِل جاتا ہے۔نامساعد حالات کے باوجُود ہر مکتبۂ فکر کے طلباء دُور دُور کے علاقوں سے یہاں آکر داخلہ لیتے ہیں۔

آپ ہوسٹل داخلہ لیں یا نہ لیں مگر ایک دفعہ تشریف لاکر ادارہ ضرور دیکھیں!

ادارہ میں فی الحال ہوسٹل کی سہولت میسّر نہیں ہے۔

داخلہ شروع ہے

تفصیلات کیلئے پراسپکٹس مُفت حاصل کریں!

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر — دارُالرحمت شرقی ب — ربوہ — فون 592

کئی سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

● سکنی و زرعی اراضی ● مکانات و پلاٹس وغیرہ

کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی خدمت

کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

۴/۳۶

النس مارکیٹ ربوہ دفتر فون ۵۳۵